© rasailojaraid.com

بقیہ گفتگو

تتمہ جواب اشتہار ۲۶ - مارچ ۱۸۹۱ء

...تہار میں جو آپ نے اعلٰی لکھا ہے کہ توضیح مرام کے اخیر میں بفیحتہً لکھا بھی گیا تھا کہ جب تک
...رسالوں (فتح اسلام - توضیح مرام - و ازالہ اوہام -) کو دیکھ نہ لیں کوئی راے
...ظاہر کریں - مگر وہ (علماء معترضین) آخر تک صبر نہ کرسکے"
یہ عجیب مغالطہ ہے جو مصرع - چہ دلاورست دزدی کہ بکف چراغ دارد" کا مصداق
... آپ خیالات و مقالات نیچریہ فلاسفہ و نصاریٰ کی علی رؤس الاشہاد اشتہار کریں اور

...جیسے آپکے یہ خیالات و مقالات (۱) کسی بشر کا (آنحضرت ہوں خواہ مسیح) آسمان پر جسم عنصری سے چڑھنا اور اترنا
...ت ... قانون قدرت یا نیچر کے برخلاف ہے اور خدا تعالیٰ کا دنیا میں ایسے خوارق
...دکھانا ... ایمان بالغیب کو تلف کرتا ہے - (دیکھو توضیح المرام صفحہ ۱۰۹ وغیرہ -
(۲) مطلق نبوت ختم و محدود نہیں ہوئی صرف نبوت تامہ (جسکی آپکے حواری نے مجلس
مناظرہ میں بجواب سوال ہشتم دہم نبوت تشریعی سے تفسیر کی ہے) ختم ہوئی ہے - اور نبوت جزئی
بلکہ دوسرا نام محدثیت ہے) کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری رہیگا (توضیح صفحہ ۱۹)
(۳) حضرت مسیح اور آپ (مرزا صاحب) کے دلمیں جو قومی محبت ہے اس نے خدا کی محبت
کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے - ان دونوں محبتوں کے ملنے سے (جو درحقیقت نر و مادہ کا حکم رکھتی
ہیں) تیسری چیز پیدا ہوئی ہے - جسکا نام روح القدس ہے اور اسکو بطور استعارہ ان دونوں محبتوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کو اردو زبان مین چھاپ کر ملکون مین پھیلا دین اور پھر علماء و قت[illegible]
کرین کہ وہ اسپر کچھ نہ بولین۔ اور اپنے ایمانی فرض انکار و تغییر منکر کے تارک رہی[illegible]
پاس خاطر سے آگ کی لگام اپنے منھہ پر چڑہالین۔ اور اس احمق بافندہ کی نقلیہ[illegible]
جسنے ایک چالاک چور پکڑا تھا اس چالاک نے اسے کہا کہ چھوڑ دے میرا چھوڑا د[illegible]
تو اس سادہ لوح بافندہ نے اسکو چھوڑ دیا اور وہ تشاطرہ فوچکر ہوا۔ حضرت م[illegible]

[illegible] کا بیٹا کہنا اور ان دونون کو ماں باپ کہنا) بیجا نہین ہے۔ اور یہ پاک تثلیت ہے۔ توضیح ص[illegible]

(۴) آپ (مرزا صاحب) کو اور حضرت مسیح ابن مریم کو استعارہ کے طور پر ابن اللہ کہہ سکتے
ہین (دیکھو توضیح صـ ۲۷)

(۵) ملائکہ کا اپنی ذات سے اور شخصی وجود سے زمین پر اترنا بداہت عقل سے باطل ہے اور ملک
الموت کا اپنی ذات سے زمین پر آنا اور ایک سکینڈ مین ہزارون ارواح کو قبض کرنا محال و نامکن ہے
(توضیح صـ ۳۳ و ۱۳)

(۶) ملائکہ وہ روحانیات ہین جنکو فلاسفر نفوس فلکیات کہتے ہین۔ اور وید کی اصطلاح مین ارواح
کواکب۔ یہ ملائکہ ارواح کواکب اور سیارات کے لیئے جان کا حکم رکھتے اثر ڈالا اور وہ ان کے
لئے بمنزلہ قالب ہین) اور عالم مین جو کچھ ہوتا ہے انہی ستارون کے قوالب اور ارواح کے تاثیرات
سے ہوتا ہے۔ (توضیح صفحہ ۳۳-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۶۷-)

(۷) جبرئیل امین جو انبیا کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہین اترتا۔ اور اپنے [illegible]
ہیڈکوارٹر (صدر مقام یا یون کہو کہ قالب) نہایت روشن نیر (سورج) سے جدا نہین ہوتا
بلکہ صرف اسکی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اسکے عکس تصویر اسکے دلمین منقوش ہر حال ہے۔ (دیکھو
توضیح صفحہ ۴۱-۶۸-۷۰-۸۵-وغیرہ)

(۸) آیت متضمن ذکر سجدہ آدم ہو یا باب آدم کی طرف ملائکہ کا سجدہ کرنا مراد نہین بلکہ ملائکہ کا [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(اسی) قسم کے مغالطات کے ذریعہ آپنے غیر اقوام سے اپنا اُلّو سیدھا کیا ہے۔ مسلمان اور انکے حق گو علماء ایسے احمق نہین ہین کہ وہ آپکے دھوکہ مین آئین اور آپکے رسالہ ازالہ اوہام کے انتظار مین ان خیالات و معاملات پر جنکو وہ کفر سمجھتے ہین ساکت ہو رہین ؛

مطالب فتح اور توضیح کا سمجھ مین آنا دلائل ازالہ اوہام پر موقوف تھا تو آپنے ازالہ اوہام سے پہلے ان کو شائع کیون کیا۔ دلیل اور مدعا کو اکٹھا مشتہر کیا ہوتا۔ کیا یہ بھی کسی منصف حق گو اور انصاف پژوہ کا دستور ہے کہ دعویٰ آج کرے اور اسکے دلائل اگلے سال یا چھٹے مہینے بیان کرے و معہذا اپنے معترض و مخالف سے یہ درخواست کرے کہ ایک سال یا چھ مہینے تک (جبتک وہ دلائل پیش نکرے) ساکت رہے ؛

اس اشتہار مین جو آپنے لکھا ہے کہ اختصار اور حفظ اوقات کی غرض سے اپنے

...ماں کی خدمت بجالانا اور اسکی اطاعت کرنا مراد ہے (توضیح صفحہ ۴۹)

(۹) لیلۃ القدر سے رات مراد نہین بلکہ وہ زمانہ مراد ہے۔ جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے اور وہ نبی کے یا اسکے قائم مقام مجدد کے گذر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے ؛

اسی کی قسم کے اور لغویات ہین جنکو علماء اسلام کفریات سمجھتے ہین ؛

(۵) آپ ایسے ہی اختصار پسند اور محافظ اوقات ہین تو اپنی تصنیفات اور تحریرات مین کیون اس امر کی رعایت نہین کرتے۔ براہین احمدیہ کو دیکھئے ایک صفحہ کے مطلب کو دس صفحہ مین ادا کیا ہے ایک مطلب کو کئی کئی دفعہ (کبھی نثر مین اور کبھی نظم مین) بیان کیا ہے۔ اپنی تحریرات خصوصاً خط نمبر ۲ کو ملاحظہ فرمایئے۔ انمین کسقدر تکرار مطالب ہے۔ باینہمہ آپ مباحثہ کو وہی تحریرون مین محدود اور ختم کرنیکی وجہ اختصار اور حفظ اوقات بتاتے ہین تو اس سے بجز اسکے کیا سمجھا جائے گا کہ یہ آپ کا عذر و بہانہ ہے۔ اور حقیقت مین آپ کی نیت مغالطہ وہی ہے جس کی تشریح متن مین ہے ؛

* ... رسالہ نمبر ۲ مین منقول ہو چکا ؛

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کل دلائل اول پرچہ مین ہی پیش کر دین اور اس عاجز کی طرف سے بھی صرف ایک ہی
پرچہ اسکے جواب مین ہوگا اور وہی دونون پرچے سوالات وجوابات حاضرین کو سنائی جاینگے
(جس سے آپکا مقصود یہ ہے کہ بجز ان دو پرچون کے فریقین مین سے کوئی کچھ نہ کہے اور نہ ہی زبان
پہ کوئی حرف لائے اور ان دونون ہی پرچون کی تحریر سے مباحثہ ختم ہو۔ اور معہذا پہلی تحریر بھی
خصم کی ہو۔ دوسری آپکی چنانچہ خط نمبری ۸ مین جو رسالہ نمبر ۲ مین منقول ہے آپ نے
اس مدعا کو خوب واضح و مشرح کر کے بیان کیا ہے) یہ ایک ایسا مغالطہ ہے کہ جسکی
مخترع صرف آپکی ذات ہے آپ سے پہلے (ہمارے علم وگمان مین) یہ کسی مغالطہ دینیوالے کو نہین سوجھا۔
اسی قسم کے مغالطات آپکی مدۃ العمر کی فتحمندی کے مدار ومناط ہین ہر
ہر شخص جسکو فہم وانصاف اور احقاق حق سے ادنے تعلق ہو۔ یہ بات بخوبی سمجھ
سکتا ہے کہ امور عظام مین متنازعہ واقع ہو اور بحث ومناظرہ سے انکا تصفیہ منظور
وہ صرف ایک سوال وجواب (یا یون کہئے کہ ایک تحریر اور اسکے ایک جواب سے) ہرگز
پذیر اور طے نہین ہو سکتے۔ اُس تحریر کو پیش کرنے والا خواہ وہ کیسا ہی اور بڑا متبحر
(قوی التاثیر مقرر) وسیع النظر مستدل۔ اور معقول ومنقول کا فاضل اجل ہو اور وہ اپنی تحریر
مین خواہ کیسی ہی پر زور دلائل سے لکھے۔ اور اسمین دفع دخل مقدر کر دے۔ اور خصم کے دلائل کا
کمال وسعت سے جواب دے مگر پھر بھی اسکی طاقت بشری علمی اور خوش تقریری سے یہ امر
خارج ہے کہ دوسری تحریر پیش کرنیوالے کو (جو اسکا مخاصم ہو) اپنی تحریر مین کوئی غلط اور
بیجا بات نہ لکھنے دے اور وہ اس تحریر (ثانی) مین ایسی کوئی بات نہ لکھ سکے جس سے پہلے
تحریر کے قوی دلائل اور صحیح بیان مین نافہم وکم علم ناظرین کو دھوکا اور مغالطہ پیدا ہو سکے
کسی بشر سے (خواہ کیسا ہی عالم فاضل ومقرر ومؤثر ہو) یہ کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ
خدا تعالے نے (جو ہر امر ممکن پر قادر ہے اور وہ ہر شخص کے سینہ کی باتون کو با خفیہ ہون
یا آشکارا خوب جانتا ہے) اور جس سچائی کو چاہے لوگونکے دلونمین ڈال سکتا ہے اور جس مغالطہ سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چاہے اُنکو بچا سکتا ہے) اپنی کلام پاک (قرآن مجید وغیرہ کتب) مین ایسا نہین کیا کہ اپنی صادق و بے عیب کلام مین نادان اور کم فہم لوگون کے دھوکا دینے اور شبہ ڈالنے کا امکان باقی نرکھا ہو*

یہہ ہوتا تو قرآن مجید پر کوئی مخالف اسلام کسی قسم کا اعتراض نکرتا۔ اور بے انصافی اور عناد سے اسکی صحیح اور سچی باتون مین تعارض و تناقض پیدا کرکے نادان اور ناسمجھون کو دہوکے مین نہ ڈالتا۔ اور کسی عالم خادم قرآن کو ان مغالطات کے جواب دینے کا موقع نہ ملتا۔ حالانکہ ہم صاف دیکھتے ہین کہ ہزارون ملحد اور اسلام کے مخالف قرآن کی سچی باتون پر بیجا اعتراض کرتے ہین اور قرآن کے خادم دن رات انکی اعتراضات کے جواب و رد کے دیتے رہتے ہین*

یہ قرآن پر ایمان لانے والون کے لئے مثال دی گئی ہے۔ اب ہم نئی روشنی پر جان قربان کرنے والون کے لئے ایک مثال بیان کرتے ہین

انگلستان کے پارلیمنٹ کے (شاہی کمیٹی) کے ہاؤس اوف کامنز (عام اہل الرائے کا مجمع) مین بڑی بڑی اور یٹر سپیکر (ذوی التاثیر مقرر) ایسی ایسی پرزور اور مؤثر تقریرین کرتے ہین جسکو تمام حضار مجلس حق و راست سمجھ لیتے ہین اور انکو اسمین کوئی شبہ و اعتراض باقی نہین رہتا۔ پہر جب دوسرے مقرر پہلی تقریرون کے مخالف تقریرین کرتے ہین۔ تو سامعین کو اپنی تقریرون کا گرویدہ بنا کر پہلی تقریرون کے مغالطے ظاہر کرتے ہین۔ ان کی تقریرون کا سلسلہ تب ہی منقطع ہوتا ہے جب کوئی فریق جوابی تقریر سے عاجز ہوجاتا ہے اور پہر سامعین کے ووٹ (رائین) لیکر کثرت رائے پر فیصلہ کیجاتا ہے۔

دوسری مثال۔ اعلی عدالتون (چیف کورٹ وغیرہ) مین وکلاء مدعی اور مدعا علیہ مین مباحثہ ہوتا ہے۔ تو مدعی کا وکیل اپنے دعوے کے دلائل بیان کرتا ہے۔ پہر مدعا علیہ کا وکیل اسکا جواب دیتا ہے۔ اور اسکے مقابلہ مین اپنے دلائل بیان کرتا ہے۔ پہر مدعی کے وکیل کو موقع دیا جاتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور جسحالت مین خداوند عالم قادر مطلق نے (باوجود قدرت ووسعت) ایسا نہین کیا کہ اپنی صرف ایکدفعہ کی کلام سے بی انصاف خصوم کی دہان بندی کردی ہو اور خادمان قرآن کے لئے اعادہ کلام و توضیح مرام کیخدمت باقی نہ چھوڑی ہو تو پہر کوئی بشر اپنی ایک ہی تقریر و تحریر مین ایسا کب کرسکتا ہے۔

اس سے کس و ناکس کو بشرطیکہ فہم و انصاف رکہتا ہو یہ سمجہ مین آسکتا ہے کہ جو شخص اظہار صواب و احقاق حق کے دعوے سے مباحثہ کرنا چاہے اور پہر اپنے خصم سے یہ شرط تسلیم کرائی کہ پہلے وہ صرف ایک تحریر مین اپنا ثبوت پیش کرے ۔ اس کے بعد سائل جواب تحریر کریگا اور پہر اسکو ایک لفظ یا ایک حرف بولنے یا کہنے کی اجازت ندیگا ۔ وہ درحقیقت احقاق حق و اظہار صواب کیلئے مناظرہ و مباحثہ کرنا نہین چاہتا اور اس دعوے مین وہ نیک نیت نہین رکھتا۔ بلکہ وہ صرف مجادل اور مفاخر اور بدنیت ہے جو حاضرین و سامعین کو دہوکہ دیکر اپنا بول بالا کرنا اور اپنے خصم پر کوئی مغالطہ دیکر الزام قائم کرنا چاہتا ہے ۔ وبس ۔

اس شخص کی حمایت مین اگر کوئی یہہ عذر کرے کہ حضار مجلس کیا سبہی ایسے ہونگے جو اس شخص کے دہوکا میں آجائینگے ۔ اور اگر ہون بہی تو یہ دہوکے اس تحریر کے اشتہار اور بعد مجلس اسکے مغالطہ کے اظہار سے رفع ہوسکتا ہے ۔

ہے کہ وہ اس جواب کا جواب دے اور اسکے دلائل کو توڑے ۔ ایسا نہین ہوتا کہ صرف جانبین کا ایک ایک دفعہ بیان لیکر فیصلہ کیا جائے ۔

ہمارے حضرات صاحب طرز حکومت سب سے نرالا ہے وہ نہ تو طرز حکومت قرآن کے موافق ہے نہ قانون عدالت کے مطابق ۔ آپ کی عدالت مین صرف ایک ایک دفعہ کے بیان پر ختم ہوکر حکم اخیر صادر ہوجاتا ہے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو اسکا جواب یہ ہے کہ کسی خاص مجلس کے سبھی لوگون کا ایسا ہونا ممکن ہے کہ وہ اس تحریر کے مغالطات پر بلا اظہار و اعلام غیر مطلع ہون - ممکن کیا بہت دفعہ ایسا واقع ہو چکا ہے خصوصاً ان مجالس مین جسکی میجارٹی مین پارٹی فیلنگ ہو (یعنی اکثر ارکان کو اپنی جماعت کی رای کی بوجہ حمایت کا خیال ہی رہا) بعد مجلس بذریعہ تحریرات و اخبارات اس مغالطہ کا اظہار و اشتہار ۔ سو اگرچہ ممکن ہے مگر یہ اس مجلس کی خیال شکست اور الزام خصم کو اٹھا نہین سکتا - ایک مجلس مین سامعین کے دھوکا کھا جانے کے سبب جو الزام خصم پر قائم ہو جاتا ہے وہ "آن قطرہ باران رسید" کا مصداق بن جاتا ہے جسکی پوری تلافی اور اصلاح عادۃً محال ہے ؎ ولن یصلح العطار ما افسدہ الدھر اور اگر وہی تحریرات خارج از مجلس مناظرہ اصلاح و احقاق حق کے لئے کافی ہین تو پہلے انعقاد مجلس اور بالمشافہ تحریری مباحثہ کی کیا ضرورت ہے اور یہ کام جو آخر کار تحریر سے لینا پڑے پہلے ہی سے بذریعہ تحریر کیون نہ لیا جائے - اس بیان سے ناظرین کو ثابت ہوگا کہ جناب نے جانبین سے ایک ایک تحریر ہونے اور پہلے تحریر اپنے خصم کیجانب سے وقوع پانیکی شرط لگائی ہے یہ کمال درجہ کا مغالطہ ہے اور محض بدنیتی پر مبنی ہے - اور جو آپ فرماتے ہین "مین کھولکر کہتا ہون کہ میرا دعوی صرف مبنی بر الہام نہین بلکہ سارا قرآن شریف اسکا مصدق ہے تمام احادیث صحیحہ اسکی صحت کی شاہد عدل ہین" مرزا صاحب آپ ایسا نہ کہین تو آپکی بات کون سنے - مگر ایسا کہنا ایک اور دلیرانہ اور بیباکانہ دھوکا دینا ہے جسکو صدق و راستی سے کوئی تعلق نہین ہے کیا آپ الحمد سے والناس تک ہر ایک آیتہ سے اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کر سکتے ہین ؟ اس دعوی مین آپ سچے ہین تو پہلے قرآن کی پہلی صورت فاتحہ - اور بخاری کی پہلی حدیث انما الاعمال سے یہ دعوی ثابت کرین - پھر دوسری آیات قرآن و احادیث کو دیکھا جائیگا - اور اگر سارے قرآن اور تمام احادیث سے وہ بعض آیات و احادیث مراد ہین جن سے آپ غلط فہمی سے متمسک ہوئے ہین تو اس صورت مین "سارا قرآن" - اور "تمام احادیث" کے الفاظ کیا معنے رکھتے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہین۔ کیا الہامی اور راستبازون کی یہہ شان ہے کہ ایسی اٹکل پچو باتین کہدین۔ آپ فرماتے ہین کہ اگر آپ لوگ جلسہ کے لئے تاریخ مقام مقرر کر کے ایک جلسہ عام مین مجھ سے تحریز کرین گے۔ تو آپ خدا تعالےٰ کے نزدیک اور راستبازون کی نظرون مین مخالف حق ٹہرین گے *

مرزا صاحب مباحثہ کے شائق اور پہلے مدعی آپ ہوئے ہین لہذا یہ تقرر او انتظام مجلس آپکا فرض ہے۔ و مع ہذا ہم رسالہ نمبر ۲ جلد ۱۲ کے صفحہ ۲۸۰ مین چھاپ چکے ہین کہ آپ جسدن اور جس مقام مین مباحثہ کرنا چاہین ہم حاضر ہین ؎ ہمان میدان ہمان چوگان ہمان گوی جو ایک عام تقرر ہے۔ اس کے بعد ہم بذریعہ تار آپ کو بلا چکے ہین جسکے جواب مین آپ نے اس شرط کو پیش کیا جسکا بدنیتی اور فساد پر مبنی ہونا ابھی ثابت ہو چکا ہے۔ اس شرط کے ساتھ مباحثہ کا دعوے اور اقبال صریح انکار کے برابر ہے۔ اب فرمائیے خدا کے اور راستبازون کی نظر مین کون شخص مخالف حق ہے؟۔ اور مباحثہ سے گریز کرنیوالا کون ہے؟ آپ کچھ نہ بولین گے تو ناظرین اور سامعین خود انصاف کرین گے زمانہ منصفین سے خالی نہین ہے *

یہ اس گفتگو کی نقل ہے جو ہم مین اور خیالی مسیح مین پہلے ہو چکی ہے۔ اب ہم وہ گفتگو نقل کرتے ہین جو ہم مین اور خیالی مسیح کے ایک فرضی حواری مین ہوئی ہے۔ اسکے بعد وہ گفتگو نقل کرین گے جو خیالی مسیح سے دوبارہ ہوئی ہے اسکے بعد اس گفتگو کے نتائج بیان کرین گے۔ جن سے ناظرین اور منصفین کو پورا یقین ہوگا کہ آپکے اور آپکے حوارین کے بہی دعاوی اور مقالات مغالطات پر مبنی ہین نہ ان لوگون کو حق سے تعلق ہے نہ اسکے اظہار سے غرض نہ مباحثہ سے کچھ واسطہ *

فرضی حواری سے گفتگو

فرضی حواری سے ہمارے پرانے دوست مولوی حکیم نورالدین صاحب ساکن بھیرہ ضلع شاہپور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مقیم وملازم ریاست جموں مراد ہیں۔

وہ اپنے احباب کے سامنے اپنے حواری ہونے کا دعوی کر چکے ہیں لہٰذا انکے اس ادعا پر ہمنے انکو فرضی حواری کہا ہے واقع میں وہ مرزا صاحب کے حواری (یعنے ناصر) نہیں بلکہ بجاے نصرت انکو ضرر پہونچا رہے ہیں۔

آپکے نام ہمنے ایک خط لکھا تھا جسکی نقل ذیل میں معروض ہے۔

لاہور۔ ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء نمبر (۶۱)

مجی مولوی نورالدین صاحب السلام علیکم

اس کارسپانڈنس[1] کی نقل اس غرض سے آپکے پاس بھیجی گئی ہے کہ آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کہیں میں مستعد ہوں کہ مرزا صاحب کے اس دعوی کی تغلیط کروں۔ آپ ہمیشہ اور لوگوں سے گفتگو کرتے ہیں۔ مگر میں نے ایک دفعہ مرزا صاحب کی بابت آپکو کچھ کہا تو آپ ناخوش ہو گئے[2] اب بھی وہی حال ہے تو خیر اور اگر ان کی بابت کچھ کہنے اور سننے کا حوصلہ ہے تو بہتر ہے لاہور میں تشریف لاویں اور ان کے معاملے میں گفتگو کریں۔ توضیح المرام و ازالۃ الاوہام سے اس دعوی کی تصحیح نہوگی آپسے کچھ ہو سکتا ہے تو کریں۔ ابھی وقت ہے۔ اب کی دفعہ لاہور میں

---

[1] یعنے خط وکتابت مرزا صاحب۔

[2] یعنے آپکو صرف اسقدر کہا تھا کہ آپ قادیان گئے تھے۔ مرزا صاحب کو تمام کتاب براہین احمدیہ کے لئے کیوں نہ کہا آپنے جواب دیا کہ میں ان کی شان کو اس سے ارفع جانتا ہوں کہ انکو ایسا کہوں۔ میں نے کہا اس میں کوئی گستاخی یا بے ادبی نہیں ہے۔ یہ تو صرف ایک نصیحت ہے۔ بجز اسکے آپ خفا ہو گئے۔ اسکے بعد آپ ایک دفعہ لاہور میں تشریف لائے تو اپنی عادت قدیم مہربانی کے مطابق مجھسے ملے۔ اور اسکی وجہ میرے بھائی صاحب کے پاس یہ بیان کی کہ ہم انکے پاس استغفار کے لئے جاتے ہیں مگر وہ ہمارے پیر کی بدگوئی کرتے ہیں جس سے رنج پہنچتا ہے اور بجاے فائدہ نقصان حاصل ہوتا ہے۔ اسی نظر سے ہمنے اس خط میں لکھا تھا کہ حوصلہ ہے تو آئیے یعنی پیر مرزا پر اعتراض سننے کا حوصلہ ہے تو آئیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین آپ سے ملا تو جو کچھ آپ نے مجھ سے اور مین نے آپ سے ان[۱] کے باب مین کہا اسکو بعینہ یا اسکا مضمون نقل کرین۔ جب مجھے اس سے ایک مطلب نکالنا ہے؛

ابو سعید محمد حسین

اس خط کا جواب جو حکیم صاحب نے دیا وہ ذیل مین منقول ہے:-

رَبِّ اھْدِنی لِمَا اخْتُلِفَ فِیہِ مِنَ الْحَقِّ بِاذْنِہٖ[۲]۔ اِنَّکَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

مولینا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب والا کو خاکسار بہت مدت سے مرزا جی کے خلاف پر مستعد یقین کرتا ہے۔ جناب سورج کے سامنے نجوم کے شعاع کو کون دیکھتا ہے ابھی مرزا زندہ ہین۔ مین آپکے دعاوی اور علم سے ناواقف نہین[۳]۔ اور یہ امر اب پبلک کے سامنے آگیا ہے۔ اب پرائیویٹ خط وکتابت

ف۱ یعنی مرزا صاحب کے باب مین اس استفسار کی وجہ یہ ہے کہ سیالکوٹ کے بعض علماء اور حکیم جی کے دوستون سے مین نے سنا تھا کہ حکیم جی نے ان لوگون کے پاس بیان کیا تھا کہ مولوی محمد حسین مجھے ایکدفعہ لاہور مین ملے تو مین نے ان سے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب کو آپ دیوانہ جانتے ہین اُنہون نے کہا نہین۔ پھر مین نے کہا کہ جھوٹا جانتے ہین انہون نے کہا نہین پھر مین نے کہا کہ اس دعوی مسیحیت کو کیون نہین مانتے۔ انہون نے جواب دیا۔ کہ ہمین صرف یہی عذر ہے کہ وہ موعود مسیح نہین ہو سکتے۔ اور چونکہ یہ بات خلاف واقعہ تھی۔ اور مین نے کبھی بجز اسکے کہ مرزا صاحب کو یہ پیغام پہنچا دین کہ "آپ مسیح موعود کیونکر ہو سکتے ہین" مرزا صاحب کے متعلق اور کچھ نہ کہا تھا۔ اسلئے یہ استفسار کیا تھا۔ پھر اس استفسار کا جواب آپ نے اسی وجہ سے نہ دیا۔ کہ آپکا بیان خلاف واقعہ تھا۔ یہ خلاف بیانی آپکی قدیم عادت ہے جسکا بارہا ہمکو تجربہ ہو چکا ہے۔ آپ اس سے انکار کرینگے تو اسکی تفصیل ہم قلم مین لائینگے۔

ف۲۔ اصل مین ایسا ہی ضمیر غائب سے ہے۔ اور صحیح باذنک ضمیر مخاطب سے ہے اس سے ناظرین اہل علم کو حکیم صاحب کی مولویت کا کافی اندازہ ہو سکتا ہے۔

ف۳۔ آپ ناواقف کیونکر خیال کئے جا سکتے ہین۔ آپ کے متعدد خطوط ہمارے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یں کیجئے۔ میں لوگون سے مباحثہ کرون۔ جسکا اختیار ہے۔ مجھے کچھ ضرورت نہین کہ مین
عالی خدمت مین حاضر ہوکر عقائد کی اصلاح کرون۔ اس سے زیادہ مین اسلیئے نہین لکھتا کہ
مین آپ سے مایوس ہون ؛

نورالدین۔ ۳ بھاگن

اس خط کی تحریر سے حکیم صاحب نے تو مباحثہ کو ختم کیا۔ اور یہ جان لیا تہا کہ چلو چہٹی ہوئی۔ اس بلا سے جان بچی۔ مگر خدا نے نہ چاہا کہ اس سے ان کو بچا وے اور آپکے انکار کا عجز پوشیدہ رہے۔ ہونا چہپا رہنے دے اللہ تعالےٰ نے حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہار کے دل مین اس خیال کا القا کیا کہ جسطرح ہوسکے جانبین کو ایک جگہہ جمع کرین اور انکی باہم گفتگو کرا دین

(تتمہ حاشیہ صفحہ ۱۴) پاس اور ہمارے شاگردون کے پاس موجود ہین۔ جن سے آپ کی اُس واقفیت کا پورا ثبوت ملتا ہے۔ اگر اسمین کچھ کسر تھی۔ تو وہ یوم المبارزہ (مباحثہ کے دن) جب آپ سے اصول تسلیم کرائے گئے تھے جاتی رہی +

۵۱۔ آپکے پیرجی تو مایوس نہین ہین۔ وہ تو ابتک مجھ سے مباحثہ کرنیکا دم مارر ہے ہین۔ (گو وہ براے نام اور بحسب ظاہر ہے)۔ اور اپنے خط نمبری (۵) منقولہ صفحہ (۱۷۱) جلد ۱۲ نمبر ۱۲۔ اشاعۃ السنۃ مین انہون تمام مخاطبین ومخاصمین سے اسی خاکسار کو گفتگو کے لیئے منتخب کر چکے ہین۔ آپ کیسے ان کے با اخلاص مرید ہین کہ آپ مایوس ہو بیٹھے حضرت حکیم صاحب۔ آپ مایوس نہین خائف ہین۔ اور آپ یقیناً جانتے ہین کہ گفتگو سے آپ عہدہ برآ نہ ہوسکین گے۔ مسئلہ نسخ۔ بعض آیات قرآن کے مباحثہ کا دن اور اشاعۃ السنۃ کے مضامین جن کی ثنا مین آپ ہمیشہ سے رطب اللسان رہے ہین۔ (چنانچہ آپکے خطوط شاہد عدل موجود ہین ۱۲) آپ بھول نہ گئے ہونگے +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پس پہلے تو حافظ صاحب ہمراہی منشی عبدالحق صاحب حکیم صاحب کے پاس جموں پہنچے ۔ اسکا وہاں سے واپس آئے تو مایوسی کے مظہر ہوئے ۔ پھر جب حکیم صاحب بہ شمولیت راجگان جموں لاہور میں آئے تو اس وقت حافظ صاحب لاہور میں نہ تھے ۔ اسوجہ سے حکیم صاحب ہمارے قابو میں نہ آئے ۔ (ہر چند اور لوگوں کے ذریعہ ہم طالب مباحثہ ہوئے ۔) اور حکیم صاحب اپنے بھیج کے پاس لودہانہ جا پہنچے ۔ ۱۲ ۔ اپریل کو مولوی فضل الدین صاحب ساکن گجرات لودہانہ سے آکر خاکسار کو لاہور میں ملے تو مظہر ہوئے کہ آپکے مقابلہ اور مباحثہ کے لئے مرزا صاحب تیاری کر رہے ہیں ۔ کل مولوی نورالدین اور ان کے ایک شاگرد کو (جسکی بدگوئی اور بھکڑ بازی کے سبب اسکا نام بھی ہم زبان پر لانا نہیں چاہتے) روانہ کرینگے ۔ ۱۳ تاریخ اپریل کو حافظ محمد یوسف صاحب بھی لاہور پہنچ گئے ۔ اور ادہر سے حکیم صاحب رونق افروز لاہور ہوکر منشی امیرالدین صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے ۔ رات کے دس بجے منشی امیرالدین کے بھائی حاجی محمد دین صاحب حافظ جی کا یہہ پیام لائے کہ حکیم صاحب تشریف لے آئے ہیں آپ صبح آویں اور حکیم صاحب سے گفتگو کریں ۔ میں نے اس پیام کا جواب یہ دیا کہ میں گفتگو کے لئے تب آؤنگا جب حکیم صاحب کا دستخطی رقعہ متضمن درخواست مباحثہ پاؤنگا ۔ کیونکہ حکیم صاحب اپنے خط میں گفتگو سے انکار کر چکے ہیں ۔ لہذا اگر میں بلا درخواست ان کے پاس پہنچا تو وہ یہی کہینگے "ہم تو مباحثہ سے انکار کر چکے ہیں پھر آپ کیوں آئے" ۔ حاجی صاحب یہ سکر جواب سے آشفتہ خاطر ہوئے اور یہ مضمون زبان پر لائے کہ آپ نہ آئینگے تو وہ لوگ (مسیحائی پارٹی) ہم لوگوں کو (جو آپکے ہمخیال ہیں) گریز کی طرف منسوب کرینگے ۔ اور اس بات کے مظہر ہوئے کہ حکیم صاحب اس مضمون کا رقعہ نہ لکھینگے ۔ اسپر میں نے کہا کہ حکیم صاحب نہ لکھیں تو یہہ بات حافظ صاحب تحریر کر کے میرے پاس بھیجدیں کہ حکیم صاحب آپکے نام رقعہ لکھنے سے انکار کرتے ہیں ۔ مگر ہم لوگ آپکو اپنی گفتگو کے لئے بلاتے ہیں ۔ یہ جواب لیکر حاجی صاحب خفگی کے ساتھ واپس ہوئے اور تہوڑی دیر کے بعد میاں رجب دین صاحب کو (جو ایسے مشکلات کیوقت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وکیل بنائی جایا کرتے ہین) پھر میرے پاس آئے اور حافظ جی کا وہی پیام لائے۔ مین نے اسکے جواب مین پھر وہی بات کہی۔ مگر میان رجب دین صاحب نے میرے اس جواب کی مخالفت مین بہت زور دیا۔ اور یہہ کہا کہ اگر آپ نہ آئے تو ہم لوگون پر گریز کا الزام قائم ہو جائے گا۔ اور جب خط کا ذکر آیا تو اُنہون نے ایک خط بھی حافظ صاحب کا جیب سے نکالکر پیش کیا۔ (جسکا مضمون غالباً وہی تھا جو مرزا صاحب کے وکیل اڈیٹر پنجاب گزٹ نے اپنے پرچے ۲۵ اپریل مین مشتہر کیا ہے) مگر چونکہ اس خط کا مضمون وہ نہ تھا جو میرا مطلوب تھا بلکہ وہ مضمونِ مطلوب اور قاصدون کی زبانی پیام کے مخالف تھا۔ لہذا مین نے اس خط کو پڑھکر واپس کیا۔ اور اسکے ساتھ خوش طبعی سے یہ بھی کہا کہ اس خط کو آپ یا حافظ صاحب شہد لگا کر چاٹ لین۔ اس پر بھی میان رجب دین صاحب نے اپنی بات پر اصرار نہ چھوڑا۔ آخر مین نے انکے اصرار پر صبح کو حاضر مجلس ہونا قبول کیا۔ صبح کو پھر میان رجب دین صاحب اور ان کے بعد محمد چٹو صاحب میرے بلانے کو آئے۔ مین انکے ہمراہ صبح کے ۶ ۱/۲ بجے منشی امیر دین صاحب کے مکان پر پہنچا تو وہان بڑا مجمع پایا جو میرے پہنچنے کے بعد اور زیادہ ہو گیا تھا اس مجمع کے ارکان (سابق اور لاحق) سے خصوصیت کے ساتھ لائق ذکر یہ اصحاب و احباب ہین۔ جناب مولوی عبد الرحمن صاحب خلف الرشید مولوی محمد بن بارک اللہ ساکن لکھوکے (جنکا ذکر مرزا صاحب کے خط نمبری ۵ مین ہے) جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب پروفیسر عربی کالج لاہور۔ جناب سید فقیر جمال الدین رئیس و آنریری اسسٹنٹ کمشنر لاہور۔ جناب شیخ خدا بخش صاحب جج عدالت خفیفہ لاہور مولوی عبد العزیز صاحب رکن انجمن حمایت اسلام و ملازم سررشتہ تعلیم پنجاب۔ ایسے ہی بعض اصحاب لائق ذکر اور تھے۔ مگر انہین اسلامی اور حقانی جوش ایسا نہین ہے کہ وہ مسیحائی پارٹی کا لحاظ کرین۔ اور شہادت حق دین[۵]

خاکسار۔ مجلس مین پہنچا تو بعد سلام و مزاج پرسی حضار سب سے پہلے جو کلمہ زبان پر لایا وہ یہہ تھا کہ ”حافظ صاحب آپ نے جو مجھے بلایا ہے تو کس غرض سے بلایا ہے؟“

۵ اسی خیال سے اُن حضرات [illegible] انکے [illegible] اٹھ گئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حافظ صاحب نے فرمایا کہ اُس غرض سے بلایا ہے کہ آپ مرزا صاحب کے متعلق حکیم صاحب سے گفتگو کریں"۔ اس کلمہ کے (یا جو اس کے معنے ہیں) سو حافظ صاحب نے اُسوقت ایک لفظ بھی منہہ سے نہ نکالا۔ نہ مجھے کچھ کہا نہ حکیم صاحب۔ پھر خاکسار نے حکیم صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ مین نے مولوی فضل الدین صاحب کی زبانی سنا ہے کہ آپ لودہانہ سے مجھ سے مباحثہ کرنیکو تشریف لائے ہین۔ حکیم صاحب نے کہا کہ یہ بات غلط ہے مگر مین حافظ محمد یوسف کے حکم مین ہون۔ حافظ صاحب فرماتے ہین تو ابھی مین گفتگو کو حاضر ہون پھر خاکسار نے کہا کہ مین قبل از بحث مقصود چند اصول آپ سے تسلیم کرانا چاہتا ہون کیونکہ بحث سے پہلے اصول طے ہو جائینگے تو اثنار بحث مین دلائل کے رد و قبول مین اختلاف نہ ہوگا انہی اصول موضوعہ مسلمہ کو دلائل مین پیش کیا جائیگا۔ حکیم صاحب نے اس امر کو منظور کیا۔ اور حسب تفصیل ذیل سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

ف ۱۔ ہم کچھ نہین کہہ سکتے کہ حکیم صاحب کا بیان غلط ہے یا مولوی فضل الدین صاحب کا۔ اس سے ہمکو کچھ بحث نہین۔ حکیم صاحب نے آخر حافظ محمد یوسف صاحب کے حکم سے بحث کرنا قبول کر لیا یہی ہمارے اس مدعا کے لئے کہ حکیم صاحب سے ہمارا مباحثہ ہوا کافی ہے۔

ف ۲۔ صفحہ ۱۶ کے سطر ۱ سے استقامت تک تقریر قلمبند کر کے حافظ صاحب کے قاصدون (حاجی محمد دین صاحب۔ میان رجب الدین صاحب۔ میان محمد چٹو صاحب) کے پاس بوساطت مولوی سید حسین شاہ صاحب واعظ کاشمیر اس غرض سے بھیجی گئی تھی اگر اس تقریر مین کہین الفاظ یا مضمون کی کمی بیشی ہو گئی ہو تو وہ لوگ اسکو درست کردین۔ مولوی حسین شاہ صاحب نے بعد از جمعہ ایک مجمع مین اس تقریر کو پڑہکر ان قاصدون کو سُنایا اور اسکے الفاظ و مضمون کو ان سے تسلیم کرا کے بذریعہ رقعہ منقولہ ذیل خاکسار کو اس سے مطلع کیا وہ یہہ ہے مکرمی مولوی صاحب سلمکم ربکم ــــــ کاغذ بعد جمعہ مجمع مین محمد چٹو صاحب اور رجب الدین صاحب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاکسار نے کہا۔

(۱) کتاب اللہ و سنت اتفاقی حجج شرعیہ[۱] ہین۔

حکیم صاحب نے فرمایا۔ مسلم ہے۔

خاکسار۔

(۲) سنت سے وہ اقوال و افعال (لائق اقتدا[۲]) و تقریرات[۳] نبویہ مراد ہین۔ جو کتب حدیث مین مروی ہین۔

حکیم صاحب۔ مسلم ہے۔

خاکسار۔

(۳) کتب حدیث سی صحیحین بلا وقفہ و نظر سنت نبویہ کی مثبت و شاہد ہین ÷

بقیہ صفحہ ۱۸ کو بلکہ حاجی محمد دین صاحب کو بھی بدستور حرفاً بحرف سُنا دیا۔ صاحبان مسطورہ نے باتفاق لفظ درعین مجمع جواب دیا کہ بیشک مولوی صاحب چھپا دین اسمین ہماری طرف سے کوئی ممانعت یا صورت انکار نہین۔ مگر صحیح (یعنے سہی یا دستخط جسکو انگریزی مین سگنیچر کہتے ہین) اپنی مضنوا جانتے ہین۔ والسلام ——— حسین شاہ عفی عنہ

[۱] یعنے قرآن اور حدیث کے شرعی دلائل ہونیمین کسی مُسلمان کا اختلاف نہین۔ گو باقی اَور دلائل (اجماع و قیاس) کی دلیل شرعی ہونے مین بعض علماء کا اختلاف ہے ÷

[۲] یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ بعض افعال آنحضرت کے آپ ہی کے ساتھ مخصوص ہین۔ اُمت کو اُن کی پیروی جائز نہین۔ جیسے چار سے زیادہ عورتون سے نکاح ÷

[۳] تقریر سے وہ فعل یا قول مُراد ہے جو آنحضرت کے سامنے کسی نے کیا یا کہا۔ اور آنحضرت نے اس سے منع نہ کیا ÷

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حکیم صاحب۔

صحیحین کو مین بہت معتبر سمجھتا ہون۔ بخاری کو اقدم جانتا ہون۔

خاکسار

(۴) اس تفاوت اور تقدیم مرتبہ بخاری کا اثر یہی ہوگا کہ عند التعارض بخاری کی حدیث مقدم ہوگی۔ اور جو حدیث مسلم کی بخاری کے معارض نہو وہ بھی بخاری کی طرح بلا دقعۃ تسلیم کیجاوے گی۔

حکیم صاحب۔ مسلم ہے۔

خاکسار۔

(۵) ان دو کتابون مین جرح مدفوع[ا] ہے۔ اور ان کتابون کی کسی کتاب کی حدیث کی توہین یا رد اہل بدعت کی شان ہے

حکیم صاحب۔ مسلم ہے

خاکسار۔ (۶) اپ اپنی راے سے جرح و تعدیل احادیث صحیحین کا منصب رکھتے ہین۔

حکیم صاحب۔ نہین۔

خاکسار۔

(۷) حدیث کی روایت اور راوی کی راے مین فرق[۲] ظاہر ہے۔

[ا] یعنے ان کتب کی احادیث پر جو اعتراض کئے گئے ہین۔ ان کو بعض محدثین نے اُٹھا دیا ہے۔ اب ان کتب کی احادیث پر کسیکا اعتراض سنا نہین جائیگا۔

[۲] روایت وہ ہے جسکو راوی آنحضرت سے نقل کرتا ہے راے وہ بات ہے جو راوی اپنی سمجھ اور فکر سے کہتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حکیم صاحب مسلم

خاکسار

(۸) الفاظ کتاب اللہ اور حدیث کو ظاہر معنے پر حمل کرنا واجب ہے، اور ان کے تاویل بلا مانع قوی اور حجت قطعی جائز نہین - کیونکہ یہ تاویل لغت اور شرع سے امان کے رافع[1] ہے -

حکیم صاحب -

رسول اللہ کے اقوال اور قرآن شریف کی کلمات طیبات ایسے معاملات مین جو عملی طور پر رسول اللہ نے انکو کر کے دکھا دیا ہے - یا صحابہ کے زمانہ مین بلا انکار انھو نے عمل مین لاکر دکھا دیا ہے انکے وہی معنے ہین - جو تعامل سے ثابت ہو گئے[2] - باقی پیشگوئیون یا اخبار مین ایسا کوئی مجازی استعارہ لینا قوی دلیل سے ممکن ہے -

---

۱؎ یعنے اگر لفظ کے ظاہری معنے بلا وجہ ترک کر کے اسکے تاویلی معنے مراد لینا جائز رکھے جائین تو نہ شرع کا اعتبار رہتا ہے نہ عام بول چال کا - اور ہر شخص کو اختیار ہو جاتا ہے کہ جس لفظ کے جو معنے چاہے مراد لے +

مثلاً لفظ صلوٰۃ یا نماز سے اپنی خواہش نفسانی کو روکنا مراد لے - اور معمولی نماز چھوڑ بیٹھے - چنانچہ کسی نے کہا ہے ؎ صلوٰۃ عاشقان ترک وجود ست - صلوٰۃ سالکان سجدہ سجود ست + اور لفظ پانی سے پیشاب مراد قرار دے - اور لفظ روپیہ سے کوڑی مراد ٹھہرا لے -

و بنا بر علیہ کوئی پانی مانگے تو پیشاب کر دے - اور ہزار روپیہ کا اقرار کر کے یہہ کہدے کہ ہمنے ایک ہزار کوڑی دینے کا اقرار کیا تھا -

۲؎ - حکیم صاحب کا یہ جواب اضطراب اور تحیر یہ (جو جواب دینے کے وقت ان پر طاری ہوتا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاکسار۔

آپکی تقریر سے یہہ سمجھ مین آیا ہے کہ جن الفاظ نبوی یا کلمات قرآنی کے معنی عمل نبوی سے مفہوم نہ ہوئے ہون۔ ان الفاظ کے معنے لغوی مین تاویل جائز ہے۔ اگر دلیل قوی ہو اسکا لازمہ یہہ ہے کہ اگر اس تاویل پر کوئی دلیل نہ ہو تو وہ تاویل بھی ویسی ہی ناجائز ہے جیسے کہ عملی معنون مین تاویل ناجائز ہے ٭

(حکیم صاحب)۔ بہرحال یہ میرا مسلم ہے۔

خاکسار۔

(۹) حقیقت مجاز سے مقدم ہے۔ اور حقیقت کی علامات یہہ ہین ٭

(۱) معنے کا متبادر[عہ] ہونا۔ (۲) ایک امر جائز ہو لفظ کا اطلاق۔ (۳) اسکے نفی کی عدم صحت

اوران سے یہ کلمات کہلاتا تھا کہ میرا علم محدود ہے۔ اور خدا جانے اس اصول کی تعلیم کے بعد مجھ پر کیا پتھر ڈالوگے۔ وغیرہ وغیرہ مبنی ہے۔ شروع تقریر مین تو آپنے ظاہری معنی مراد لینے کے لئے آنحضرت صلعم اور صحابہ کے عمل کو شرط ٹھیرایا۔ (جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جو اقوال نبوی اور آیات قرآنیہ عقائد کے متعلق ہین یا وہ اخبار و پیشین گویون کے متعلق ہین انکے ظاہری معنے مراد لینا ضروری نہین انمین جو تاویل کوئی چاہے کرسکتا ہے) مگر اخیر تقریر مین آپنے اس شرط عمل کو اُٹھادیا اور صاف فرمادیا کہ پیشگویون کے متضمن اخبار و آیات مین بھی۔ کوئی مجازی استعارہ مراد لینا قوی دلیل سے ممکن ہے جسکا صاف یہ مفہوم ہے کہ اگر اس استعارہ کی مراد ہونے پر قوی دلیل نہو تو معنے حقیقی (جو ظاہری معنے ہین) چھوڑکر مجازی معنے مراد لینا جائز نہین ہین ہمنے اسوقت حکیم صاحب کو اس اضطراب و تخالف کا الزام ندیا اور انکی شروع تقریر کا کچھ لحاظ نہ کیا صرف انکی تقریر کی آخری حصہ سے اپنا کام نکال لیا اور اس تقریر کے جواب مین اُنسے یہہ تسلیم کرالیا کہ جس تاویلی معنے قرآن و حدیث پر کوئی دلیل نہو وہ مراد لینا جائز نہین گو عمل نبوی سے وہ معنی ثابت نہون۔ اس سوال و جواب سے ناظرین اہل علم حکیم صاحب کے علم و فہم کا بخوبی اندازہ کرسکتے ہین ٭

[عہ] متبادر ہونا۔ قریب الفہم ہونا۔ (۲) اطلاق جائز۔ ایک چیز پر ایسا لفظ بولنا جو بحکم عرف یا لغت اُسپر بولا جاسکے جیسے زید کو انسان کہنا۔ (۳) نفی کی عدم صحت۔ نفی کا صحیح نہونا جیسے زید کے حقمین یہہ کہنا کہ وہ [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامات مجاز اسکے مخالف یہ ہین -

(۱) قرینہ کا وجود - (۲) امر محال پر لفظ کا اطلاق (۳) نفی کی صحت -

حکیم صاحب -

مجھے کچھ معلوم نہین کہ مولوی صاحب نے یہہ اصطلاح سلف صالحین سے کہان سے لی ہے [۱]

---

[۱] حکیم صاحب کے اس جواب کا مطلب یہہ ہے کہ جو اصطلاح سلف صالحین صحابہ و تابعین سے منقول نہین وہ لائق قبول و اعتبار نہین ہے ؛

انکے اس جواب کو سنکر خاکسار کے علاوہ اور علمار حاضرین مجلس (جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب - و جناب مولوی عبد الرحمن صاحب) بھی حکیم صاحب پر معترض ہوئے - اُن کے اعتراض اسوقت اسی وجہ سے قلمبند نہ ہوئے تھے کہ وہ حکیم صاحب سے مباحثہ و مناظرہ کرنیوالے نہ تھے - ہوتے تو وہ اعتراض بھی قلمبند ہو جاتے - اُن اعتراضات کا خلاصہ یہہ ہے کہ جبکہ اصطلاحات علمیہ کا سلف صالحین صحابہ و تابعین سے منقول ہونا شرط قبولیت و اعتبار ہے - تو آپ ہی (حکیم صاحب) اصطلاحات اصول حدیث (مرفوع و موقوف وغیرہ) یا اصطلاحات نحویہ (مثلاً فاعل مرفوع ہوتا ہے - اور مفعول منصوب جنکو آپ مانتے) سلف صالحین سے ثابت کرین - اور جو آپنے خود اصل ہشتم کے جواب مین لفظ "مجاز" و "استعارہ" کو استعمال کیا ہے - اسی کو سلف صالحین سے ثابت کر دکھائین - اسپر حکیم صاحب بہت گھبرائے - اور گھبراہٹ سے وہ الفاظ جو صفحہ (۲۲) آپ سے منقول ہوئے ہین آپکے منہہ سے نکل گئے - اور اس اعتراض کے جواب مین پہلے تو وہ یہہ بولے کہ مین اپنے الفاظ "مجاز و استعارہ" کو واپس لیتا ہون - مگر آخر خاکسار کی جوابی تقریر (جسمین بحث لفظی کو چھوڑ کر مضمون اصول ہشتم آپسے تسلیم کرایا گیا ہے) کو سنکر اس واپسی کو بھول گئے - اور ہمار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاکسار۔

مین لفظی بحث کو ترک کر کے صرف اس کہنے پر اکتفا کرتا ہون کہ آپنے پہلے جواب

[illegible] صفحہ ۲۳

اصل تہم کا مضمون مان گئے۔ یا **شاید** وہ عمداً یہ سمجھکر کہ مین لفظ "مجاز" و "استعارہ" کو واپس لونگا۔ تو اپنے پیر مرزا کے الہامات و تاویلات کے تمام تار و پود کو جو صرف مجاز و استعارہ پر مبنی ہین توڑنے والا ہون گا۔ اُس سخن بالیقین قائم نرہے اور خاکسار کی جوابی تقریر کو مان گئے ہون۔

حکیم صاحب کے اس جواب پر جناب **مولوی عبد الرحمن** صوفی صافی جو اس سے پہلے چپ چاپ بیٹھے تھے باین **اعتراض** معترض ہوئے کہ یہان (مسئلہ حقیقت و مجاز مین) تو حکیم صاحب سلف صالحین کی نقل کے طالب ہوئے ہین۔ مگر آیات قرآن و حدیث نبویہ کے اُن تاویلات مین جو مرزا غلام احمد کرتے ہین (جیسے دجال سے مراد دنیا دار ہونا۔ اور ابن مریم سے مثیل ابن مریم اور لیلۃ القدر سے زمانہ ظلمت وغیرہ وغیرہ) وہ سلف صالحین سے نقل و شہادت کے کیون طالب نہین ہوتے

پھر مولوی صاحب نے دینی جوش مین آگر یہہ **فرمایا** کہ جو شخص الفاظ قرآن و حدیث کے ایسی تاویلی معنے کرے جو صحابہ و تابعین وغیرہ سلف صالحین نے نہ کئے ہون وہ بدعتی و گمراہ و ملحد ہے۔ **اور یہہ کہکر** آپ اس مجلس سے **چلے گئے**۔ (جسکا ذکر مرزا صاحب کے خط نمبری ۸ و ضمیمہ پنجاب گزٹ ۵ اپریل ۱۸۹۱ء کی سطر ۱۔ کالم اول۔ صفحہ ۲۔ مین ہوا ہے۔) **مولوی صاحب** موصوف کے جوش مین آنے اور مجلس سے اُٹھ **جانے کی وجہ ایک تو** یہی تھی کہ جو بات حکیم صاحب نے اس جواب مین اختیار کی تھی اس کے وہ خود پابند نہ تھے۔ لہذا ان کا یہ بات کہنا صرف جدال پر مبنی تھا جس سے مولوی صاحب کو نفرت ہوئی اور ان کو حکیم صاحب کی ہدایت سے مایوسی ہوئے دوسری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین تسلیم کیا ہے کہ لفظ کے ایسے معنے جسکو استعارہ کہا جاتا ہے قوی دلیل سے لئے جائینگے بلا دلیل ایسے معنے نہ لئے جائین گے - پس مین انہین معنے کو مجاز کہتا ہون - جنکو آپنے استعارہ

وجہ یہ کہ حکیم صاحب کے حقمین مولوی صاحب کو خدا تعالے کیطرف سے ایک یہہ الہام ہوا وان تدعوھم الی الھدیٰ فلن یھتدوا اذًا ابدًا یعنے اگر تو انکو ہدایت کی طرف بلائیگا تو وہ کبھی ہدایت پذیر ہونگے - دوسرا یہ الہام ہوا ویضل اللہ الظالمین و یفعل اللہ ما یشآء - یعنے خدا ظالمون کو گمراہ کرتا ہے - اور وہ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے

ان الہامات سے مولوی صاحب نے روانگی فیروزپور کے وقت مجھے خاص اپنی زبان سے اطلاع دی تھی - اور خود ہی اسکی یہ تفسیر فرمائی تھی - کہ جو شخص صحابہ و تابعین وغیرہ سلف صالحین کے اتفاق سے اختلاف کرتا ہے وہ اپنے پر ظلم کرتا ہے - اور فرمایا کہ ہم لوگ اہلسنت والجماعت اسیوجہ سے کہلاتے ہین کہ ہم سنت یعنے آنحضرت کے قول و فعل کے پابند ہین - اور جماعت یعنے جماعت صحابہ و تابعین کے پیرو ہین - ہم اس جماعت کی اتباع چھوڑنے سے اہلسنت سے خارج ہوجاتے ہین اور ظالم بنتے ہین - اور خاکسار کو یہ فرمایا کہ مین نے ان لوگون کے مقابلہ مین تیرے قائم رہنے کی بابت خدا تعالے سے بطور استخارہ دعا کی تھی - اسکے جواب مین مجھے یہہ الہام ہوا ہے لکل فرعون موسی - یعنے ہر فرعونے را موسیٰ - لہذا آپ اس مقابلہ کے لئے قائم اور مستعد رہین - ہم خدا تعالے سے دعا کرتے رہین گے - کہ وہ خدا تعالے تمہاری مدد کرے - اسپر قائم و مستقیم رکھے ؛

جو لوگ مولویصاحب کے اُٹھ جانے کی اور وجہ بیان کرتے ہین وہ مولوی صاحب کے اس بیان کو سُنکر شرمندہ ہون گے تو معلوم نہین - پھر کس وقت شرمندگی کا موقع پائین گے ؛

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہا ہے - اور آپکے جواب سابق سے مین یہ سمجھتا ہون کہ آپ کوئی استعارہ بلا دلیل قوی کسی لفظ سے مراد نہ ٹھیرائینگے - میرے لئے یہی تسلیم آپ کی کافی ہے اُس معنے کو آپ مجاز کہین یا نہ کہین *

حکیم صاحب نے - اس کے جواب مین کوئی عذر و انکار پیش نہین کیا - اور سکوت سے اُسکو تسلیم فرمایا *

خاکسار - (۱۰) محال اور مجہول الکنہ مین فرق ہے - اول کی تسلیم جائز نہین - دوسرے کی جائز ہے -

حکیم صاحب - مسلم ہے -

خاکسار - (۱۱) عادت کا خلاف جائز ہے - بنا بر علیہ معجزات انبیا و کرامات اولیا جو عام عادت کے برخلاف معلوم ہوتے ہین واجب التسلیم ہین اگر انکا ثبوت ہو -

حکیم صاحب - یہی ایک خاص عادت اللہ ہے -[۱]

خاکسار - (۱۲) قانون قدرت جسکو بعض لوگ خدا کا قانون بنائے بیٹھے ہین واقع مین خدا کی قدرت کا قانون و معیار نہین ہے -

حکیم صاحب - ہان[۲] انسان کے محدود تجربے اور مشاہدے قانون قدرت پر حاوی

۱؎ آپ فرماتے ہین کہ معجزہ و کرامت بہی خدا کی ایک خاص عادت ہے اسمین اپنے معجزہ کو تو دبی زبان سے مانا ہے - مگر اسکے خارق عادت ہونیسے انکار کیا - اور یہہ خیال نفرمایا کہ مخاطب نے بھی اسکو مطلق عادت کا خارق نہین کہا - صرف عام عادت اللہ کا خارق قرار دیا ہے - جس سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ معجزہ خدا کی خاص عادت کا جو انبیا کے ساتھ رہی ہے اسکے نزدیک بہی خارق نہین - پہر اس بات کہنے کی آپکو کیا حاجت تھی - معلوم ہوتا ہے کہ آپ دوسرے کا کلام کا مطلب جلد نہین سمجھتے -

۲؎ اسمین آپ خوب قابو آگئے ہین گویا شکنجہ مین پھنس گئے - جس قانون قدرت کی دستآویز سے آپکے پیر اور مرید صحیح احادیث کو رد کر رہے ہین - اس سے آپ تمسک نکر سکینگے اور ان احادیث کو رد کرنے پر قادر نہ ہونگے *

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہین ہو سکتے۔

خاکسار۔ (۱۳) آپ آنحضرت صلعم کے معراج جسمانی کو تسلیم کرتے ہین یا نہین۔

حکیم صاحب۔ مین نے اس مسئلہ مین غور[ش] نہین کیا کہ جسدی ہے یا روحانی نفس معراج کا اقرار ہے +

خاکسار۔ (۱۴) غیر نبی کا الہام دوسرے شخص پر حجت شرعی ہے یا نہین۔

حکیم صاحب۔ غیر نبی کا الہام نبی کے صریح حکم کے خلاف ہو تو حجت نہین اور اگر کسی ایسے معاملہ مین ہو کہ اسمین صریح حکم نبی کا خلاف نہین ہے تو ممکن[۵۲] ہے کہ کسی کے لئے حجت ہو مگر

---

[۵۱] اسمین آپنے سفید جھوٹ سے کام لیاہے۔آپ مدتون سے کتب حدیث کی جنمین معراج نبوی کا ذکر ہے اوراق گردانی کررہے ہین۔اور عام مسلمانون کا یہہ اعتقاد کہ آنحضرت کو جسمانی معراج ہوا ہے جانتے ہین اور خاصکر اپنے استاد مولوی محمد صاحب سہارنپوری ثم المکی سے (جو پرانے خیالات کے آدمی ہین) حدیث معراج کے یہی معنے سن چکے ہونگے۔کہ آنحضرت اس جسم مبارک سے آسمانون پر گئے۔اور ادہر اپنے پیر مرزا اور انکے مریدون کے خیالات و مقالات پبلک مین شائع ہوتے دیکھ رہے ہین۔پھر کیا ایسی حالت مین ممکن ہے کہ آپنے اس مسئلہ مین کچھ نہ سوچا ہو کہ ہمارے پیر کا خیال صحیح ہے یا پرانے مسلمانون کا۔یا بلا عذر دتامل محض تقلیداً اپنے پیر کا یہ خیال کہ معراج صرف روحانی ہوا ہے مان لیا ہو؟ ہرگز نہین۔آپ سچے ہین تو اسپر قسم کہائین۔مگر یہ مسئلہ یاد رکھین کہ قسم مین توریہ جائز نہین ہے اور قسم اسی معنے پر واقع ہوتی ہے جو اسکے معنے دوسرا سمجھے۔

[۵۲] آپ کے جملہ "ممکن ہے"۔اور پھر اسکے ستثنی! "مگر حجت شرعی نہین" کو ناظرین خیال مین لائین۔یہہ کیسے اضطراب پر مبنی ہین؟ غیر نبی کا الہام شرعی حجت نہین تو پھر کیسی حجت ہے؟ اور یہان شرعی حجت کے سوا کس حجت سے بحث ہے ؟۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حجت شرعی نہین۔

خاکسار۔ (۱۵) صحابی کی ایسی تفسیر آیات قرآن جسکے معنے سمجھنے مین محض رائے کا دخل نہو۔ حکماً مرفوع ہے یا نہین۔

حکیم صاحب۔ صحابی کی ایسی تفسیر کوئی حکماً حجت نہین۔[۱]

خاکسار۔ (۱۶) درصورت عدم حجیت وہ دوسرون کی تفسیر بالرائے سے مقدم ہے یا نہین۔

حکیم صاحب۔ صحابی کی تفسیر کو مقدم کرنا کوئی ضرورت نہین۔

خاکسار۔ (۱۷) نبوت ختم ہوچکی ہے یا نہین۔

حکیم صاحب۔ نبوت تشریعی ختم ہوچکی ہے۔ کوئی شخص شرع جدید نہین لا سکتا۔

خاکسار۔ (۱۸) کوئی جدید نبی ہوسکتا ہے جو تشریع جدید نہ کرے۔ شرع محمدی کے تابع ہو۔ اور نبی کہلائے جیسے انبیا بنی اسرائیل توریت کا اتباع کرتے نبی کہلاتے تھے۔

حکیم صاحب۔ کوئی بعید نہین۔ ہو۔[۲]

---

[۱] اس جواب مین اور جواب سوال نمبر ۱۴ مین آپنے سلف صالحین کا خلاف کیا۔ اور اپنی اور اپنے پیر مرزا کی تاویلات بدعیہ مخالفہ سلف صالحین کے لئے راستہ نکالا ہے۔ سلف صالحین تو ہر بات مین صحابہ کے اقوال و آثار کی پیروی کرتے اور انکی آرا کو بھی اپنی آرا سے مقدم سمجھتے۔ آپ انکی ایسی تفسیر کو بھی نہین مانتے۔ جسکا آنحضرت سے مسموع ہونا متعین ہے اور اسمین رائے محض کا دخل نہین ہے۔

[۲] اسمین تو آپنے حد کردی۔ پیروی قرآن و حدیث اور اتباع سلف صالحین و عام مومنین سب کو بالائے طاق رکھکر اپنے پیر مرزا کی تقلید اختیار کی ہے۔ جسمین وہ سر سید احمد خان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاکسار۔ (۱۹) آیت خاتم النبیین نبوت کو ختم کرتی ہے۔ آپ نبی جدید کی تجویز پر کیا دلیل رکھتے ہین۔؟

حکیم صاحب۔ خاتم النبیین کی آیت تشریعی انبیا کی ختم کی دلیل ہے۔ نبی بلا تشریع کے وجود کی مانع نہین ہے۔ ایسے نبی کے دلائل مین اسوقت پیش نہین کرتا۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۸

مقلد بنے ہین۔ جو ختم نبوت سے تاویل انکار کر کے۔ کالون۔ لوتھر۔ بابو کیشب چندر سین اور دیانند سرسُتی کو نبی یا پیغمبر قرار دے چکے ہین۔ دبنا بر علیہ ان کے بعض پیرو ان کو پیغمبر سمجھتے ہین۔

آپ کو اور آپکے پیر مرزا کو یہ سوجھی ہے کہ ہم بہی کام تو وہی کر رہے ہین۔ جو سر سید احمد خان کر چکے ہین۔ پھر وہ کون ہین کہ وہ نبی کہلا دین۔ اور ہم اس خطاب سے محروم رہجا دین ۱۲

۱؎ مجلس مناظرہ کے بعد آپ کو اپنے اس جواب کی مضرت سوجھی تو آپنے حافظ محمد یوسف صاحب مہتمم انعقاد جلسہ سے یہ بات کہی کہ اس جواب مین کہین حدیث "علما امتی کانبیاء بنی اسرائیل" درج کرا دو۔ حکیم صاحب کے روانہ لودیانہ ہو جانے کے بعد حافظ صاحب نے منشی عبد اللہ صاحب نقشہ نویس اور میان الہ بخش صاحب دریائی فروش کے سامنے خاکسار سے اس امر کی درخواست کی۔ خاکسار نے اسکے جواب مین یہ بات کہی کہ اس جواب کے ساتھ یہ حدیث کہین چسپان نہین ہو سکتی۔ ہان وہ اس جواب کو واپس لین۔ اور بجاے اسکے یہ جواب دین کہ اسوقت نبی تو کوئی ہو نہین سکتا۔ اس وقت کے علما مشابہ انبیا ہین تو اس جواب کے ساتھ وہ حدیث بخوبی چسپان ہو سکتی ہے۔ آیندہ آپ کو اختیار ہے۔ جس مقام مین چاہین اس حدیث کو درج کرا دین۔ حافظ صاحب اپنے قلم سے اس حدیث کو درج نکر سکے۔ اور اپنی نوکری پر چلے گئے۔ پہر خاکسار نے ڈاک کے ذریعہ وہ کاغذ بہیجا مین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خاکسار ۔ (۲۰) لفظ عیسیٰ بن مریم اور دجال کے اصلی معنی (جسکی تاویل محتاج دلیل ہو) آنحضرت صلعم اور صحابہ و تابعین کے زمانہ مین اسوقت تک کیا سمجھے گئے

حکیم صاحب ۔ مجھے تمام لوگون کے کل اقوال کی خبر نہین ۔

خاکسار ۔ (۲۱) مین نے نہ تمام لوگون کے اقوال پوچھے ہین ۔ نہ کل اقوال ۔ جن لوگون کے اقوال پر آپ کو اطلاع ہے ۔ انکا کیا خیال تھا ۔

حکیم صاحب ۔ ابن مریم سے قرآن مین عیسیٰ نبی اللہ اسرائیلی مراد ہے ۔ اور دجال کی بنسبت مختلف خیال ہین ۔ ابن صیاد کو حضرت عمر رضؓ دجال سمجھتے اور اس پر قسم کھاتے تھے ۔

خاکسار ۔ (۲۲) احادیث نبویہ مین جو ابن مریم کا لفظ وارد ہے اس کے معنے صحابہ و تابعین و غیرہ مسلمین نے جہانتک آپکو علم ہے کیا سمجھے ہین ۔ اور دجال کی بنسبت

بقیہ نوٹ صفحہ ۳۶

اصول و سوالات درج تھے انکے پاس بھیجدیا اور ان کو اختیار دیا کہ جہان چاہین ۔ اس حدیث کو درج کردین ۔ اُنہون نے وہان سے بھی اس کاغذ کو بلا تصرف و تبدل واپس کیا ۔ اور کہین اسحدیث کو درج نفرمایا ۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اُنہون نے بھی کہین اسکا مساغ نہ پایا ۔

ہم اب بھی حکیم صاحب کو اختیار دیتے ہین ۔ کہ جہان چاہین اسحدیث کو بہ حسبان کردین (اگر گنجایش پاوین ۔ ہمارے نزدیک تو یہ حدیث تب ہی انکی متمسک ہو سکتی ہے ۔ جبکہ وہ اس جواب کو بدلدین ۔ اور یہہ جواب دین ۔ کہ اب نبی کوئی نہین ہو سکتا ۔ علمار امت محمدیہ انبیار بنی اسرائیل کے مشابہہ ہین ۔

۵ اسمین ایک دھوکا ہے ۔ جس کا بیان بار بار تتمہ جواب نمبری ۱۴ مین عنقریب آئیگا ۔ انشاءاللہ تعالےٰ ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو آپنے اختلاف بیان کیا ہے۔ اسکی ایک شق آپنے بیان کی ہے دوسری نہین کی۔
اب بیان فرمادین کہ سوائے ابن صیاد کی بہی صحابہ و تابعین نے کیسکو دجال سمجہا ہے۔

حکیم صاحب۔ مجہے یاد نہین کہ سوائے ابن صیاد کے کیسکو دجال کہا گیا ہو اور ابن مریم کے ساتہ کسی نے جہانتک مجہے یاد ہے اسرائیلی کی قید نہین لگائی۔

خاکسار۔ (۲۳) آنحضرت صلعم کے وقت مین ابن مریم کا لفظ قرآن مین اور پہر آنحضرت کے کلام مین اور عام لوگون کی کلام مین جب کبہی بولا جاتا تہا تو اس لفظ کے اصل معنے کیا سمجہے جاتے تہے آیا وہی حضرت عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی یا کوئی اور معنے بہی کسی کے خیال مین آئے تہے۔

حکیم صاحب۔ قرآن شریف مین جہان ابن مریم آیا ہے وہان تو وہی عیسے ابن مریم سمجہے جاتے تہے۔ اور احادیث مین جو ابن مریم بولا گیا تہا اسکی تصریح صحابہ کی جانب سے مینے نہین دیکہی کہ آیا وہ اسکو مثیل ابن مریم سمجہتے تہے۔ یا واقعی نبی اللہ بنی اسرائیل مراد لیتے تہے۔

خاکسار۔ (۲۴) آٹہوین اصول مین آپ تسلیم کرچکے ہین کہ احادیث اور قرآن کے اصلی معنے ————

جواب نمبری ۲۴۔ اس حد تک پہنچا تہا کہ حکیم صاحب مجلس سے رخصت کے خواستگار ہوئے۔ اس وقت جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب پروفیسر عربی کالج لاہور نے فرمایا کہ ان اصول وسوالات وجوابات پر فریقین کے دستخط ثبت ہونے چاہئین۔ وبناء علیہ وہ اصول وسوالات وجوابات اس مجلس مین اول سے آخر تک لفظ بلفظ پڑہے گئے۔ پہر حکیم صاحب نے اسکو اپنے ہاتہ مین لیکر ملاحظہ فرماکر تسلیم کیا۔ اور پہلے انپر اپنا دستخط ثبت کرنا چاہا مگر پہر فرمایا کہ یہہ دوسرے کاغذ پر صاف ہوجائینگے تو اوس پر دستخط کرونگا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور یہ کہکر آپ مجلس سے کہڑے ہوگئے اور دوسری جگہہ کہانا کہا کر اپنے آقا راجہ صاحب کے پاس چلے گئے - ان کے بعد اکثر اراکان مجلس اپنے اپنے مکانات کو تشریف لیگئے صرف خاکسار اور جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب اور چند دیگر احباب تقریباً ایک گھنٹہ تک وہان ٹہیرے - اور ان اصول و سوالات و جوابات کی دو نقلین کرا کے اصل سے انکا مقابلہ کرتے رہے - اس کے بعد ہم بہی وہان سے مرخص ہوئے - اور ان دو نقلون مین سے ایک نقل پر خاکسار نے اپنے دستخط ثبت کر کے حکیم صاحب کا دستخط ثبت کرانے کی غرض سے اسکو حافظ جی کی سپرد کیا - اور یہہ کہدیا کہ جسوقت حکیم صاحب واپس آئین اور مباحثہ پورا کرنا چاہین اسوقت آپ ہم لوگون کو بہی طلب کرین -

تہوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب اس مکان مین واپس لیگئے تو آپنے اس صاف شدہ نقل کو ملاحظہ فرمایا - اور مطابق اصل پا کر اسپر دستخط کرنا چاہا - مگر بیان کیا جاتا ہے کہ حافظ محمد یوسف صاحب نے انکو دستخط کرنیسے روک دیا - جسکی وجہہ ہم عنقریب بیان کرین گے انشاء اللہ تعالےٰ +

اس نقل مین حکیم صاحب نے اسقدر اضافہ کرنا چاہا کہ جواب نمبری (۱۸ یا ۱۹) مین کہین پر حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کو درج کیا جائے - جسکو حافظ صاحب نے منظور کرلیا - اور دوسرے دن کاغذ واپس دینے کے وقت اسکی تعمیل کے لئے مجہے مامور کیا - خاکسار اس وجہ سے جو حاشیہ (علہ) صفحہ (۲۹) مین عرض کرچکا ہے اسکو قبول نکرسکا -

اسدن بارہ بجے دن سے رات کے چار بجے تک حکیم صاحب لاہور مین رہے اور اپنے پیر کے بعض نئے حواریون کو (جنمین حافظ محمد یوسف صاحب و منشی الٰہی بخش صاحب شامل و حاضر تہے) حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی پر چڑہائے جانے اور ہڈی نہ توڑنے کے سبب سولی سے زندہ اتر آنے اور پہر اپنی موت سے وفات پانے کا حال جیسا کہ سرسید احمد خان صاحب کی تفسیر مین درج ہے سناتے رہے - مگر خاکسار سے مباحثہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنیکا حرف زبان پہ نہ لائے۔ بلکہ باوجودیکہ میان رجب الدین و میان محمد چھٹو صاحب نے انگوٹھا دکھایا اور مباحثہ پر آمادہ کیا مگر وہ اپنے کمان افسر حافظ محمد یوسف صاحب کی ماتحتی اور پیران کی غیر حاضری کے عذر سے اس مباحثہ سے جان بچاتے رہے۔ اور اُدھر حافظ صاحب جو مباحثہ سے اُنکے جان بچانیکا ان کو شاید وعدہ دے چکے تھے کہین مفقود الخبر ہو گئے۔ اور مزید تفحص و تفتیش کے بعد منشی محمد بخش صاحب کے ان کے پاس پہنچنے پر رات کے بارہ بجے کے قریب وہ اس مکان مین آ گئے۔

اس وقت حکیم صاحب نے حافظ صاحب اور دیگر حاضرین و معتقدین سے یہہ عذر پیش کر کے کہ "جمون مین ہمارا بہت جلد جانا ضروری ہے اور در صورت توقف مسلمانون کا حرج عظیم متصور ہے۔ رخصت کے خواستگار ہوئے۔ حاضرین مجلس پیران کے اس عذر و تقریر کا ایسا اثر پڑا کہ انکو رخصت دینے کے سوا کچھ نہ سوجھا۔ پھر آپ نے ایک شب کے لئے لودھانہ جانے۔ اور وہان سے اسباب اہلبیت کو لانے کی ضرورت کو ظاہر کیا۔ اور ۵ اتاریخ کو پانچ بجے صبح کے لودھانہ کی طرف ہو گیا۔

وہان جا کر آپ کو جمون کا وہ ضروری کام بھول گیا۔ اور وہ عذر بھی آپ کے خیال سے جاتا رہا۔ وہان آپ نے ۱۸ اپریل تک قیام و آرام فرمایا۔ اور پھر ۱۹ اپریل کو لاہور پہنچکر جمون کی طرف مُنہہ کیا۔

ہملوگ جو حکیم صاحب کے شبینہ مشورہ اور دیرینہ ارادہ سے واقف نہ تھے ۱۴ اپریل کو تمام دن آپکے منتظر رہے رات ہوئی تو انکی یاد آوری اور طلبی سے مایوس ہو کر اس امر پر آمادہ ہو گئے۔ کہ علی الصباح بلا طلب و اجازت حکیم صاحب کے فرودگاہ پر دھاوا کرینگے اور بر طبق "تو وہان نہ مان مین تیرا مہمان" خود جا کر خواستگار اتمام مباحثہ ہونگے۔ یہہ سوچکر رات ہی کو رقعات اطلاعی و طلبی بنام شرکاء مجلس تحریر کئے جو نماز صبح کے بعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان لوگون کے مطالعہ مین آئے - ومنجملہ ان اصحاب واحباب جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب تو بعد نماز صبح اپنے مکان سے چل بھی پڑے تھے - اور بعض دیگر احباب کے رقعات متضمن وعدہ شمولیت پہنچ گئے تو ایک مخبر صاحب یہ منحوس خبر لائے کہ حکیم صاحب تو

ع خرجت مع البازی علیّ سواد - پر کار بند ہو کر کچھ رات رہتے یعنے ۵ بجے کے بعد لاہور کو چھوڑ گئے - یہ سنکر ان حضرات حاضرین شرکت مجلس کی خدمات مین اور قاصد روانہ کئے جوان کو اس تکلیف تشریف آوری سے روکین -

اسکے بعد جو کارروائی ہمنے کی اور طرف ثانی سے ہوئی اسکا بیان ہم پیچھے کرین گے اس سے پہلے ہم اس مباحثہ کے واقع ہونے - اور اس واقعہ کے صحیح ہونے اور ان سوالات وجوابات کے حکیم صاحب اور خاکسار کے مابین دائر ہونے پر اس مجلس کے ارکان واعیان کی جن کے نام نامی صفحہ (۱۷) مین ہم درج کر چکے ہین شہادت پیش کرتے ہین

جسکی وجہ یہہ ہے کہ ہمارے راستباز مسیح اور ان کے سچے حواری خاکسار[1] حکیم صاحب کے مباحثہ کرنے کا انکار کر چکے اور یہہ فرما چکے کہ "آپ کا تو درمیان قدم ہی نہ تھا" یعنے تو تو اس مجلس مین بطور وزیٹرون (تماشائیون) کے بلایا گیا تھا اور بات چیت جو ہوئی تھی سو حافظ محمد یوسف کی حکیم صاحب[2] مولوی عبدالرحمن صاحب سے ہوئی تھی - تو کون ہے کہ لہو لگا کر شہیدون مین داخل ہوتا ہے اور خود بخود مباحث ومباحث بن بیٹھا ہے -

ان تقریرات وبیانات صداقت آیات ان حضرات تقدس سمات سے (جو ضمیمہ پنجاب گزٹ ۲۵ اپریل ۱۸۹۱ء مین شائع ومشتہر ہو چکے ہین) ممکن بلکہ بظن غالب مظنون ہے کہ اصلی حقیقت سے ناواقفون پر برا اثر ہو - اور وہ ان بیانات پر اعتماد کر کے دعوے مباحثہ کو غلط سمجھین - لہذا ضرورت ہوئی کہ حضار مجلس سے ایسے اعیان کی

[1] یہ حضرت مسیح کا قول ہے آپکا [illegible] آپکے حواری کہہ رہے ہین - ضمیمہ سیالکوٹ گزٹ ۲۵ اپریل ملاحظہ ہو -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شہادت کو جنکی وجاہت اور صداقت مین ان حضرات کو جائے کلام نہو پیش کیا جائے
اسکے بعد جواب نمبری ۴ ۲ کا تتمہ درج کیا جائیگا۔
اسکے بعد عملی کارروائی فریقین کا بیان ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے

شہادت اعیان ارکان مجلس

جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب پروفیسر عربی کالج لاہور کی شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خاکسار اس گفتگو مین جو ۱۴ اپریل ۱۸۹۱ء کو منشی محمد امیر الدین صاحب کے مکان پر مابین جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب اور جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کی ہوئی تہی اول سے آخر تک حاضر تہا۔ خاکسار کے سامنے یہہ سوال وجواب مرقوم الصدر مابین مولوی صاحب اور حکیم صاحب ممدوحین کے ہوئی۔ آخری تقریر نمبری ۴ ۲ کے بیان مین جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے اصول ممہدہ مین سے اصل نمبری ۸ ۔ کا حوالہ دیا۔ اسپر خاکسار نے عرض کی کہ اس تمام تحریر پر جو ابتک ہوئی ہے فریقین کے دستخط ہو جانے مناسب ہین تاکہ حوالہ کے وقت کیسکو اپنے مسلمات سے اعتراض وانکار کی گنجایش نہ ہے خاکسار کی یہ گذارش متقبول ومنظور ہوئی۔ اسپر منشی محمد دین* صاحب نے جو یہہ سوال وجواب لکھتے جاتے تھے اول سے آخر تک تمام تقریر سنائی پہر جناب حکیم صاحب نے خود بھی اپنے ہاتھ مین لیکر اور اس تحریر کو پڑھکر فرمایا کہ اسکو صاف کر لینا چاہئے مین دستخط کر دونگا۔ اب منشی محمد امیر الدین صاحب اور حافظ محمد یوسف صاحب نے کسیقدر اصرار کے ساتھ جناب حکیم صاحب کو مجلس سے اُٹھا لیا

© rasailojaraid.com

* یہ سعادتمند نوجوان علیگڈہ کالج کی بی اے کلاس کے طالب علم ہین۔ اور لاہور کے باشندہ ہمارے عزیز تمیذ ہین۔ اوصلہ اللہ الی ما یتمناہ

© rasailojaraid.com

اور حکیم صاحب ان کی ہمراہ کہین تشریف لے گئے حکیم صاحب کے تشریف لیجانے کی بعد بہت سے اصحاب جن مین خاکسار بہی تہا تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے کیقدر زائد دیر تک اس مجلس مین حاضر رہے جب اس اثنا مین حکیم صاحب واپس تشریف نہ لائے تو خاکسار جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سے رخصت ہوکر اور یہ عرض کرکے چلا آیا کہ پہر گفتگو کے وقت سے آپ مجھے اطلاع دیجئے گا مین انشاء اللہ حاضر ہوجاؤنگا۔ چنانچہ مین اس روز تمام دن منتظر رہا۔ ۱۵ اپریل ۱۸۹۱ء کو صبح کے وقت مولوی صاحب ممدوح کی طرف سے ایک رقعہ اس مضمون کا خاکسار کے پاس آیا کہ حکیم صاحب نے تو مباحثہ کے لئے ہمین بلایا مگر ہم چاہتے ہین کہ خود وہان جائین اور ان سے مباحثہ پورا کرنے کی درخواست کرین لہذا آپ تشریف لے آوین حسب وعدہ آپ کو مطلع کیا گیا۔ چنانچہ خاکسار یہ رقعہ دیکہنے کی بعد مکان سے چلا۔ اثناے راہ مین مولوی صاحب ممدوح کا ایک اور آدمی ملا جس نے مولوی صاحب کیطرف سے بیان کیا کہ اب آپ تکلیف نکرین۔ حکیم صاحب رات کے پانچ بجے لودہانہ چلے گئے۔ یہ پیام سنکر خاکسار راستہ سے واپس چلا آیا

العبد۔ محمد عبد اللہ عفی اللہ عنہ۔ اول مدرس عربی اورئینٹل کالج لاہور

جناب خان بہادر فقیر سید جمال الدین صاحب رئیس و آنریری اسسٹنٹ کمشنر لاہور کی شہادت

جب راقم وہان گیا تو اس وقت حکیم صاحب اور مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کے مابین سوال وجواب ہو رہے تھے۔ اور راقم کے سامنے اخیر مین یہ سوالات وجوابات پڑہے گئے تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ صاف ہو جاوین تو پہر دستخط کرونگا۔ پہر حکیم صاحب کسی ضرورت کے واسطے تشریف لے گئے۔

راقم۔ فقیر جمال الدین عفی عنہ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جناب اخی مکرمی شیخ خدا بخش صاحب جج عدالت خفیفہ لاہور کی شہادت

۱۴ اپریل ۱۸۹۱ء کو مین مولوی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی اور فقیر جمال الدین صاحب کے بعد اس مجلس مین گیا تھا نہ اس خیال سے کہ مین مناظرہ مین شامل ہون بلکہ مناظرہ کا مجکو علم بہی نہ تہا مین وہان مولوی نور الدین صاحب کے ساتھ کسی جگہہ جانے کے لئے کسی اور معاملہ دنیاوی کیخاطر گیا تھا کہ وہ وقت مولوی نور الدین صاحب نے میرے ساتھ کہین جانے کیلئے مقرر کیا ہوا تہا۔ بہرحال مین نے گفتگو ما بین مولوی محمد حسین صاحب و مولوی نور الدین صاحب ہوتی سنی آخرکار تنگی وقت کے سبب مولوی نور الدین کو بعض انکے احباب نے اٹھا لیا اور گفتگو مذہبی کے واسطے آیندہ کیلئے التوا کرنا پڑا۔

پہر ۱۷ اپریل ۱۸۹۱ء کو لودہانہ سے میرے نام خط مولوی نور الدین صاحب کا آیا جسکا مضمون یہ تہا کہ مولوی محمد حسین صاحب کی خبر تار برقی لودہانہ مین بنام مرزا غلام احمد صاحب پہنچی ہے کہ مولوی نور الدین صاحب جو بحث شروع کر کے بہاگ گیا ہے اسکو واپس کرو ورنہ شکست یافتہ سمجہے جاؤ گے۔ مولوی نور الدین نے مجکو لکہا کہ عام جلسہ کا انتظام ہو تو مع مرزا صاحب کے لاہور وہ پہنچین اور مجکو نیز ایما رہا کہ مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت مین عرض کیجاوے کہ ۱۴ اپریل کو قریب ۱۰ بجے دن کے جو انکو یکبخت جانا پڑا وہ ایسا ضروری امر تہا میری راے مین ۱۰ بجے جو مولوی نور الدین نے گفتگو ختم کی اسمین ضرورت واقعی تہی۔ بعد وصول رقعہ مولوی نور الدین کے منشی عبد الحق صاحب کے ساتھ بخدمت مولوی محمد حسین صاحب چپراسی روانہ کیا اور عبد الحق صاحب نے بخدمت مولوی محمد حسین صاحب خط مرزا غلام احمد صاحب کا پیش کیا۔ آخر ۱۷ اپریل ۱۸۹۱ء کو منشی عبد الحق صاحب نے مجکو لکہا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے بجواب خط مرزا صاحب لکہدیا ہے کہ بعد مطالعہ کتاب ازالہ اوہام بحث کیواسطے تاریخ مقرر کرین گے۔ الغرض ۱۰ بجے تک ۱۴ اپریل ۱۸۹۱ء کو گفتگو جو ہر دو

سلہ یہ ہمارے پرانے دو [illegible] نمبری (۲۰۰) مین منقول ہو گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحبان کی ہوتی ہین نے سنی۔ آخر کار سوالات وجوابات میرے سامنے بمواجہ ہر دو فریق پڑہے گئے اور انکو صحیح مانا گیا۔ مگر مولوی نورالدین صاحب نے کہا کہ بعد صفائی کے دستخط کرین گے :۔

یکم مئی۔ احقر خدا بخش۔

عزیزم مولوی عبدالعزیز صاحب ملازم سررشتہ تعلیم و رکن انجمن حمایت اسلام کی شہادت

مین اس جلسے مین اول سے آخر تک موجود تہا اور جسقدر واقعہ مولوی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی نے تحریر فرمایا ہے میرا اس کے ساتھ کلی اتفاق ہے

عبدالعزیز۔ ۲۔ مئی ۱۸۹۱ء

صادق القول حضرت مسیح اور انکے راستباز حواری۔ ان شہادات کو عبرت سے پڑہین اور تہوڑی دیر کے لئے اپنے اپنے گریبانون مین منہہ ڈالین۔ پہر خوف آخرت و ننگ دنیا کو پیش نظر رکہکر انصاف سے کہین کہ اس واقعہ کے بیان مین کون سچا ہے اور کون جہوٹا۔

ان شہادتون کو وہ صادق اور کافی نہ سمجہین تو ان اعیان سے یا ان کے برابر صادق القول اور وجیہہ اشخاص کی شہادت سے یہ ثابت کرین کہ یہ مباحثہ حافظ محمد یوسف صاحب اور حکیم صاحب یا مولوی عبدالرحمن صاحب کے مابین ہوا تہا۔ اور ان سوالات وجوابات کا سلسلہ انہی حضرات مین جاری تھا۔ ابوسعید محمد حسین ایک گوشہ مین وزیٹرون کی لائن مین چپ چاپ بیٹھا تھا۔

ایسے اعیان انکو شہادت کے لئے میسر نہ آئین تو اپنی ہی حامیون اور تسلی یافتہ حواریون مین سے جن کے نام ضمیمہ پنجاب گزٹ ۲۵۔ اپریل مین مشتہر کر چکے ہین تین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشخاص حافظ محمد یوسف صاحب منشی الٰہی بخش صاحب منشی عبدالحق صاحب سے اس مضمون کی شہادت دلوادین مگیان کی شہادت ہم حلف سے لین گے اور خاص مجلس مین جن الفاظ سے چاہین گے یہ مضمون کہلوائین گے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان حضرات مین ایسے لوگ بہی ہین جو فقرہ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" پر عمل کرکے تاویل و توریہ کے ساتھ تہوڑا سا جہوٹھ بولنا بہی جائز سمجہتے ہین۔ ہم اُن سے ایسے الفاظ سے حلفی شہادت لین گے جنمین وہ تاویل و توریہ نکر سکین گے۔ اور پہلے انکو یہ مسئلہ سمجہا دین گے کہ حلف مین توریہ جائز نہین ہے وہ دوسرے کی نیت پر واقع ہوتی ہے*

تتمۂ جواب نمبری ۲۱

(اس جواب کے شروع (ایک سطر) کا اعادہ کر کی جواب پورا کیا جاتا ہی)

آٹہوین اصل (یا محاورہ عام کے مطابق اصول) مین۔ آپ (حکیم صاحب) تسلیم کر چکے ہین کہ احادیث و قرآن کے اصلی معنے (یعنے حقیقی) بلا دلیل قوی ترک کرنا اور اس کے مجازی معنے بلاوجہ قوی مراد لینا جائز نہین ہے۔ اور امید ہے کہ صحابہ کو آپ اس قاعدہ سے ناواقف یا دیدہ و دانستہ اسکے مخالف قرار دین گے کیونکہ وہ لوگ سب سے اور اسوقت کے تمام لوگون سے افقہ و اورع تھے اور محاورات عرب اور خطابات بید العجم والعرب سے بخوبی واقف تھے۔ اور اصول صحیحہ کے پابند۔

اور جواب نمبری ۲۳ مین۔ آپ تسلیم کر چکے ہین۔ کہ یہ لفظ (مسیح یا ابن مریم) ت مین آیا تو صحابہ نے اس سے حضرت عیسے نبی اللہ کو مراد سمجہا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس لفظ کے اصلی معنے یہی (عیسے نبی اللہ) ہین۔ یہ معنی اصلی نہوتے تو قرآن مین ں لفظ سے یہ مراد نہ سمجہتے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان دونوں مقدمات مسلمہ جناب کو ملانے سے صاف اور قطعی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ لفظ حدیث مین وارد ہوا تو وہان بھی صحابہ نے اس لفظ سے حضرت عیسی نبی اللہ کو مراد سمجھا۔ خصوصاً ایسی حالت مین کہ ان (صحابہ) سے اس کے برخلاف اس لفظ سے مثیل مسیح یا اور معنے مجازی مراد سمجھنا ابتک ثابت نہین ہوا۔ جسکا آپنے بھی جواب نمبری ۲۳ مین اعتراف کر لیا ہے۔ اس قطعی نتیجہ کے ابطال و مقابلہ مین اگر آپ یہہ کہین کہ قرآن مین اس لفظ کے نازل ہونے کے وقت تو اسکے اصلی معنے حضرت عیسی نبی اللہ تھے۔ مگر حدیث مین اس لفظ کے استعمال کئے جانے کے وقت وہ معنی اصلی نہ رہے ہے۔ یا یہہ کہین کہ آنحضرت کے اصحاب اصلی معنے کو بلا وجہ ترک کرنے کے عدم جواز سے واقف نہ تھے۔ یا وہ باوجود واقفیت اس قاعدہ صحیحہ کے پابند نہ تھے۔ تو آپ کی بات کا کوئی جواب نہین ہے

انیست جوابت کہ جوابت ندہم ٭

(لطیفہ اعتراضیہ)

جواب نمبری (۲۱ و ۲۳) مین تو حکیم صاحب نے مسیح ابن مریم کے لفظ کا قرآن مین وارد ہونا تسلیم کر لیا تھا۔ مگر آپنے پرائیویٹ جلسون مین جنمین آپ نئے حواریون کو حضرت مسیح علیہ السلام کا سولی دیا جانا۔ اور پھر اپنی موت سے فوت ہو جانا تلقین فرماتے رہتے تھے۔ اس لفظ کے قرآن مین وارد ہونے سے انکار کیا تھا۔ اور صاف فرما دیا کہ مولوی صاحب (خاکسار کو کہتے ہین) سخت غلطی کرتے ہین کہ بار بار اس لفظ کے قرآن مین وارد ہونے پر زور دے رہے ہین۔

آپکے اس انکار کو ان حواریون نے مان لیا۔ اور ایک مولوی حافظ بھی (جو عقل و فہم کا بھی حافظ ہے) آپ کے اس انکار کا مصدق ہوا۔ دوسرے دن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تذکرہ خاکسار کے پاس میاں رجب الدین صاحب اور خواجہ محمد دین صاحب نے کیا تو خاکسار نے اُسیوقت قرآن سے ایسی آیات کا نشان دیا جنمین یہ لفظ وارد ہے۔ پھر مجمع عام و عظ جمعہ مین اُن آیات* قرآنیہ کو پڑھکر سُنا دیا۔ ہمکو ان حواریون کے زود اعتقادی پر افسوس نہین ہے۔ کیونکہ وہ لوگ قرآن سے ماہر نہین۔ اور بعضے تو بالکل ان پڑھ ہین جو قرآن کا ایک حرف پڑھ نہین سکتے۔ افسوس ہے تو حکیم صاحب پر ہے جنہون نے اس انکار مین غضب ڈہایا۔ اسمین آپنے دیدہ و دانستہ نئے حواریون کو دہوکہ دیا تو محل افسوس ہے اور اگر یہ انکار ناواقفی پر مبنی ہے تو پہر آپکا دعوے قرآن دانی محل تعجب ہے۔ اور یہ آپکے اس دعوی الہام تبیین (تبنین لک) جسکو آپ لودہانہ کے ایک مولویصاحب ظاہر کر چکے ہین) کو غلط قرا[ر] دجال کے متعلق جو آپنے جواب دیا ہے۔ اسمین آپنے دجل سے جو دجال کا مادہ (روٹ) ہے۔ خوب ہی کام لیا اور حق و باطل کو خلط ملط کر دیا ہے۔

جواب نمبری (۲۱) مین آپنے اس لفظ کی مراد مین اختلاف ظاہر کیا ہے اور اس اختلاف کے ایک شق کو کہ حضرت عمر ابن صیاد کو دجال کہتے اور اسپر قسم کہاتے تہے بیان کیا۔ پہر جب سوال نمبری (۲۲) مین دوسرے شق اختلاف کے بیان کا آپسے مطالبہ ہوا تو آپنے یہہ کہدیا کہ مجہے یاد نہین کہ سوا ابن صیاد کسیکو دجال کہا گیا ہو۔ اس سے آپنے یہہ جتایا کہ دجال سے صرف ابن صیاد بالاتفاق مراد ہے۔ اور ہمارے یاد مین اس مراد کا کوئی مخالف نہین۔ ان جوابات مین آپنے کئی وجہ سے دجل (حق باطل

*قرآن مجید مین کئی جگہہ لفظ المسیح[۱] عیسے[۲] ابن مریم[۳] وارد ہے (دیکھو آل عمران ع ۵۔ النساء ع ۲۲۔ وغیرہ)۔
" کئی جگہہ لفظ المسیح[۱] ابن مریم[۳]۔ (دیکھو مائدہ ع ۳ و ۱۰۔ التوبہ ع ۵۔ وغیرہ)۔
" کئی جگہہ لفظ عیسی[۲] ابن مریم[۳] ہے (دیکھو بقرہ ع ۱۱۔ مائدہ ع ۱۱۔ سورہ مریم ع ۲۔ وغیرہ)
" کئی جگہہ صرف ابن مریم[۳] ہے (دیکھو زخرف ع ۶۔ المومنون ع ۳ وغیرہ)۔
ان مقامات کے دیکہکر وہ مولوی حافظ جنہون نے حکیم صاحب کے انکار کی تصدیق کی۔
تہی شرمندہ نہ ہون تو تعجب ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا خلط) اختیار کیا

وجہ اول یہ کہ حضرت عمر فاروق کا ابن صیاد* کو دجال کہنا ہی معنے نہین رکہتا کہ وہ آپ کے نزدیک دجال موعود تہا۔ کیونکہ جائز نہین کہ آپ نے اسکو منجملہ اُن تیس دجالون کے جن کی پیدا ہونے کی خبر حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم مین (جو حاشیہ مین منقول ہے) آئی ہے شمار کیا ہو۔ ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین بعض علما سے نقل کیا ہے کہ شاید حضرت عمر کے اس قول سے یہہ مراد ہو کہ ابن صیاد ان دجالون مین سے ہے جو نبوت کا دعوے کرین گے۔ اور لوگون کو بہکاوین گے۔ اور ان کے دین کو گڈمڈ کردین گے۔ (چنانچہ ہمارے زمانہ مین ایسے لوگ بہت نظر آرہے ہین) نہ یہہ کہ وہ مسیح دجال موعود ہے"۔

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ (مسلم صفحہ ۳۹۷)

قیل لعل عمر اراد بذلک ان ابن الصیاد من الدجالین الذین یخرجون فیدعون النبوۃ او یضلون الناس و یلبسون الامر علیہم لا انہ المسیح الدجال (مرقاۃ حاشیہ مشکوۃ صفحہ ۴۷۹)

اس وجہ سے معاملہ دجال و ابن صیاد کے متعلق آپ کا ایک مغالطہ ثابت ہوا

وجہ دوم یہ کہ فرض کیا اور مان لیا کہ حضرت عمر کا یہی خیال تھا کہ ابن صیاد

* ابن صیاد مدینہ کا یہودی تہا۔ آنحضرت صلعم کے وقت مین اُس نے نبوت کا دعوے کیا تہا۔ اور اس مین بعض ایسی عجیب باتین موجود تہین جو دجال مین ہونگی۔ پہر وہ مسلمان ہوگیا اور اس نے حج بہی کیا۔ اسکے مسلمان یا دجال ہونے مین صحابہ کا اختلاف رہا۔ (جسکا بیان 3 سوم مین ہوگا) اور اسکی عجیب باتون کا بیان ریویو مین ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وہی دجال موعود تہا۔ مگر جب اُس فرضی خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو روک دیا۔ اور صاف فرما دیا (چنانچہ بخاری و مسلم مین آیا ہے) کہ (اے فاروق) یہ (ابن صیاد) وہی (دجال موعود) ہے۔ تو تجہے اسکے قتل پر تسلط نہوگا کیونکہ اسکا قاتل حضرت عیسی بن مریم ہوگا۔ اور اگر یہہ اور دجال ہے تو اُسکا قتل کرنا اچہا نہین ہے کیونکہ یہہ ذمی (عہدی) ہے جنکا قتل کرنا جائز نہین تو پہر کیونکر ممکن تہا کہ حضرت عمر کا وہ فرضی خیال قائم رہتا۔ ؟ کیا یہ امر ممکن۔ اور بلحاظ

> فقال عمر بن الخطاب۔ ذرنی یارسول اللہ اضرب عنقہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکنہ فلن تسلط علیہ وان لم یکنہ فلا خیر لک فی قتلہ (مسلم ص ۳۹۸)
>
> فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکن ہو فلست صاحبہ انما صاحبہ عیسی بن مریم والا یکن ہو فلیس لک ان تقتل رجلا من اہل العہد (مشکوٰۃ ص ۴۷۹)

کمال حضرت عمر کے اتباع و اتقاء مین جائز ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو دجال موعود کی نسبت یہ خبر دین کہ وہ حضرت عیسے بن مریم کے ہاتھ سے قتل کیا جائیگا اور پہر حضرت عمر اسی کو دجال موعود سمجہین۔ ہرگز نہین۔

آپنے قول فاروقی کے یہ معنے جتا کر اور اسکے مخالف قول نبوی سے چشم پوشی کر کے مسلمانون کو سخت دہوکا دیا ہے۔ اور اسمین دجل سے خوب کام لیا ہے۔

وجہ سوم۔ سلف صحابہ مین جو اختلاف تہا۔ وہ ابن صیاد کے باب مین مین تہا۔ کہ آیا وہ دجال ہے یا نہین نہ دجال موعود کے باب مین (جسکی علامات و خواص صحیح حدیثون مین یہ آئے ہین کہ وہ مردہ کو زندہ کرے گا (۲) اسکے ساتھ دوزخ و بہشت ہوگا۔ (۳) اسکی پیشانی پر ک۔ ف۔ ر۔ یعنے کافر مکتوب ہوگا۔ (۴) عیسے علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جائیگا وغیرہ وغیرہ۔ (جن کی تشریح ہو چکی ہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہو گی) کہ آیا وہ بجز ابن صیاد کوئی اور شخص ہے یا نہیں۔ امام نووی نے شرح مسلم میں
کہا ہے کہ امام ابو سلیمان خطابی نے فرمایا کہ ابن صیاد کے باب میں جب وہ بڑا ہوا سلف

قال الخطابي واختلف السلف في امره بعد كبره فروي عنه انه تاب من ذلك القول ومات بالمدينة وانهم لما ارادوا الصلوة عليه كشفوا عن وجهه حتى راه الناس وقيل لهم اشهدوا وقال وكان ابن عمر وجابر فيما روي عنهما يحلفان ان ابن صياد هو الدجال لا يشكان فيه فقيل لجابر انه اسلم فقال وان اسلم فقيل انه دخل مكة وكان في المدينة فقال وان دخل (مسلم ص ۳۹۷)

کا اختلاف ہے ایک یہہ روایت ہے کہ وہ اپنے کفریات سے تائب و مسلمان ہوا اور مدینہ میں فوت ہوا۔ اور اسکی نماز جنازہ پڑہی گئی تو اسکا مُنہہ کہولکر لوگوں کو دکہایا گیا اور ابن عمر و جابر قسم کہا کر فرماتے ہیں کہ ابن صیاد دجال ہے۔"

اور یہ اختلاف صحابہ یا تابعین کا ہمنے کہیں نہیں دیکہا کہ دجال جس کے خواص و علامات مذکور حدیث میں آئی ہیں وہ بجز ابن صیاد کوئی نہیں ہے۔

حکیم صاحب نے اس (اول) اختلاف کو یہ (دوم) اختلاف قرار دیا اور دجل اختیار کر کے مسلمانوں کو دہوکے میں ڈالا۔ آپ سچے ہیں تو کم سے کم ایک صحابی یا ایک تابعی سے نقل صحیح یہ ثابت کر دکہائیں۔ کہ ابن صیاد کے سوا کوئی دجال نہیں جسمیں علامات مذکورہ کتب حدیث پائی جائینگی۔ حضرت عمرؓ و ابن عمر و جابر کے اقوال کو اپنے خیال کی تائید میں پیش کریں گے۔ تو سخت پچہتائیں گے۔ اُن سے آپ یہہ نفی ثابت نکر سکینگے۔

بالجملہ دجال کے متعلق جو کچہہ آپنے کہا ہے اسمیں دجل سے پورا کام لیا ہے اور حق کو باطل سے ملا دیا ہے اور حق یہ ہے کہ دجال موعود اور اسکی صفات موجودہ کتب حدیث کسی اختلاف کا محل نہیں گو بعض صحابہ نے دجال کی بعض صفات کا محل ابن صیاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو بہی بنایا۔ اور اسکو منجملہ دجاجلہ شمار کیا ہے۔

مباحثہ سے پچہلی کارروائی

حکیم صاحب مباحثہ چہوڑ کر لودہانہ چلے گئے تو خاکسار نے دوسرے دن اسپر اطلاع پاکر حافظ محمد یوسف صاحب اور میان رجب الدین صاحب کو بلایا اور اُن سے سبب تشریف بری حکیم صاحب دریافت کیا۔

حافظ صاحب نے بیان کیا کہ حکیم صاحب کو جمون مین جلد جانا فروری تہا۔ وہ جلد نہ جلتے تو مسلمانون کا سخت حرج ہوتا۔ اس لئے ہمنے اُن کو مرخص کیا۔ اور کہا کہ کاغذ اصول و جوابات پر حکیم صاحب نے دستخط کرنا چاہا تہا۔ ولیکن ہمنے انکو دستخط کرنے سے روک دیا۔ اور کہا کہ حکیم صاحب تو یہ بہی خوف کرتے تہے کہ اگر مین بلا اتمام مباحثہ چلا جاؤن گا۔ تو مولوی جی (ابو سعید محمد حسین) کہین گے کہ وہ شخص بہاگ گیا مگر ہمنے اس خوف سے انکو مطمئن کر دیا۔ اور یہہ کہدیا ہے کہ جو الزام وہ آپ پر لگائینگے وہ ہم اپنے ذمہ لین گے۔ آپ اس الزام سے بری سمجہے جائین گے۔

پہر حافظ صاحب نے اپنے بیان کی تصدیق میان رجب الدین صاحب اور خواجہ محمد دین صاحب سے کہ وہ بہی ان کے ساتہ آئے تہے کرا دی۔ اور خاکسار سے یہہ درخواست کی کہ آپ حکیم صاحب کی اس کارروائی پر جو کہنا چاہتے ہین ہمکو کہین۔ حکیم صاحب پر کوئی الزام عائد نکرین۔

مین نے اسکے جواب مین حافظ جی سے کہا کہ آپ جو کہتے ہین اور جو آئندہ کرنا چاہتے ہین وہ صرف آپ کی دوست پروری اور پردہ پوشی ہے۔ آپنے جب حکیم صاحب کو دیکہا کہ وہ ان اصول و جوابات کے تسلیم سے بے دست و پا ہو گئے ہین۔ لہذا اب وہ مباحثہ کے لئے مجلس مین آئین گے تو الزام کہائین گے۔ اور خفت اٹہائین گے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو یہ امر آپ پر نہایت شاق گذرا اور دوستی کے اور حکیم صاحب اس مروت کے کہ وہ آپ کے کہنے سے مباحثہ کے لئے مستعد ہوئے مخالف معلوم ہوا۔ لہذا آپنے اس کاغذ پر انکا دستخط ہونے دیا۔ اور انکو یہہ وعدہ دیکر کہ ہزیمت کا الزام ہم اپنے ذمے لیں گے۔ اُن کو بھاگ جانیکا مشورہ دیا۔ مگر آپ کی اس کارروائی سے حکیم صاحب الزام ہزیمت سے بری نہیں ہوسکتے اگرچہ وہ آپ ہی کے کہنے سے خاکسار کے مخاطب و مناظر ہوئے تھے۔ مگر آخر مخاطب ہوئے اور مناظر بن گئے۔ لہذا اُن کا فرض تہا کہ وہ جاتے ہوئے خاکسار سے اجازت لیتے۔ یا کم از کم یہہ اطلاع دیتے کہ ہمنے صرف حافظ جی کے کہنے سے آپ سے مناظرہ شروع کیا تہا۔ اب ہم حافظ جی کے حکم یا اجازت سے اس مناظرہ کو موقوف کر کے لودہانہ جاتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنا یہہ فرض ادا نہیں کیا۔ تو ہم اُنکا تعاقب نہ چھوڑیں گے۔ اور اُن کے نام تار دیکر انکو اتمام مباحثہ کے لئے بلائیں گے۔ جسپر ہمنے ۱۵ اپریل کو ۱ بجے دن کے مرزا غلام احمد کے نام مضمون کا ٹیلیگرام (تار خبر) دیا۔

۱۵- اپریل ۱۸۹۱ء

تمہارے ڈیسائیپل (حواری) نورالدین نے مباحثہ شروع کیا اور بھاگ گیا۔
اُسکو واپس کریں یا خود آویں ورنہ یہہ متصور ہوگا کہ آپنے شکست کہائی۔"

اس تار کی جواب میں ہمارے مقدس اور شیر بہادر مناظر مرزا صاحب سے یہ نہو سکا کہ فوراً تار کے ذریعہ مجلس مناظرہ میں حاضر ہو جانیکا وعدہ دیتے۔ بلکہ دوسرے دن ۱۶ اپریل کو ۵ بجے ۵ کی ٹرین میں ایک آدمی کے ہاتھ اس تار کے جواب میں اپنا خط ذیل روانہ کیا جو ۱۷ اپریل کو ہمکو ملا۔ اس خط میں پہلے مباحثہ کو آپنے کان لم یکن (گویا کہ وہ ہوا ہی نہ تہا۔) ٹہیرایا۔ اور نئے مباحثہ کے لئے ایسی فاسد شرائط کو پیش کیا۔ جن سے مناظرہ کا وجود میں آنا محال تھا۔ اُن شروط کو گویا اُنہوں نے سپر بنایا۔ اور ان کے ذریعہ سے اپنے آپ کو اور اپنے حواری کو مباحثہ سے بچالیا۔ وہ خط یہہ ہے :-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۱۶-اپریل ۱۸۹۱ء لودہانہ اقبال گنج

نمبر ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی - از عاید باللہ الصمد غلام احمد - عافاہ اللہ وایّد - بخدمت اخویم مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کا تار جسمین یہ لکھا تہا کہ تمہارے وکیل بہاگ گئے - انکو لوٹاؤ - یا آپ آؤ - ورنہ شکست یافتہ سمجھے جاؤ گے - پہنچا - اے عزیز[۹۰] شکست اور فتح خداتعالے کے ہاتھ مین ہے - جسکو چاہتا ہے فتحمند کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے شکست دیتا ہے - کون جانتا ہے کہ واقعی طور پر فتحمند کون ہونے والا ہے اور شکست کہانے والا کون ہے جو آسمان پر قرار پا گیا ہے - وہی زمین پر ہوگا گو دیر سے سہی - لیکن اس عاجز کو تعجب ہے کہ آپنے کیونکر یہہ گمان کر لیا کہ جبتی فی اللہ - مولوی حکیم نورالدین صاحب آپ سے بہاگ کر چلے آئے - آپنے انکو کب بلایا[۹۱] تھا کہ تا وہ آپ سے اجازت مانگ کر آتے - اصل بات تو اسقدر ہی تہی کہ حافظ محمد یوسف صاحب نے مولوی صاحب ممدوح کی خدمت مین خط لکھا تہا - کہ مولوی عبدالرحمن[۹۲] اسجگہہ آئے ہوئے ہین ہمنے اُن کو دو تین روز کے لئے ٹہیرا لیا ہے - تا اُن کے روبرو[۹۳] ہم بعض شبہات اپنے آپ سے دور کرا لین اور یہ بھی لکھا کہ ہم اس مجلس مین مولوی محمد حسین صاحب کو بھی بلا لین[۹۴] گے - چنانچہ مولوی

---

۹۱ وہ بے بلائے آئے مگر حافظ جیکے کہنے سے مناظرہ مین پہنس گئے - کیا پہر انپر واجب نہ تہا کہ وہ مجھ سے اجازت لیتے یا کم سے کم اطلاع دیتے کہ مین جاتا ہون -

۹۲ محض خلاف واقعہ ہے - مولوی عبدالرحمن صاحب کو مینے ٹہیرایا - حافظ جی کا لاہو مین سراغ بہی نہ تہا - وہ تو اُسدن آئے جسدن حکیم صاحب آئے تہے -

۹۳ محض بناوٹ ہی نہ حافظ جی نے مولوی عبدالرحمن صاحب کے سامنے حکیم صاحب کیخدمت مین کوئی شبہ پیش کیا اور نہ انہون نے دور کیا سچے ہو تو بتاؤ کہ کیا وہ شبہ تہا جو پیش کیا اور حل ہوا -

۹۴ یہانپر یہ بات آپ بہول گئے کہ مرف ناظرہ کیلیے تمکو بلایا تہا مرف ناظرین مین تہا گو گفتگو کرنیوالا کون تہا تم وا ایمانسے کہینگا

ع یہان تو یہہ [illegible] کی امیدون کا اشتہار ہے - آپکے اشتہارات دخط ملاحظہ ہون -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

صاحب موصوف حافظ صاحب کے اصرار کی وجہ سے لاہور مین پہونچے۔ اور منشی امیر الدین صاحب کے مکان پر اُترے اور اس تقریب پر حافظ صاحب نے اپنی طرف سے آپکو بھی بلا لیا۔ تب مولوی عبد الرحمن صاحب تو عین تذکرہ مین اُٹھکر چلے گئے اور جن صاحبون نے آپ کو بُلایا تہا اُنہون نے مولوی صاحب کے آگے بیان کیا کہ ہمین مولوی محمد حسین صاحب کا طریق بحث پسند نہین آیا۔ یہ سلسلہ تو دو برس تک بہی ختم نہین ہوگا۔ آپ خود ہمارے سوالات کا جواب دیجئے۔ ہم مولوی محمد حسین صاحب کے آنے کی ضرورت نہین دیکھتے۔ اور نہ انہون نے آپکو بلایا ہے۔ تب جو کچھ ان لوگون نے پوچھا مولوی صاحب موصوف

لہ ۱ میرا تو بقول آپکے درمیان قدم ہی نہ تہا اور نہ مین نے مباحثہ کیا پہر میری کونسی بحث کا طریق ناپسند ہُوا۔ یہ بات کہتے ہوئے آپ نفی مباحثہ کو بہول گئے ہو سچ ہے۔ دروغ گورا حافظہ نباشد ۔

لہ ۲ محض دروغ بے فروغ ہے نہ حافظ جی نے مولوی عبد الرحمن صاحب کے سامنے یا ان کے پیچہے حکیم صاحب سے کوئی شبہ حل کرایا نہ اسکا شکریہ ادا کیا اور نہ آواز بلند یا آہستہ سے یہ کہا کہ میری تو من کل الوجوہ تسلی ہوگئی ہے۔ اب میرے دل مین کوئی شبہ و اعتراض باقی نہین ہے۔ جسوقت آپ مسیح کے سولی پر چڑہائے جانے اور موت سے وفات پانے کے دلائل نئے حواریون کو سنا رہے تہے اُسوقت تو حافظ جی وہان موجود ہی نہ تہے پہر وہ انکے ختم ہونے پر مصدق کیونکر ہوتے۔ ہان حافظ جی کے آنے پر جب وہ معہ منشی الٰہی بخش صاحب ۱۲ بجے رات کے قریب آئے تہے آپنے وہ تقریر نقل کی تہی جو درباب عدم ثبوت قتل مسیح کے ریل گاڑی مین ایک انگریز کے ساتھ آپ کی ہوئی تہی وہ تقریر سنکر بہی حافظ صاحب و منشی الٰہی بخش صاحب وغیرہ حاضرین بجز ایک شخص کے خاموش رہے نہ اسکے مصدق ہوئے نہ مکذب۔ شکریہ کہا و آواز بلند کہا۔ آپ اپنے بیان مین سچے ہین تو حافظ جی و منشی الٰہی بخش و منشی عبد الحق سے اسکی تصدیق کرا دین۔ مگر یہہ یاد رکہین کہ ہم بہی انہی حضرات مین سے بعض کی تحریری شہادت اپنے بیان کی مصدق حاصل کر چکے ہین ایسا نہو کہ مقدس حوفیون کی آپسین جنگ ہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے بخوبی ان کی تسلی کردی - یہان تک کہ تقریر ختم ہونیکے بعد حافظ محمد یوسف صاحب[۱] نے بانشراح صدر آواز بلند سے کہا کہ اے حاضرین میری توہن کل الوجوہ تسلی ہوگئی اور میرے دلمین نہ کوئی شبہ اور نہ کوئی اعتراض باقی ہے - پہر بعد اسکے یہی تقریر منشی

[illegible]

وہ حضرات اگر باہم مصالحت کرلین گے اور بحکم "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" اپنے بیان سابق کے برخلاف کذب پر آمادہ ہوکر آپکے بیان کی تصدیق پر متفق ہوجاینگے توہم ان تینون کا علیحدہ علیحدہ حلفی اظہار لین گے - اور ان کی اختلاف بیانی سے (جو دروغگوئی کے لئے لازمی امر ہے) اُن کی ناراستی ثابت کرین گے - انشاء اللہ تعالے

اس بیان مین جو آپنے ان لوگون کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "ہم مولوی محمد حسین صاحب کے آنیکی ضرورت نہین دیکہتے" - یہ صاف مشعر ہے کہ خاکسار کا دوبارہ آنا قرار پاچکا اور اس سے پیشتر ضروری تسلیم کیا گیا تہا - وہ ضروری نہ مانا جاتا تو اسکی ضرورت کی نفی کی ضرورت نہ پڑتی -

اس سے آپ کی اور آپکے حواریون کی ان باتون کا کہ "آپ کا تو درمیان قدم ہی نہ تہا - اور تم ناحق لہو لگاکر شہیدون مین داخل ہوتے ہو وغیرہ وغیرہ" جو صفحہ ۴۳ مین منقول ہین دروغ ہونا ثابت ہے -

اس مکالمہ و مباحثہ مین میرا دخل نہ تہا تو پہر انکو میرے آنیکا انتظار کیون رہا اور پہر اس کے ضرورت کی نفی کی ضرورت کیون ہوئی -

[۱] محض دروغ بیفروغ ہے اور حافظ جی اور منشی الٰہی بخش وغیرہ اسوقت یہہ بات نہ بانشراح صدر زبان پر لائے نہ بانقباض خاطرانہ آواز بلند سے نہ آہستہ - بلکہ اس مجلس مین بجز ایک شخص کے جسکی تصدیق بقول صائب (صاحب دیدہ چہ نیرے شکند قدر شعر را ٭ تحسین ناشناس و سکوت سخن شناس) تکذیب کے برابر ہی کسینے لب نہین ہلایا - اگر آپ سچے ہین تو ان تین اشخاص سے جنکا ذکر (صفحہ ۴۹) مین ہوا ہے حلفی اظہار دلوادین ٭

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عبد الحق صاحب و منشی الٰہی بخش صاحب و منشی امیر دین صاحب اور مرزا امان اللہ صاحب نے کی۔ اور بہت خوش ہو کر اُن سب نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور تہ دل سے قائل ہو گئے کہ اب کوئی شک باقی نہیں اور مولوی صاحب کو یہہ کہکر رخصت کیا کہ ہمنے محض اپنی تسلّی کرانے کے لئے آپ کو تکلیف دی تہی سو ہماری بکلی تسلّی ہو گئی۔ آپ بلا حرج تشریف لیجایئے سو اُنہوں نے ہی بُلایا اور اُنہوں نے ہی رخصت کیا۔ آپ کا تو درمیان[1] قدم ہی نہ تہا۔ پہر آپ کا یہہ جوش جو تار کے فقرات سے ظاہر ہوتا ہے کسقدر بیمحل ہے۔ آپ خود انصاف فرما دیں جبکہ اُن سب لوگوں نے یہ کہدیا کہ اب ہم مولوی محمد حسین صاحب کو بُلانا نہیں چاہتے ہماری تسلّی ہو گئی اور وہی تو تہے۔ جنہوں نے مولوی صاحب کو لودہانہ سے بُلایا تہا تو پہر مولوی صاحب آپ سے کیوں اجازت مانگتے کیا آپ نہیں سمجہہ سکتے۔ اور اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ بحث ہونی چاہیئے جیسا کہ آپ اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں تو یہہ عاجز بسر و چشم حاضر ہے مگر تقریری بحثوں میں صدہا طرح کا فتنہ ہوتا ہے۔ صرف تحریری بحث[2] چاہیئے۔ اور وہ یوں ہو کہ مساوی طور پر چار ورق کاغذ پر آپ جو چاہیں لکھکر پیش کریں اور لوگوں کو باواز بلند سنا دیں اور ایک نقل اسکی اپنے دستخط سے مجھے دیدیں۔ پہر بعد اُس کے

---

[1] بہت صحیح نہایت درست ہے۔ میں تو صرف ناظرین میں تہا مناظرہ کرنے والے اور ہی تہے۔ پہر حکیم صاحب نے جلتے ہوئے مجہہ سے اجازت کیوں لینی۔ ناظرین صفحہ ۴۳-۴۸ و ۴۹ وغیرہ ملاحظہ فرما کر اس راستی کا امتحان کریں۔

[2] تقریر کا تحریر میں آجانا اور جو بات کسی فریق کے منہہ سے نکلے اُسکو فریق ثانی کا لکھہ لینا مناسب ہے مگر اسمیں یہ قید لگانا کہ بدون تحریر کوئی فریق ایک کلمہ زبان پر نہ لاوے۔ بالمشافہ گفتگو کو فضول ٹہرانا ہے اور دائرہ گفتگو کو تنگ کرنا۔ یہہ قید ہو تو فریقین کا گفتگو کے لیئے ایک مجلس میں جمع ہونا اور بالمشافہ گفتگو [illegible] بذریعہ تحریرات بہی ہو سکتی ہے ٭

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مین بہی چار ورق پر اسکا جواب لکہون اور لوگون کو سنا دون - ان دونون پرچون پر
بحث ختم ہوجائے - اور فریقین مین سے کوئی ایک کلمہ تک تقریری طور پر اس بحث کے

عه ان شروط کا بدنیتی اور دہوکہ دہی پر مبنی ہونا صفحہ (۸) مین ثابت ہو چکا ہے اس
طرفہ پر آپنے طرہ یہ چڑہایا ہے کہ اشتہار ۳ مئی ۱۸۹۱ء مین (جسکو ۲۳ مئی ۱۸۹۱ء لکہا
گیا ہے) ایسی ہی چند شرطین اور بڑہا دین عـــه -

(۱) مجلس بحث مین کوئی یورپین افسر یا ہندو مجسٹریٹ ہو اور چند دیسی لوگ مین
بہی ہون -

(۲) سوال و جواب لکہنے والا کوئی ہندو خوشخط ہو -

(۳) ہر ایک فریق کو ایک گہنٹہ یا آدہ گہنٹہ تک تحریر کا اختیار ہو -

(۴) آٹہہ بجے سے دس بجے تک یہ جلسہ ختم ہو - اس سے زیادہ ہو تو نماز ظہر تک ہو -

ایسی ہی اسمین بعض اور شروط ہین ان شروط کو پیش کرکے اپنے دائرہ
مباحثہ کو اور بہی تنگ کیا اور یہ ثابت کر دکہایا ہے کہ درحقیقت آپکو مباحثہ منظور
نہین ہے - یہ صرف مباحثہ سے جان بچانے کے حیلے بنائے ہین - آپنے یہ سوچکر
ایسی شروط کو پیش کیا ہے کہ ان شروط سے کسی نہ کسی شرط کا فوت ہوجانا ممکن ہے
اور اس سے مباحثہ سے ہماری نجات کی امید ہے (مثلاً ممکن ہے کہ کوئی یورپین افسر
یا ہندو مجسٹریٹ جو حاکم ہین نہ رعایا کے محکوم) اس مذہبی بحث کی مجلس مین شامل ہونا
پسند نکرین یا کوئی ہندو خوشخط جو فارسی اردو کے علاوہ عربی لکہنا (جو اس مذہبی بحث
مین لازمی امر ہے) نجانتا ہو و علی ہذا القیاس -

شروط سوم و چہارم مین آپنے یہ بہی جتایا ہے کہ اس بحث سے آپ کو
اظہار حق مقصود نہین ہے - صرف بزعم خود الزام خصم مد نظر ہے جو جدال کہلاتا ہے یا اپنے

عـــه ایسی ہی بعض شروط فاسدہ خط نمبری (۱۴) مین لیکر آئے ہین جنکا بیان صفحہ (۸۵) مین عنقریب آتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بارہ مین نکرسے جو کچہہ ہو تحریر مین ہو اور پرچے صرف دو ہون اول آپ کی طرف ایک پرچہ جو ورقہ پرچہ جسمین آپ میرے مشہور کردہ دعوے کا قرآن کریم اور حدیث کی روسے رد لکہین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱

مخاطبون کا امتحانِ علم و معلومات جیسے یونیورسٹی مین طلبا کو سوال دیکر حکم دیا جاتا ہے کہ اتنے گہنٹون مین وہ اُن کا جواب دین۔ تب وہ پاس ہو سکتے ہین اور اگر اظہار حق مقصود ہو تو اسکے کیا معنے کہ وہ اظہار ایک گھنٹہ یا آدہ گھنٹہ مین ہو۔ اس کے بعد کوئی حق کہے گا تو وہ زاید المیعاد سمجہکر رد کیا جائے گا۔ اسپر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ تحریر جوابات اور اختتام مباحثہ کے لئے کوئی حد و مدت مقرر نہو تو سلسلہ فضول گوئی قطع نہو۔ ہر شخص مخالفِ حق جبتک جوچاہے بکتا رہے۔ اسمین اضاعت وقت کے علاوہ یہ بہی ایک نقصان ہے کہ حق ظاہر نہو جو اصل مقصود مباحثہ ہے تو اسکا جواب یہ ہی کہ جب خصم مخالف حق اس قسم کی واہیات کہنا شروع کرے تب طالب حق بعض باتون کا واہی ہونا ظاہر کرکے اس سے اعراض و خاموشی اختیار کرے اور بحث کو موقوف کردے۔ اس سے فضول گوئی کا سلسلہ قطع ہوگا۔ اور حق خود بخود سامعین و ناظرین پر ظاہر ہو جاویگا۔ اور اگر اس مجلس کی میجارٹی مین پارٹی فیلنگ ہو (یعنے اس کے جمہور ارکان کو ایک جانب کی طرفداری کا خیال ہو) تو یہ اظہار حق و قطع سلسلہ فضول گوئی منصف مسلم الطرفین کی منصفی سے ہو سکتا ہے وہ جب خصم مخالف حق کو فضول باتون کیطرف متوجہ ہوتا دیکھیگا۔ اسکو روک دیگا اور اسکے مخاطب حقانی کی حق گوئی کی داد دیگا۔ بالجملہ حق پژوہی و قطع سلسلہ فضول گوئی کا یہ طریق نہین کہ تقریر حق کے لئے وقت اور تعداد اوراق مقرر کردین۔ اسکا طریق یہ ہی کہ کمال وسعت اور آزادی کے ساتھ حق کہدین اور خصم کو پوری آزادی سے جواب کا اختیار دین پہر اسکا انصاف حاضرین و منصفین سے کرالین آپنے اس ضروری اور لازمی شرط منصفی کو تو نظر انداز کیا اور بجائے اسکے فضول اور ناجائز شرطون کو پیش کردیا کیون نہو۔ مقصود جو یہی ہوا کہ جسطرح ہو سکے مباحثہ سے جان چہوٹے ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور پہر دوسرا پرچہ جو ورقہ اسی تقطیع کا میری طرف سے ہو جسمین ہین اللہ جلشانہ کے فضل و توفیق سے رد الرد لکہون اور انہین دونون پرچون پر بحث ختم ہو جائے۔ اگر آپکو ایسا منظور ہو تو مین لاہور مین آسکتا ہون اور انشاء اللہ تعالے امن قائم رہنے کے لئے انتظام کرا دونگا۔ یہی آپکے رسالہ کا بہی جواب ہے۔ اب اگر آپ نہ مانین تو پہر آپکی طرف سے گریز متصور ہوگی۔ راقم۔ خاکسار غلام احمد از لودہانہ محلہ اقبال گنج ۱۶۔ اپریل ۱۸۹۱ء

مگر یہ کہ جسقدر ورق لکہنے کیلئے آپ پسند کرین اُسیقدر اوراق پر لکہنے کی مجہے اجازت دیجائے لیکن یہ پہلے سے جلسہ مین تصفیہ پاجانا چاہئے کہ آپ اسقدر اوراق لکہنے کیلئے کافی سمجہتے ہین اور آن مکرم اسبات کو خوب یاد رکہین کہ پرچے صرف دو ہونگے۔ اول آپکی طرف سے میرے ان دونون بیانات کا رد ہوگا جو مین نے لکہا ہے کہ مین مثیل مسیح ہون اور نیز یہ کہ حضرت مسیح ابن

---

۵۱ ناظرین خود انصاف کرینگے کہ گریز کسکی طرف سے ہے اور کون شخص ایسی شرائط پیش کرتا ہے جو لایق تسلیم اور سہل الوقوع نہین۔ اور عذر عدم فرصتی سے صاف انکار کسنے کیا آپکا خط نمبری ۱۱ ملاحظہ ہو۔

۵۲ نہین نہین اول آپکی طرف سے تحریر ہونی چاہئے کیونکہ آپ مدعی ہین اور بار ثبوت آپ پر ہے آپکا خصم تو آپکا معارضہ کریگا یا مانع یا سائل بنے گا جسکی نوبت آپکے بعد آنیوالی ہے کتب فن مناظرہ (رشیدیہ وغیرہ) نظر سے نہین گزرے ہین تو کسی اہل علم سے پوچہہ لین۔

۵۳ صرف مثیل مسیح کیون کہتے ہین آنیوالا مسیح کہین اور لوگون کو دہوکہ نہ دین۔ صرف آپ کا مثیل مسیح ہونا محل نزاع نہین ہے۔ سخت نزاع اور شدید بحث کا محل تو آپ کا یہ دعوے ہے کہ مسیح موعود سے (جسکے قیامت سے پہلے آنے کی خبر صحاح مین وارد ہے) حضرت عیسی نبی اللہ مراد نہین بلکہ آپ مراد ہین جو مثیل ہونے کے مدعی ہین۔ یہان تو آپ نے دعوے وفات مسیح مین بحث ہونے کی آڑ مین دعوے مسیح موعود ہونیکا ثبوت پیش کرنے سے گریز کیا ہے اور خط نمبری (۱۱و۱۲) مین اپنے اس دعوی کا ثبوت پیش کرنے اور اسکے لائق بحث ہونیسے صاف انکار کر دیا۔ ناظرین انکی چالونکو دیکہتے جائین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مریم درحقیقت وفات پاگئے ہین - پہر اس رد کے ردالرد کے لئے میری طرف سے تحریر ہوگی غرض پہلے آپکا یہہ حق ہوگا کہ جو کچہہ ان دعاوی کے بطلان کے لئے آپکے پاس ذخیرۂ نصوص قرآنیہ وحدیثیہ موجود ہے وہ آپ پیش کرین پہر جسطرح خدا تعالے چاہیگا یہ عاجز اُسکا جواب دیگا - اور بغیر اس طریق کے جسکے انصاف پر بنا اور نیز امن رہنے کے لئے احسن انتظام ہے اور کوئی طریق اس عاجز کو منظور نہین اگر یہ طریق منظور نہو تو پہر ہماری طرف سے یہ آخری تحریر تصور فرماوین اور خود بہی خط لکہنے کی تکلیف روا نہ رکہین اور بحالت انکار ہرگز کوئی تحریر یا کوئی خط میری طرف نہ لکہین اگر پوری اور کامل طور پر بلا کم وبیش میری رائے ہی منظور ہو تو صرف اسحالت مین جواب تحریر فرماوین ورنہ نہین *

آج بہوپال سے ایک کارڈ مرقومہ ۱۹ اپریل ۹۱ء اخویم مولوی محمد احسن صاحب مہتمم مصارف ریاست پڑہکر آپ کے اخلاق کریمانہ اور مہذبانہ تحریر کا نمونہ معلوم ہوگیا[۲]

[۱] یہ بہی آپکی دہوکہ آمیز دہمکی ہے جس سے آپکا یہہ مقصود ہے کہ اگر مخاطب نے اس دہمکی مین آکر ہماری شرط فاسد کو قبول کرلیا تو وہ دام مین آیا اور اگر اُس نے جواب سے انکار یا سکوت کیا تو یہ مشہور کیا جائیگا کہ مخاطب نے ہمارے خط کا جواب نہین دیا اور وہ ہارگیا مگر خدا کا شکر ہے کہ آپکا یہ دہوکہ ہمارے خیال مین آگیا - ہمنے نہ آپکی شرط فاسد کو بلاشرط مانا - نہ جواب خط سے سکوت کیا اور آپکو اس خط کا جواب ایسا دیا جو آپکی شرط کے موافق نہ تہا - دبا این ہمہ اسکو آپنے وصول کرکے آپنے اس خط کا آخری ہونا توڑ دیا - اور ہمارے اس جواب کے جواب مین ایک اور خط بہی لکہدیا اسکا جواب ہمنے خط نمبری ۲۲۵ مین دیا اور پہر اسکی تاکید مین خط نمبر ۲۴۹ ارسال کیا تو ان خطون کے جواب مین آپسے کچہہ بن نہ پڑا اور وہ الزام سکوت وعجز از جواب جو اس دہوکہ آمیز دہمکی سے آپ ہمپر لگانا چاہتے تہے خدا تعالے نے آپکو لگا دیا اور آپ پر یہہ مصرع صادق آگیا ع مرا خواندی وخود بدام آمدی *

[۲] آپکے اخلاق کریمانہ اور مہذبانہ مندرجہ اشتہار ۲۶ - مارچ ۱۸۹۱ء کا نمونہ ملاحظہ فرماتے تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ اپنے کارڈ مین فرماتے ہین کہ ہین نے مرزا غلام احمد کے اس دعوی جدید کی اپنے ریویو مین تصدیق نہین کی۔ بلکہ اسکی تکذیب خود براہین ہین موجود ہے۔ آپ بلا رویت مرزا پر ایمان لے آئے۔ آپ ذرا ایک دفعہ اگر اسکو دیکھ تو لین۔ تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ۔ اشاعت السنۃ مین اب ثابت ہوتا رہیگا کہ یہہ شخص ملہم نہین ہے فقط حضرت مولوی صاحب من آنم کہ من دانم۔ آپ جہانتک ممکن ہے ایسے الفاظ استعمال کیجئے۔ مین کہتا ہون اور میری شان کیا بیشک آپ جو چاہین لکھین اور اس وعدہ تہذیب[ٰ] کی پروانہ رکھین جسکو آپ چھاپ چکی ہین۔ دلی یسمع ویری والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ خاکسار غلام احمد۔

آج ۱۶ اپریل ۱۸۹۱ء کو آپ کی خدمت مین خط بہیجا گیا ہے اور ۲۰ اپریل ۱۸۹۱ء تک آپکے جواب کے انتظار رہین گے۔ اگر ۲۰ اپریل ۱۸۹۱ء تک اپکا جواب نہ پہنچا تو بہی خط

ضمیمہ حاشیہ صفحہ ۵

یہ کلمہ لکھتے ہوئے شرملتے اور یہ خیال فرماتے کہ جس کی آنکھہ مین شہتیر ہو وہ دوسرے کی آنکھہ کے تنکے پر کیا اعتراض کرسکتا ہے۔ اس کارڈ مین یہ الفاظ۔ "اسکو" (بصیغہ واحد) اور "یہ شخص ملہم نہین" (جو اپکو بالمواجہ نہین لکھے گئے) محل اعتراض وخلاف تہذیب واخلاق سمجہے گئے ہین تو انکا موازنہ الفاظ "بیحیا بے ایمان" (جو آپکے اشتہار ۲۶۔ مارچ ۱۸۹۱ء سے مستفاد ہین) اور الفاظ "دغاباز۔ حرامخور وغیرہ وغیرہ" جو آپنے حواریون سے کہلائے ہین) سے کرین اور پہر انصاف سے کہین کہ تہذیب واخلاق کا التزام کس جانب مین ہے +

ٰ یہان اس وعدہ کا التزم برابر رہا اور رہے گا۔ انشاءاللہ تعالے دیکہئے آپنے اور آپکے حسکم ورضا وعلم سے آپکے حواریون نے ہم کو کسقدر برا کہا ہے۔ ہمنے کسی لفظ کا جواب دیا ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ آیندہ ہی انشاءاللہ تعالے ایساہی ہوگا ہمکو خدا تعالے سے امید ہے کہ ہمارا صبر اور آپ کا روز افزون جور وجفا لوگون پر اچھا اثر پیدا کرے گا۔ اس سے لوگ سمجھہ جاینگے کہ آپ الہامی نہین ہین ✓

[illegible] +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپکے رسالہ کے جواب مین کسی اخبار وغیرہ مین شائع کردیا جاوے گا فقط

مرزا غلام احمد بقلم خود ۱۶ اپریل ۱۸۹۱ء

اس کا جواب

نمبر (۲۰۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاہور - ۱۷ اپریل ۱۸۹۱ء

جناب مرزا غلام احمد صاحب -

بعد سلام مسنون - ۱۶ اپریل کے خط مین جو آپنے اپنے حواری مولوی نورالدین کے عدم گریز کی وجہ بتائی ہے وہ صحیح نہین ہے اور اس وجہ کی تفصیل مین جو کچھ آپنے لکھا ہے وہ بھی مغالطہ سے خالی نہین ہے - مین اس اجمال کی تفصیل[1] اپنے رسالہ مین کرونگا - انشاء اللہ تعالے اصل مطلب کی بات کا جواب یہ ہے کہ آپنے تحریری بحث کیلئے دو شرطین پیش کی ہین - اول یہ کہ ایک ہی دفعہ فریقین اپنی اپنی تحریرات پیش کرین - دوسرے یہ کہ ان تحریرون کے اوراق محدود ہون - ان مین جو آپنے اپنی قدیم عادت تغلیط مخاطب کے مطابق مغالطہ دینا چاہا ہے مین اسکو تاڑ گیا ہون - جسکی تشریح[2] اپنے رسالہ مین کرونگا انشاء اللہ تعالے - مگر مین آپ کی قطع حجت کی غرض سے ان دونون شرطون کو منظور کرتا ہون اور صاف کہتا ہون کہ مین ایک ہی دفعہ اپنی تحریر پیش کرونگا اور اسکے اوراق بھی محدود کر دونگا - مگر دو شرطین آپ میری بھی منظور کرلین (جو نئی شرطین نہین ہین) بلکہ پہلے بھی میرے خط نمبر ۱۴ و ۲۰ مین معروض ہو چکے ہین) - اول یہ کہ قبل از مباحثہ تحریری آپ رسالہ ازالۃ الاوہام میرے پاس بھیجدین[3] تاکہ مین اپنی تحریر مین آپکے جملہ

---

[1] یہ تفصیل حاشیہ صفحہ (۴۳-۴۶-۴۷) وغیرہ مین ہو چکی ہے -

[2] یہ تشریح صفحہ (۸) وغیرہ مین ہو چکی ہے -

[3] تمام نہین تو صرف اسیقدر جسقدر چھپ چکا ہے اور برخلاف عہد خط نمبر ۴ منقول صفحہ (۳۶۴) نمبر ۱۲ جلد ۱۲ حکیم نورالدین صاحب کے پاس بھیجا گیا ہے -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دلائل کا جواب یکبارگی تحریر کر سکون اور ان دلائل کو دیکھکر یہ بہی اندازہ کر سکون کہ مین انکا جواب کسقدر اوراق مین ادا کر سکونگا۔ آپ کا وعدہ بہی ہے کہ وہ رسالہ آپ کے پاس بیس پچیس روز مین پہونچیگا اور آپ سے پہلے کیسکو ندیا جاویگا جو ایک دفعہ ٹوٹ بہی چکا ہے۔ دوم یہ کہ مین قبل از مباحثہ چند اصول کی تمہید کرون اور آپ سے ان کو تسلیم کراون۔ جیسے کہ آپکے حواری مولوی نوردین سے تسلیم کرا چکا ہون۔ ان دونون شرطون کے تسلیم و تعمیل کے بعد آپ جس تاریخ مین اپریل کی چاہین لاہور تشریف لائین مین حاضر ہون۔ ماہ اپریل مین آپ رسالہ ازالۃ الاوہام نہ بہیج سکین تو ماہ مئی مین ہی اس مہینے مین مجھے سفر درپیش آگیا (جسکو مین بارہا ظاہر کرچکا ہون۔) تو مین جہان ہونگا۔ وہان سے تاریخ مقررہ پر لاہور پہنچونگا انشاء اللہ تعالے چنانچہ اپنے خط نمبری ۲۰۰ مین عرض کرچکا ہون میرے کارڈ اسمی مولوی محمد احسن صاحب مین جو الفاظ لکھے گئے ہین ان کا موازنہ اپنے الفاظ اشتہار ۲۶ مارچ سے کرین۔ اور انصاف سے کہین کہ تہذیب کا التزام کس جانب ہے۔ اسکی توضیح بہی رسالہ مین ہو گی انشاء اللہ تعالے۔

ابو سعید محمد حسین

ضمیمہ خط نمبری ۲۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۲۰۷   لاہور ۱۸ اپریل ۱۸۹۱ء

خیالی مسیح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ھداہ اللہ الصراط المستقیم

سلام علی من اتبع الھدی۔ کل آپکے خط ۱۶۔ اپریل ۱۸۹۱ء کا جواب بدست حامل خط مذکور ارسال کرچکا ہون۔ آج اس خیال سے کہ شاید اس خط کے وصول سے آپ انکار کرین

کر دو ۱۵ سے ۲۳ اپریل ۱۸۹۱ء تک [illegible]

© rasailojaraid.com

۵۵ یہ توضیح صفحہ (۵۵) مین ہو چکی ہے۔ یعنی وہ رسالہ حکیم نورالدین کے پاس بہیجا گیا۔ اس عرض کا
جو جواب تمام [illegible]

© rasailojaraid.com

جیسے کہ آپنے خط سابق مین میرے مقابلہ مین اپنے حواری کے مباحث ہونیسے انکار کیا ہے اس خط کی نقل بذریعہ رجسٹری ارسال کرتا ہون - علاوہ بران دو باتین (جن سے آپکو اور ڈھیل دینا اور آپ کی حجت کو قطع کرنا مقصود ہے) مین اور لکھتا ہون - ان باتون کو آپ خط سابق کا ضمیمہ قرار دین - اول یہ کہ اگر آپ مباحثہ کی مجلس مین اصول کی تمہید و تسلیم سے ڈرین اور یہہ خیال کرین کہ خدا جانے وہ اصول جو ہمسے تسلیم کرائی جائینگے کیسے سخت مشکل اور ہمارے فہم اور علم سے اجنبی ہونگے اور بنا بر علیہ آپ یہہ کہین - (جیسے کہ آپکے حواری نے مجلس مباحثہ مین کہا تہا) کہ خدا جانے ان اصول کی تسلیم سے ہمپر کیا پتھر پڑین گے - تو مین ان اصول کو آپکے پاس وہان بہیجدیتا ہون - بشرطیکہ آپ تمہید اصول کو تسلیم کرین - اس سے آپ کو ان اصول کے سمجھنے اور ان مین غور کرنے کے لئے کافی مہلت ملجاوے گی - اور اس ناگہانی ابتلا سے جسمین آپکے حواری صاحب مبتلا ہو گئے اور اس سبب سے وہ مباحثہ چھوڑ کر بہاگ گئے نجات ہو گی دوم یہ کہ اگر آپ میری شرط اول کو تسلیم نکرین اور مباحثہ سے پہلے ازالتہ الاوہام میرے پاس بہیج نہ سکین تو مین اس شرط کی تسلیم سے آپکو بری کرتا ہون بشرطیکہ آپ اپنی شرط (واہی و مبنی بر مغالطہ) مین اتنی ترمیم کر دین کہ پہلے تحریر آپ کی ہو - جسمین آپ اپنے دعاوی جدیدہ کے مع جملہ دلائل درج کرین - اسکے بعد میری تحریر ہو - جسمین آپکے دلائل کا جواب دیا ہو اور اگر آپ اپنی اس شرط فاسد مین اتنی ترمیم بہی روا نہین رکہتے تو اسکی ایسی وجہ معقول بیان کرین جسکو آپکے مخالف اور موافق سب قبول کر سکین - یا آپ یہ ثابت کر دکہائین کہ آپ مین ایسی مزیت و فوقیت پائی جاتی ہے کہ آپ جو کچھہ کہین اسکو اور لوگ کا وحی من السماء بلا دلیل مان لین اور جو بات کوئی دوسرا کہے اسکی تسلیم آپکے لئے جائز نہو - چہ جائے واجب! جو لوگ آپ کو ملہم مانتے ہین صرف وہی آپکے خیال و مقال کی نسبت یہ کہتے ہین امنا کل من عند ربنا مین تو آپ کا مرید

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں ہوا کہ جو آپ کہیں بلا دلیل مان لون ۔ مینے جو آپ کو تار دیا تہا ۔ وہ اسی مباحثہ کے سلسلہ مین تہا جو آپکے حواری نے شروع کیا تہا ۔ جس کا منشا صاف یہ تہا کہ جو مباحثہ شروع ہے اسکو پورا کرنے کے لئے اپنے حواری کو واپس کرین یا خود تشریف لائین نہ یہہ کہ آپ نئے مباحثہ کے لئے نئی شروط قائم کرین ۔ اور پہر اسکے مقابلہ مین جو شرط خصم پیش کرے اُسے تسلیم نکرین ۔ ان خطوط کا جواب ۲۱ ماہ حال تک نہ پہونچا تو ان خطون کو رسالہ مین چہاپ دیا جائے گا ۔ اور اسپر ناظرین خود غور و انصاف کرلین گے کہ راستی بات ماننے سے کسکو انکار ہے اور گریز از مباحثہ کس نے کیا ؛

ابوسعید محمد حسین

ان خطون کا جواب

نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و اید بخدمت اخویم مکرم مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب سلمہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عنایت نامہ پہنچا ۔ باعث تعجب ہوا آپ نہ تو اظہار حق کی غرض سے بحث [۱] کرنا چاہتے ہین اور نہ اس جوش بے اصل سے باز رہ سکتے ہین ۔ عزیز من [۲] رحمکم اللہ یہ عاجز آپکو کوئی الزام [۳] دینا نہیں چاہتا مگر آپ ہی کا قول

[۱] ناظرین پر مخفی نہیں ہے کہ بحث کون نہیں چاہتا اور کون شخص ناجائز شروط پیش کرکے اس سے جان چہوڑاتا ہے اور اگر اس سے یہ مقصود ہے کہ بحث تو چاہتے ہین مگر نہ بغرض اظہار حق بلکہ بغرض الزام خصم ۔ تو یہ امر مضمر ہے اسکا تصفیہ بجز اسکے کیونکر ہو سکتا کہ ہم اور آپ قسم کہائین اور جہوٹہ کو لعنت بنائین اور آیہ مباہلہ پر عمل کرین ۔ اگر آپ جائز سمجہین ۔

[۲] پہر وہی لفظ فرمایا ہے جو پہلے صفحہ (۴۷) مین آپ سے نقل ہوا ہے ۔ اس لفظ مین اپنی بزرگی کا ادعا ہے ۔ مگر معلوم نہیں کس وصف مین آپ بزرگ بنتے ہین ۔ عمر مین یا علم مین یا زہد و تقوے مین جو دعوے ہونا زیبا ہے اور ثنا خویش خود گفتن الخ کا مصداق ۔

[۳] آپکا تو دلی منشا یہی ہے مگر خدا الزام نہیں ... حجا ... چاہتے ہین وہ آپ پر عاید ہو جاتا ہے کما قیل ۔ مین الزام اسکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وفعل آپکو الزام دے رہا ہے آپ کا آدہی رات کو تار پہنچا کہ ابہی آؤ ورنہ شکست یافتہ سمجہے جاؤ گے کسقدر آپکی اس تار پود سے مخالف ہے جو آپ اب پہیلا رہے ہین۔ افسوس کہ آپنے بحث کرنے کے لئے بذریعہ تار بلایا پہر آپ گریز کر گئے اور اب آپ کا خط جو مشت بعد از جنگ کا نمونہ ہے۔ فضول باتون کو پیش کر کے اور بہی تعجب مین ڈالتا ہے چنانچہ ذیل مین آپکے اقوال کا جواب دیتا ہون۔

قولہ۔ دو باتین جن سے آپ کو اور ڈہیل دیتا ہون لکہتا ہون:۔

اقول۔ حضرت یہ تو آپ حیلہ حوالہ سے اپنے تئین ڈہیل دے رہے ہین ہین نے کب کہا تہا کہ مجہے ڈہیل دین۔ آپکی آدہی رات کو تار آئی مین تیار ہو گیا۔ آپ کی اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے خرچ دیکر بلا توقف اپنا آدمی روانہ کیا۔ بحث منظور کر لی۔ سب انتظام مجلس اپنے ذمہ لیلیا مگر آپ ہماری تیاری کا نام سنتے ہی کنارہ کش ہو گئے اب سوچین کہ کیا ہینی

---

۱ گریز اس شخص کیطرف سے ہوا جسنے مباحثہ سے جان بچانے کے لئے ناجائز شروط کو پیش کیا اور مخاطب کے جائز شروط کو نہ مانا اب اس امر کا تصفیہ ناظرین خود کر لین گے کہ ایسا کسنے کیا آپ چاہیں اس امر مین کسی منصف کے سامنے بحث کر لین آپکا گریز ثابت نہوا اور منصف مسلم الطرفین نے اسکو تسلیم نہ کیا تو ہم آئندہ آپکے ساتھ معارضہ سے دست بردار ہو جاوین گے۔ لیجئے ایک بات مین میدان ہاتھ مین آتا ہے اور کیا چاہتے ہین۔

۲ یہ آپکی تہذیب انصاف پسندی حق طلبی روحانیت اور انکسار کا نمونہ ہی۔ کوئی پوچہے جنگ کب ہوئی اور ختم کب ہوئی آپنے جنگ کی ناجائز شروط پیش کین ادہر سے بھی بعرض چند شروط مقابلہ کیا گیا آپنے نہ شروط کو مانا نہ انکا انکار کیا بلکہ جواب خط دینا ترک کر دیا اسکا نام اختتام جنگ ہی لو یہ آپکیطرف سے ہوا اگر زہی تو آپنے کیا۔ پہر بر طبق مثل۔ اُلٹا چور کو توال کو ڈانٹے"۔ الزام گریز دوسرون پر لگایا۔ سو بہی ایسے الفاظ سے جسکو ادنی اہل تہذیب و صاحب اخلاق استعمال نہین کر سکتا چہ جائیکہ مدعیان روحانیت و انکسار و ایثار و الانوار وغیرہ وغیرہ۔

۳ دل سے پوچہئے۔ اور خدا سے۔ لوگون سے کسی سے تو شرمائیے۔ شروط فاسدہ کی آڑ بناکر کو ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بحث کو ڈھیل مین ڈالدیا۔ یا آپ نے اگر مین آپ ہی لاہور مین پہنچتا تو کسقدر تکلیف ہوتی۔ آپکی اس حرکت نے نہ صرف آپکو شرمندہ کیا بلکہ آپ کی تمام عقلمند پارٹی کو خجالت کا حصہ دیا اس کنارہ کشی کا آپ پر بڑا بار ہے کہ جو بودی عذرون سے دور نہین ہوسکتا۔ آپنے ناگوار طریقہ سے مقابل پر آنیکی دہمکی تو دی مگر آخر آپ ہی ٹہر نہ سکے۔ کیا اس دعوے کے ساتھ جو آپکو ہے گریز آپ کی علمی وجاہت پر دہبہ نہین لگاتے۔

قولہ۔ اگر آپ عین مباحثہ کے جلسہ مین اصول کی تمہید و تسلیم سے ڈرین تو مین ان اصول کو آپکے پاس وہان بہیجدیتا ہون تا آپکو آپکے سمجھنے کے لئے کافی مہلت ملجائے ناگہانی ابتلا سے بچ جائین اور وہ حال نہ ہو جو آپکے حواری کا ہوا۔

اقول۔ حضرت آپکو خود مناسب ہے کہ آپ ان اصولون سے ڈرین کوئی عقلمند ان بیہودہ باتون سے ڈر نہین سکتا اور مین تو آپکے ان اصولون کو محض لغو[ف۱] سمجہتا ہون اور ایسے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ٦٠) کنارہ کش ہوا اور ابتک کران کنارہ کش ہے ہان تو آپکے گہر کے قریب ہی پہنچا اور آپکو مناظرہ کے لئے بلایا پہر آپنے بچ کے کام کا بہانہ پیش کرکے کنارہ کشی کو اختیار کیا باینہمہ یہ الزام دوسرون پر لگانا آپ ہی کا کام ہے ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند*

ف۱ یہان تو آپنے اصول اسلام کو لغو کہدیا مگر اپنے خط نمبری (۱۱ و ۱۲) مین ان اصول کی تمہید کو تسلیم و منظور کرلیا۔ معلوم نہین اُس خط مین آپ اس خیال لغویت کو بحکم آنکہ۔ دروغگورا حافظہ نباشد۔ بہول گئے۔ یا جو اس خط مین لکہتے ہین وہ دل سے نہین کہتے۔ اور آپ کے مذہب کا کوئی اصول نہین۔ بہر حال آپنے یہہ بات دل سے کہی ہے تو آپ کی تسلیم خط نمبری (۱۱ و ۱۲) لغو ہے۔ اور آپ پر آیت والذین هم عن اللغو معرضون۔ اور آیت لم تقولون ما لا تفعلون کے خلاف کا الزام قائم ہے اور اگر وہ تسلیم دلسے ہی تو آپکا ان اصول کو لغو کہنا اصول اسلام کو لغو کہنا ہی۔ زیادہ ہم کیا لکہین*

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لغویات کی طرف توجہ کرنے سے مجھے یہ آیت روکتی ہے جو اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے - والذین
هم عن اللغو معرضون - اور نیز یہ حدیث نبوی کہ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ -
یہ بات ظاہر ہے کہ جو بات ضرورت سے خارج ہے وہ لغو ہے - اب دیکھنا چاہیے
کہ اس بحث کے لئے شرعی طور پر آپکو کسبات کی ضرورت ہے سو ادنے تامل سے ظاہر ہوگا
کہ آپ صرف[ا] اس بات کے مستحق ہین کہ مجھ سے تشخیص دعوی کرادین سو مین نے بذریعہ فتح
اسلام و توضیح مرام اور نیز بذریعہ اس حصہ ازالہ اوہام کے جو قول فصیح مین شایع ہو چکا ہے
اچھی طرح اپنا دعوے بیان کر دیا ہے - اور مین اقرار کرتا ہون کہ اس سے زیادہ اور کوئی
میرا دعوے نہین جو آپ پر مخفی ہو - اور وہ دعوے یہی ہے کہ مین الہام کی بنا پر مثیل المسیح
ہونیکا مدعی ہون اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہون کہ حضرت مسیح بن مریم درحقیقت فوت ہو گئے
ہین سو اس عاجز کا مثیل مسیح ہونا تو آپ اشاعۃ السنہ مین امکانی طور پر مان چکے ہین -
اور مین اس سے زیادہ آپ سے تسلیم بھی نہین کراتا - اگر مین حقیر ہون تو خود اللہ جلشانہ
میری مدد کریگا اور اپنے زور آور حملون سے میری سچائی ظاہر کرے گا -
رہا مسیح بن مریم کا فوت ہونا سو فوت ہونے کے دلائل لکھنا میرے پر کچھ فرض[ب] نہین
کیونکہ مین نے کوئی ایسا دعوی نہین کیا جو خدا تعالے کی سنت قدیمہ[ج] کے مخالف ہو بلکہ مسلسل

[ا] یعنی اس دعوی کے دلائل نہ پوچھین یہ مسئلہ نہ شریعت اسلام کا ہے نہ فن مناظرہ کا ہے - آپ سچے ہین تو بتائیں
شرع کی یا فن مناظرہ کے کس کتاب مین یہ لکھا ہے کہ مدعی سے صرف تشخیص دعوی کرائی جاوے اس
دعوی پر دلیل اس سے طلب نہو -

[ب] کسی دعوی کے مدعی پر دلائل لکھنا فرض نہین تو پھر کیا اس کی منکر پر فرض ہے اس امر کی نہ شریعت
مصدق ہے نہ فن مناظرہ کتب شریعت مین اتفاقی مسئلہ ہے البینہ علی المدعی اور
رشیدیہ کتاب فن مناظرہ مین ہے المدعی من نصب نفسہ لاثبات الحکم بالدلیل او التنبیہ

[ج] یہ آپ کا ایک اور دعوے ہے جو خصم کے نزدیک مسلم نہین چنانچہ اس خط کے جواب
مین بیان کیا گیا ہے کہ اس مین آپنے دہوکہ دیا ہے لہذا اس کی دلیل بھی آپ کے
ذمہ ہے ؂

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طور پر ابتدای حضرت آدم سے یہی طریق جاری ہے کہ جو پیدا ہوا وہ آخر ایک دن جوانی کیحالت مین یا بڈہا ہو کر مرے گا جیسا کہ اللہ جلشانہ آپ فرماتے ہین۔ ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکی لا یعلم بعد علم شیئًا۔ پس جبکہ میرے پر یہہ فرض ہی نہین کہ مین مسیح کے فوت ہونے کے دلائل لکھون اور انکا فوت ہونا تو مین بیان ہی کرچکا تو اب اگر مین آپ سے پہلے لکھون تو فرمایئے کیا لکھون[۱]۔ یہ تو آپ کا حق ہے کہ میرے بیان کے ابطال کے لئے پہلے آپ قلم اوٹہائین اور آیات اور ادر احادیث سے ثابت کر دکہائین کہ سارا جہان تو اس دنیا سے رخصت ہوتا گیا اور ہمارے نبی کریم بھی وفات پا گئے مگر مسیح وفات پانے سے ابتک باقی رہا ہوا ہے۔ کسی مناظر کو پوچھکر دیکھ لین کہ داب مناظرہ کیا ہے[۲]

اب یہ بھی یاد رہے کہ آپکی دوسری سب بحثین مسیح کے زندہ مع الجد اوٹہائے جانے کی فرع ہین[۳]۔ اگر آپ یہہ ثابت کر دین گے کہ مسیح زندہ بجسدہ العنصری آسمان کی طرف اوٹہایا گیا تو پھر آپنے سب کچھ ثابت کر دیا غرض پہلے تحریر کرنا آپکا حق ہے اگر اب بھی آپ مانتے نہین تو چند غیر قومون[۴] کے آدمیون کو منصف مقرر کر کے دیکھلو۔

---

[۱] اپنے دعوی کے دلائل لکھئے اور نہین تو دو چار گالیان مغالطے ہی سہی۔

[۲] آپ ہی تبلا دیجئے مگر کتاب کے حوالہ سے ہمنے تو کتب مناظرہ مین یہی پڑہا ہے کہ دلیل مدعی کے ذمہ ہے نہ منکر و مانع کے۔

[۳] فرع اب بنگئی۔ فتح اسلام توضیح مرام اور اور دیگر ابتدائی تحریرن مین اور خط سابق نمبر ۸ و خط ہذا کے منقول مضمون صفحہ ۶۱ تک تو آپکے مسیح موعود ہونیکا دعوی اصل ہے مسیح کے فوت ہو جانیکا ذکر تو اون مین تبعًا و ضمنًا ہے رسالہ توضیح مرام و رسالہ فتح اسلام کو پھر ایک دفعہ دیکھہ جائیے۔ اگر بھول گئے ہین اور اس خط اور خط سابق کے فقرات زیر نشان کو ملاخطہ کرین اسکی زیادہ توضیح ہمارے خط نمبری ۱، ۳ کی حواشی مین ہوگی انشاء اللہ تعالے

[۴] اسمین آپ یہ جتلاتے ہین کہ آپ مسلمانون کو اپنا ہم مذہب نہین سمجھتے اور کسی مسلمان سے حق گوئی کی امید

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اخویم حکیم مولوی نور الدین صاحب کب آپکے بلانے (سے) لاہور مین گئے تھے۔ جنہون نے بلایا اُنہون نے مولوی صاحب موصوف سے اپنی پوری تسلّی کرالی اور آپکے ان لغو اصولون سے بیزاری ظاہر کی تو پہر اگر مولوی صاحب آپنے اعراض نکرتے تو اور کیا کرتے اعراض کا نام آپنے فرار رکہا۔ اسلئے خدا تعالے نے دست بدست آپکو دکہا دیا۔ کہ در حقیقت فرار کسی سے ظہور مین آیا۔ یہ مولوی صاحب کی راستبازی کی کرامت ہے جس نے آپ پر یہ مصرع سچا کر دیا۔ **مصرع** - مرا خواندی و خود بدام آمدی ؛

قوله۔ اگر آپ میری اس شرط کو قبول نکرین اور مباحثہ سے پہلے ازالہ اوہام دیکھ نہ سکین تو مین اس شرط کے تسلیم سے آپکو بری کرتا ہون بشرطیکہ پہلی تحریرات آپکی ہون اور بعد مین میری۔

اقول۔ حضرت آپ ازالہ اوہام کے اکثر اوراق دیکھ چکے اب مجھے کس شرط سے بری کرتے ہو اور مین ابھی ثابت کر چکا ہون کہ پہلے تحریر کرنا آپ کا ذمہ ہے۔ اب دیکھئے یہہ آپکا آخری ہتھیار بہی خطا گیا۔ عنقریب یہ آپ کا خط بہی بذریعہ اخبارات پبلک کے سامہنے پیش کیا جائیگا تا لوگ دیکھہ لین کہ آپ کی تحریرات مین کہانتک راستی اور حق پسندی اور حق طلبی ہے ؛

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۳) نہین رکہتے۔ تب ہی ثالث کی منصفی تجویز کرتے ہین۔ اس صورت مین آپکو ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا سے ڈرنا مناسب ہے ؛

سے یہ دعوی مین نے کب کیا ہے اور مناظرہ واقع ہونے کے لئے میرا بُلانا کہان شرط ہے حافظ جی کہتے ہے وہ آئے اور ان ہی کے کہنے سے وہ مناظرہ مین نہیں گئے۔ پہر ان کا بلا اطلاع خاکسار چلا جانا فرار نہین تو کیا ہے۔ مگر شرم ہو تو۔

سے محض دروغ بیفروغ ہے ازالۃ الاوہام پچیس جزسے زیادہ بتایا جاتا ہے اور قول فصیح مین جو مین نے دیکہا ہے اسکا ایک جزبہی پورا منقول نہین ہوا۔ پہر اکثر مقابل اقل کہان صادق آیا۔ سبحان اللہ یہ دعوی تقدس اور یہ سفید جہوٹ اور دہوکہ دہی ؛

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بالآخر ایک مثال بھی سنئے۔ زید ایک مفقود الخبر ہے جسکے گم ہونے پر مثلاً دو سو برس گذر گیا۔ خالد اور ولید کا اسکی حیات اور موت کی نسبت تنازع ہے اور خالد کو ایک خبر دینے والے نے خبر دی کہ درحقیقت زید فوت ہوگیا۔ لیکن ولید اوس خبر کا منکر ہے۔ اب آپ کی کیا رائے ہے۔ بار ثبوت کسکے ذمہ ہے کیا خالد کو موافق اپنے دعوے کے زید کا مر جانا ثابت کرنا چاہئے۔ یا ولید زید کا اس مدت تک زندہ رہنا ثابت کرے کیا فتوے ہے۔ راقم۔ خاکسار غلام احمد از لودہانہ۔ اقبال گنج ۲۰ اپریل ۱۸۹۱ء

نوٹ۔ اس مثال سے یہہ غرض ہے کہ جسپر بار ثبوت ہے اسکی طرف سے ثبوت دینے کے لئے پہلے تحریر چاہئے۔

لطیفہ اعتراضیہ متضمن اظہار خیانت میرزا و گروہ میرزائیہ مسیحیہ

اس خط کو تو مرزا صاحب اور انکے حواریوں نے ضمیمہ پنجاب گزٹ سیالکوٹ مطبوعہ ۲ مئی ۱۸۹۱ء مین شائع کیا۔ مگر خاکسار کے خط نمبری ۲۰۰ کو جسکا یہ خط جواب ہی شائع و مشتہر نہ کیا یہ خائنانہ تصرف۔ شاید الہامیون کو جائز ہوگا۔ عام انصاف کا تو یہی قانون ہے کہ جس تحریر مخاطب کا جواب دین اُسکو بھی نقل کرین تاکہ ناظرین کو دونون مین موازنہ و انصاف کرنے کا موقعہ ملے۔

اس خط کا جواب

لاہور ۲۲ اپریل ۹۱ء — بسم اللہ الرحمن الرحیم — نمبر ۲۲۵

جناب مرزا غلام احمد صاحب عافاہ اللہ وہداہ۔ سلام علی من اتبع الہدیٰ۔ آپ کا خط ۲۰ اپریل ۱۸۹۱ء میں نے مسرت سے پڑہا اور اُس سے مین ازبس ممنون ہوا آپکے اس قسم کے مجادلانہ و معاندانہ اور مغالطہ آمیز تحریرات مجھے یہ یقین دلاتی جاتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہین کہ آپ اپنے دعاوی جدیدہ کے اظہار و اشتہار مین خطا اجتہادی نہین کرتے
بلکہ دیدہ و دانستہ حق کا خلاف کرتے اور عمداً لوگون کو دہوکہ دیتے ہین۔ اور یہہ تار و پود
جو ایک مدت سے آپنے پہیلار کہا ہے اس سے مقصود صرف نام آوری و دنیا طلبی ہے
؎ این ہمہ از پئے آنست کہ زر مے طلبی ؛ حق گوئی اور حق پژوہی آپ کا اصلی فرض
اور اقصے غرض نہین ہے۔ لہذا آپ آیندہ بہی ایسی تحریرات کے ارسال سے مجھے سرفراز فرمائین گے
تو میرے اس یقین کو اور بڑہا وینگے اور مجھے اپنا ممنون بنائین گے۔ اس اجمال کی تفصیل مین اپنے
رسالہ مین کرونگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ اس خط مین بطور تمثیل آپکے چند مغالطات معاندانہ
کو ذکر کرتا ہون

آپ لکہتے ہین کہ "مین آپکے ان اصول کو محض لغو سمجہتا ہون" اسمین اپنے عناد
و جدال کو ایسا مبرہن کیا ہے کہ اسمین کسی اہل علم و طالب حق کے لئے مجال مقال
نہین رکہی۔ کوئی اہل علم جسکو حق طلبی سے ادنے تعلق ہو اور پابندی اسلام کا دعوی
ان اصول کو (۱) کتاب و سنت حجج اتفاقیہ ہین۔ (۲) ظواہر نصوص سے بلا دلیل عدول
کرنا جائز نہین۔ (۳) محسوس نیچر (جسکو نیچری لوگ خدا کی قدرت کا قانون سمجہتے ہین)
واقعی خدا کی قدرت کا قانون و معیار نہین ہے۔ ایسے ہی اور وہ اصول جو آپکے حواریے
مجلس مباحثہ مین تسلیم کئے گئے ہین) لغو نہین کہہ سکتا اور نہ امور متنازعہ فیہا سے بیتعلق اور غیر ضروری ٹہیرا سکتا ہے ان
اصول کو لغو اور ضرورت سے خارج کہنا اس شخص کا کام ہے جسکو خود اصول اسلام سے کام نہو بلکہ اپنے اوہام باطلہ اور خیالات فاسدہ
کو دین قویم بنانا چاہتا ہو۔ آپ اپنے دعوے مین سچے ہین تو کم سے کم ایک مسلمان سے
جو عالم ہو اور آپ کا مرید نہو اس دعوے کی تصدیق کرادین۔ آپ لکہتے ہین
"مین نے اپنا دعوے بیان کر دیا کہ مین مثیل المسیح ہون اور ساتھ ہی یہ بہی کہتا ہون
کہ حضرت ابن مریم درحقیقت فوت ہوگئے ہین سو اس عاجز کا مثیل مسیح ہونا تو آپ امکانی
طور پر مان چکے ہین۔ رہا مسیح ابن مریم کا فوت ہونا سو فوت ہونیکے دلائل لکہنا میرے پر فرض نہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہنین کیونکہ مین نے کوئی ایسا دعوے ہنین کیا جو خدا تعالے کی سنت قدیمہ کے مخالف ہو بلکہ مسلسل طور پر حضرت آدم سے یہ طریق جاری ہے کہ جو پیدا ہوگا ایک دن مرے گا چنانچہ قرآن مین ہے۔ اب مین آپ سے پہلے لکھون تو کیا لکھون"۔ اس مین آپنے کئی وجہ سے حق کا خلاف کیا اور مسلمانون کو دہوکا دیا۔ **اول** دہوکہ یہ دیا کہ خاکسار کو آپنے اپنے مثیل مسیح ہونیکا قایل بنا دیا ہے۔ حالانکہ مین نے آپکے مثیل مسیح ہونے کو امکانی طور پر بہی تسلیم ہنین کیا۔ صرف آپکے بعض الہامات کا جن مین مثیل مسیح ہونیکا الہام شامل ہنین ہے امکان[۵۷] تسلیم کیا ہے۔ آپ اپنے قول مین سچے ہین تو میرا وہ قول نقل کرین جسمین مینے آپکا مثیل مسیح ہونا امکانی طور پر مانا ہے **دوسرا** دہوکا یہ کہ صرف تسلیم امکان کو مثبت مدعا سمجھ لیا حالانکہ کوئی عاقل صرف امکان سے وجود ثابت ہنین کرسکتا مثلاً زید اگر یہ دعوی کرے کہ مین بادشاہ یا فلاسفر ہون اور کوئی شخص اسکا امکان مان لے تو اس سے اسکا بادشاہ یا فلاسفر ہونا ثابت ہنین ہو سکتا اور وہ اس تسلیم امکان کے سبب اپنے دعوے کے ثبوت سے مستغنی ہنین ہو سکتا۔ **تیسرا** دہوکا یہ کہ ابن مریم کے فوت ہونیکا اعتقاد بحکم سنت اللہ اور بشہادت کتاب اللہ مسلم ٹہیرا کر اسکو ثبوت سے مستغنی قرار دیا۔ اس سے اگر آپ کا یہہ مقصود ہے کہ یہہ اعتقاد صرف ہمارے نزدیک مسلم ہے۔ گو اور مسلمانون کے نزدیک مسلم ہنین تو ایسی حالت مین آپ اس دعوے کا ثبوت پیش کرنیسے بری ہنین ہو سکتے۔ کیونکہ آپکا اعتقاد دوسرے مسلمانون کا مسلمہ ہنین ہے اور اگر اس سے مقصود یہہ ہے کہ تمام مسلمان اس اعتقاد کو مانتے ہین تو یہہ محض خلاف واقعہ ہے صحابہ و تابعین اور اُنکے اتباع سلف صالحین سے اسوقت تک کوئی مسلمان یہ اعتقاد ہنین رکہتا۔ آپ سچے ہین تو کم سے کم ایک صحابی یا ایک تابعی یا ایک شخص کا سلف صالحین سے نام بس جو یہہ اعتقاد رکہتا ہو۔ پہر اس الوکہے دعوے

۵۷ گو ہین اب اس امکان کا بہی قائل ہنین رہے۔ آپکی مجادلانہ و معاندانہ تحریر نے وہ امکان بہی میرے خیال سے اٹہا دیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ثبوت مین دلائل پیش کرنا آپ کا فرض کیون نہین ہے اور فن مناظرہ کی کونسی کتاب ہے جو آپ کو اس دعوے کے ثبوت پیش کرنیسے سبکدوش کرتی ہے۔ آپ سچے ہین تو کم سے کم ایک کتاب کی شہادت پیش کرین۔ اپنے دعوے کا ثبوت پہلے پیش کرنیکی درخواست آپسے اسی صورت مین ہوئی ہے کہ آپ اپنی ناجائز شرط کو (کہ تحریرات مباحثہ جانبین سے صرف دو ہی ہون۔ پہلے ہماری طرف سے ہو پھر آپکی طرف سے) قائم رکھین۔ اب اگر آپ ان شروط فاسدہ کو واپس لین اور منصب ادعا چھوڑ کر سائل یا مانع بنین تو مین اس دعویکا کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہین اور وہ وجود عنصری کے ساتھ آسمان سے اُترینگے۔ ثبوت پیش کرنیکو مستعد ہون۔ چوتھا دہوکا یہ کہ سُنت اللہ اور آیت کتاب اللہ کو موتِ مسیح پر دلیل ٹہیرایا ہے۔ سنت سے مراد آپ کی نیچر ہی اور اِس تقریر سے آپکا مسلمان کو یہ جتانا مدنظر ہے کہ ایک شخص کا اٹھارہ سو برس تک زندہ رہنا نیچر کے برخلاف ہے لفظِ نیچر آپنے اسلیئے نہین کہا کہ آپکا چھپا اعتقاد نیچریت لوگون پر ظاہر نہو اس تقریر مین آپنے یہ دہوکا بھی دیا ہے کہ خدا کی ایک سنت کو جو اموات مین جاری ہے آپنے ظاہر کیا اور اُس سنت کو جو اُسنے مسیح کے زندہ رکھنے مین قائم کی ہے نظرانداز فرمایا آیتہ کے ذکر مین بھی دہوکا دیا ہے اس آیتہ مین یہ بیان ہرگز نہین کہ اسوقت تک جو پیدا ہوا وہ فوت ہو چکا۔ اسمین تو صرف یہ بیان ہے کہ ہر شخص کے لیئے موت کا ہونا لازمی ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کو جب وہ دنیا مین آئین گے نیز شامل ہوگا۔ خط حال وسابق مین آپ لکھتے ہین کہ حکیم صاحب آپ کی بلانیسے کب لاہور مین آئے کہ پھر بلا اجازت جانے سے فراری متصوّر ہووے اور آپ کا تو درمیان قدم ہی نہ تھا، یہ تو مینے بھی نہین کہا کہ وہ میرے بلانیسے لاہور مین آئے۔ صرف اسی مضمون کا تار دیا تہا کہ وہ مجھ سے گفتگو شروع کرکے بہاگ گئے۔ اگر میرا یہ بیان غلط ہی اور گفتگو مین آپکا قدم ہی نہ تہا تو آپکے راستباز ہونیمین کیا شک ہے۔ آپ سچے تو ہین۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذرا اس پر قسم ہی کہا لین اور وہ آیہ مباہلہ پڑہین جو مولوی محمد اسمعیل ساکن علیگڈہ کے مقابلہ مین لکھہ چکے ہین۔

مرزا صاحب - آپ کی ایسی ہی باتون نے جو محض خلاف واقعہ ہین مجھکو یقین دلا دیا ہی کہ آپ ملہم نہین ہین - آپ لکھتے ہین کہ آدہی رات کو تار آیا تو بلا توقف آدمی روانہ کیا اور ازالۃ الاوہام کے اکثر اوراق آپ دیکھہ چکے ہین - ان فقرات سے ایک ہی سچا ہے تو اُس پر قسم کہائین اور جہوٹے کو ـــ سنائین - فرمایئے تار کسوقت آپ کو ملا اور آدمی کسوقت روانہ ہوا ؟ اور ازالۃ الاوہام کے اوراق کسقدر ہین ؟ اور قول فصیح مین جو مین نے دیکہا ہے کسقدر اوراق منقول ہین ؟ اکثر یا اقل ؟ کیا ملہمین یا صادق القول مومنین کی یہ شان ہے کہ ایسی خلاف واقعہ باتین اُنکے مُنہ سے نکلین - آخیر مین جو آپنے مثال لکہی ہے - اس مین ہی آپ دہوکا دینے سے نہین رُک سکے - حضرت مسیح علیہ السلام باتفاق اہل اسلام آسمانون پر زندہ موجود ہین اونکی وجود و حیات مین کسی قدیم مسلمان کا اختلاف نہین صرف آپ بہ تقلید بعض ملاحدہ یورپ جو مسیح کی دوبارہ زندگی سے اُنکے مقاصد کی زندگی مراد لیتے ہین یہ دعوے کرتے ہین کہ وہ فوت ہو چکے ہین اور انکی دوبارہ زندگی سے اُنکے مقاصد کی زندگی مراد ہے - پہر یہ دعوے زندگی اُس مفقود الخبر کی حیات کی نظیر کیونکر ہو سکتا ہے - اس مثال مین آپنے کئی صورت سے مسلمانونکو دہوکا دیا ہے - اول مسیح علیہ السلام معلوم الوجود و الحیات کو مفقود الخبر شخص کی نظیر قرار دینا - دوم انکی حیات کو جو متفق علیہ اہل اسلام ہے محل اختلاف قرار دینا - سوم ان کی موت کی تجویز کو ایک معمولی اور قابل تسلیم موت کی مانند ٹہیرانا - حضرت مسیح کی سچی مثال یہہ ہے کہ ایک شخص دس برس سے زندہ و موجود اور بحکم مشاہدہ مسلم الحیاۃ چلا آیا ہے اُس کی نسبت ایک شخص نے خبر دی کہ پانچ برس ہوئے ہین کہ وہ مرگیا ہے - اس شخص کا دعوے ان لوگون کے سامنے جو دس برس سے اُس کو زندہ دیکہتے چلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آئے ہین لائق سماعت نہین اور اس شخص کا فرض ہے کہ اُسکی موت کو بدلائل ثابت کرے جن سے ان لوگون کی رویت و مشاہدہ کی غلطی ثابت ہو یہہ تو آپکے جدال و عناد کا ثبوت اور مغالطات کا جواب ہے - اب مین اپنے خط نمبری ۲۰۷ کی اس بات کی طرف آپکو متوجہ کرتا اور اسکا جواب چاہتا ہون - جس سے آپنے چشم پوشی کی ہے - آپ میرے تار کے مضمون کو غور سے پڑہین اور اُس مباحثہ کو جسکے سلسلہ مین تار دیا گیا ہے پورا کرین اپنے حواری کو واپس بہیجین یا خود تشریف لاکر اسکا اتمام کرین - نئی شروط فاسدہ پیش کرکے نیا مباحثہ قائم نہ کرین - شروط فاسدہ کی تسلیم و تحقق محال ہے اور ایسی شروط والے مباحثہ کا وجود ہی ناممکن ہے - آپ کی ان شروط کو پیش کرتے سے لوگ یقیناً جان لینگے کہ در حقیقت آپ کو مباحثہ کرنا منظور نہین ہے - اسی وجہ سے آپ ان شروط کو پیش کرتے اور اُنکی آڑ مین مباحثہ سے جان بچاتے ہین +

آپ کا ناصح ابو سعید محمد حسین

اس خط کا مرزا صاحب نے کچھہ جواب نہ دیا اور ہمارے خطاب و جواب سے سکوت اختیار کیا - جس سے عام نظرون مین آپ پر عجز و ہزیمت کا الزام قائم ہوگیا - مگر اس سکوت پر آپ سے صبر نہو سکا اور اپنی رباعی آنانکہ چشم برگل تحقیق واکنند + از ہرچہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند + در بحثے کہ غیر خموشی علاج نیست + بر ہرزہ است تکیہ بچون و چرا کنند + پر عمل نہ کیا اور اپنی جگہہ اپنے حواریون کو جو نہ بُرا کہنے سے اندیشہ رکہتے ہین - نہ بُرا سننے سے کہڑا کر دیا اور اپنے خط نمبری ۸ کو مع اُسکے جواب منجانب خاکسار نمبری ۲۵ کے ضمیمہ اخبار پنجاب سیالکوٹ ۲۵ - اپریل مین چہپوایا - اور اُس پر اڈیٹر کی قلم سے خوب نون مرچ چہڑکوایا -

اُسپر خاکسار نے مرزا صاحب کے نام رقیمہ ذیل لکہا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لاہور ۲۶ اپریل ۱۹۱۶ء بسم اللہ الرحمن الرحیم نمبر ۱۴۹

جناب مرزا غلام احمد صاحب عافاہ اللہ وہداہ - سلام علی من اتبع الہدے - میرے خط نمبری ۲۲۵ مورخہ ۲۲ - اپریل ۱۹۱۶ء کا جواب دیجئے - منتظر ہون -

(۲) آج ضمیمہ پنجاب گزٹ سیالکوٹ مطبوعہ ۲۵ اپریل میری نظر سے گذرا اسمین آپکا خط مورخہ ۱۶ - اپریل ۱۹۱۶ء منقول ہے اور اُسپر اعتماد کرکے آپکے وکیل ایڈیٹر نے یہ لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب کو اگر اپنی بات پر اسقدر اصرار ہے تو وہ اس مضمون کی حافظ محمد یوسف صاحب - منشی امیر الدین صاحب - منشی عبد الحق صاحب - منشی الٰہی بخش صاحب - اور مرزا امان اللہ صاحب کی دستخطی تحریر شائع کرین کہ مولوی نور الدین صاحب انسے شکست کہا کر بہاگ گئے - مین اسکے جواب مین آپکے وکیل ایڈیٹر کو مخاطب نہین کرتا - اور نہ آیندہ اُن کو یا کسی اور نئے وکیل جناب کو کسی امر مین مخاطب کرونگا - انشاء اللہ تعالے - صرف آپکی خدمت مین گذارش ہے کہ آپ اپنے دعوے مین سچے ہین اور انہی حضرات کی شہادت پر آپکے دعوے کی بنا اور آپکے وکیل کا اعتماد ہے تو آپ ہی ان حضرات مین سے تین شخصون حافظ محمد یوسف صاحب - منشی الٰہی بخش صاحب اور منشی عبد الحق صاحب سے میرے سوالات ذیل کا حلفی جواب لیکر ارسال کرین اسی سے مقدمہ شکست و ہزیمت کا فیصلہ ہو سکتا ہے - اگر ان حضرات ثلاثہ نے بالاتفاق میرے سوالون کا جواب اثبات (لفظ ہان یا نعم) سے دیا تو مین آپکے بیان کو صحیح مان لونگا اور اپنے دعوے شکست دہی سے دست بردار ہو جاؤنگا -

(۱) حکیم نور الدین صاحب نے رخصت کی رات جو تقریر در باب وفات مسیح علیہ السلام کی ہتی - اس تقریر مین اول سے آخر تک یہ تینون صاحب موجود تہے -

(۲) اس تقریر کے اختتام پر ان تینون صاحبون نے حکیم صاحب کا شکریہ ادا کیا اور یہ کہا تہا کہ ہماری مِن کُل الوجوہ تسلی ہوگئی ہے - اور اب ہمارے دل مین کوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شبہ واعتراض باقی نہیں رہا۔

(۳) ان تینوں صاحبوں کا اب یہ اعتقاد ہو گیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور یہہ کہ وہ دنیا میں بذاتِ خود تشریف نہیں لاوینگے جیسا کہ تمام مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ اور موعود مسیح جنکے آنے کی قرآن و حدیث میں خبر ہے آپ ہی ہیں۔

(۴) ان سوالات کے جواب کے ساتھ آپ حافظ محمد یوسف صاحب کے اُس خط کی نقل بھی ارسال فرماویں جسکا ذکر آپکے خط ۱۷ اپریل میں ہے اور اُس کا مضمون آپنے یہ نقل کیا ہے کہ مولوی عبد الرحمن صاحب اسجگہہ آئے ہوئے ہیں ہمنے ان کو دو تین روز کے لئے ٹھیرالیا ہے تا اُن کے روبرو ہم بعض شبہات آپنے آپ سے دور کرالیں اور اس مجلس میں ہم مولوی محمد حسین صاحب کو بھی بلالیں گے۔

ابو سعید محمد حسین

اس **جواب** میں آپنے پھر وہی **سکوت** اختیار کیا اور ہماری کسی بات کا جواب نہ دیا۔ مہربانی فرماکر لکھا۔ تو اس مضمون کا کارڈ لکھا جس سے جواب خط سے انکار اور آیندہ کیلئے گفتگو سے اعراض و قرار پایا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔

نمبر ۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

نحمدہ و نصلی

مجتبی اخویم مولویصاحب سلمہ

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا۔ اس عاجز کو کوئی نئی بات معلوم نہیں ہوتی جسکا جواب لکھا جائے۔ اس عاجز کے دعوے کی بنا الہام پر تھی اگر آپ ثابت کرتے کہ قرآن اور حدیث اس دعوے کے مخالف ہے اور یہہ یہہ عاجز اُن دلائل کو اپنی تحریر سے توڑ نہ سکتا۔ تو آپ تمام حاضرین کے نزدیک سچے ہو جاتے اور بقول آپکے میں اُس الہام سے توبہ کرتا لیکن خدا جانے آپکو کیا فکر تھی جو آپنے اس راست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو منظور نہ کیا - خیر اب ازالہ اوہام کے رد لکھنا شروع کیجئے - لوگ خود دیکھ لینگے -
والسلام -   خاکسار غلام احمد عفی عنہ

اس کارڈ کے ذریعہ ہمسے تو آپنے پیچھا چھوڑا یا - اور سلسلہ مباحثہ و مراسلہ کو بزعم خود قطع کیا - مگر از انجا کہ جدال و مرا آپ کی طینت مین کوٹ کوٹ کر بھر رہا ہے - لہذا اس قطع و تفصی (خلاصی) پر آپ سے صبر نہ ہو سکا اور نچلا نہ بیٹھا گیا - اور بقول اسد ؎ چھیڑ خوبون سے چلی جائے اسد + گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی + **لودہانہ** کے علما سے آپنے چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ شروع کیا اور اسکو چند روز کا شغلہ سمجھکر اشتہار ۳ مئی مین ان کو مدعو مباحثہ کیا - اسمین ہمارے دوست **مولوی محمد حسن** صاحب رئیس لودہانہ کو بھی مخاطب کیا - **انکے** خطاب مین بدقسمتی سے آپکے قلم سے یہ **فقرہ** بھی نکلگیا کہ ان کو اختیار ہوگا کہ چاہین تو بذات خود بحث کرین اور چاہین تو اپنی طرف سے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کو بحث کے لئے وکیل مقرر کر دین -

ہرچند یہہ اشتہار آپنے میرے پاس نہ بھجوایا بلکہ تمام لاہور والون مین صرف اسکا ایک قطعہ پہونچا اور کانفیڈنشل (مخفی) رہا - مگر آخر حاجی محمد دین صاحب کے ذریعہ سے وہ اشتہار ؎۱ خاکسار کی نظر سے بھی گذر ہی گیا - جسپر یہ شعر عاجز کے خیال مین آیا ؎ دیدار مینمائی و پرہیز میکنی - بازار خویش و آتش ما تیز میکنی + اس **اشتہار** نے اس شعر کے مطابق خاکسار کے نائرہ اشتیاق مباحثہ کو جو مرزا جی کے خط نمبری (۱۰) سے وہ دب گیا تھا مشتعل کر دیا - اور اس وقت مجھے وہ سفر ہندوستان جسکا ذکر بار بار ہو چکا ہے نیز درپیش تھا بنا برآن علیہ خاکسار نے مولوی محمد حسن صاحب کے نام **رقعہ مندرجہ ذیل تحریر کیا**

لاہور - ۸ مئی ۱۸۹۱ء   محبی مولوی محمد حسن صاحب   نمبر ۲۳

السلام علیکم - آج مینے مرزا کا آخری اشتہار دیکھا اسمین آپ کو لکھا ہے کہ "چاہو تو مولوی

؎۱ یہ وہی اشتہار ہے جسکی شروط کا خلاصہ صفحہ (۵۱) بیان مین ہو چکا ہے +

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابوسعید محمد حسین صاحب کو وکیل بنا کر پیش کرو۔ اور اسکے ساتھ ایسی شرطین بہی لگا دی ہین جو جلد وقوع مین نہ آئین۔ میری یہ رائے ہے کہ آپ انکو (مرزاجی کو) اس مضمون کا رقعہ لکھین کہ ۹ مئی کی صباح کو ابوسعید محمد حسین بارادہ پٹیالہ لودہانہ پہنچین گے۔ آپ ان سے بات چیت کر سکین تو آپ میرے مکان پر تشریف لے آوین آپ نہ آسکین تو ہم ان کو آپ کے مکان پر لے آوینگے اور اس مجلس مین جسکو آپ چاہین شامل کر لین اور اور شروط کو جنکا تحقق سر دست دشوار ہے پیش نہ کرین

وہ اس امر کو منظور کرین تو بندہ گفتگو کے لئے حاضر ہے۔

ابوسعید محمد حسین

اس خط کے لودہانہ مین پہنچ جانے کے بعد خاکسار بہی ۹ مئی کی صبحکو لودہانہ پہنچگیا۔ اور جاتے ہی مولوی محمد حسن صاحب کو مرزاجی کے پاس بطور سفارت بہجوایا۔ اور انہی کیطرف سے رقعہ مندرجہ ذیل لکھوا کر ان کے ہاتھ مین دیا اور یہ کہدیا کہ آپ کی سفارت کے جواب مین جو کچھ مرزا صاحب کہین وہ تحریر مین لاوین زبانی کوئی پیام و کلام مسموع نہو گا۔

وہ رقعہ چونکہ خاکسار ہی نے لکھوایا تہا۔ لہذا اپنے رجسٹر خطوط کا نمبر اسپر لگایا جاتا ہے اور جو خط اسکے جواب مین مرزا صاحب کا آیا اسپر بہی انکے سلسلۂ خطوط کا نمبر لگایا گیا ہے۔

وہ خط یہہ ہے۔

نمبر ۳۶۹ — لودہانہ ۹ مئی سنہ ۹۱ء

بخدمت شریف مرزا صاحب۔ بعد سلام مسنون کے گزارش ہے کہ آپنے اشتہار

۵۱ خاکسار نے اپنی طرف سے وہ خط اسلئے نہ لکہا کہ مرزاجی خاکسار سے سلسلہ مراسلت و مخاطبت قطع کر چکے تہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مطبوعہ ۳۔ مئی ۱۸۹۱ء میں مجھے مخاطب فرمایا ہے کہ آپ چاہین توبذات خود بحث کرین اور چاہین تو اپنی طرف سے جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو بحث کے لئے وکیل کرین۔ بنا برعلیہ مین مکلف ہون کہ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب حسب اتفاق وارد لودہانہ مین جو آج ہی ۱۱ بجے دن کی ٹرین مین پٹیالہ تشریف لیجائینگے۔ آپ اس وقت مین ان سے مباحثہ کرنا چاہین تو میرے مکان پر تشریف لاوین اور اُنسے گفتگو کرین اور باقی شروط کو جو متعلق انتظام ہین آپ جانے دین کیونکہ اپنے مکان پر انتظام کا ذمہ دار مین خود ہون مگر یہ واضح رہے کہ جناب مولوی صاحب گفتگو سے پہلے چند اصول آپسے تسلیم کرائینگے جناب کو بھی اختیار ہے جو اصول چاہین ان سے تسلیم کرالین۔ اور متنازعہ فیہ آپ کا یہ دعوی ہوگا کہ مسیح جسکے آنے کی احادیث مین خبر ہے آپ ہین۔

خاکسار محمد حسن

اسکا جواب۔ از جانب مرزا صاحب

نمبر ۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہہ عاجز بسر وچشم تحریری گفتگو کے لئے موجود ہے۔ اصول پیش کرنے کو بھی مین مانتا ہون۔ چند سوال آپ کیطرف سے

۱ـ اب تمہید اصول کو آپ مان گئے حالانکہ خط نمبری (۹) مین اسکو لغو قرار دے چکے تہے یہ تسلیم صحیح اور دل سے ہے۔ تو انکار سابق سے آپ کا عناد ادر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چند سوال میری طرف سے ہوں اور امر مبحوث عنہ وفات یا حیات مسیح ہو گا کیونکہ اس عاجز کا دعوی اسی بنا پر ہے۔ جب بنا ٹوٹ جاوی گی تو یہہ دعوے خود ٹوٹ جاویگا

استخفاف اصول اسلام ثابت ہوتا ہے اور اگر وہ انکار صحیح اور دل سے تھا تو اس تسلیم سے آپ پر التزام لغو کا الزام قائم ہوتا ہے۔ (حاشیہ صفحہ (۶۱) و متن صفحہ (۱۴۰۱) ملاحظہ ہو الہام وفات مسیح کے مبنی اور اصل ہونے کے معنے در بطن قائل ہیں۔ اصل و مبنی ہونے سے اگر یہ مراد ہے کہ دعوے مسیح موعود ہونیکا اس الہام وفات مسیح سے نکالا گیا ہے تو یہ محض بناوٹ ہے۔ آپ کو صرف وفات مسیح کا الہام ہونا اور اس الہام سے آپ اپنے مسیح موعود ہونیکا دعوے نکالتے تو آپ یہ بات کہہ سکتے تھے۔ اور جس حالت مین ان دونون امر کی نسبت آپ الہام کے مدعی ہین۔ اور یہہ دونو امر از قسم اخبار ہین (جنمین ایک پیشین گوئی ہو دوسرا پیشین گوئی) نہ از قسم انشار (امر یا نہی) تو امر دوم کا امر اول پر مبنی اور اول کا اصل دوم کا فرع ہونا کوئی معنے نہین رکھتا۔ یہ تو دو نوجدا گانہ اور مستقل الہام ہین جن مین سے ایک مین ایک امر گذشتہ کے وقوع کی خبر دیگئی ہے (کہ حضرت مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہین) دوسرے مین ایک امر آئندہ کی نسبت خبر ہے کہ آنیوالا مسیح جسکی خبر احادیث مین وارد ہے تو ہے۔ یا ایک زمانہ کے بعد ہوگا (جب مسلمان تجھے تسلیم کر لین گے) جن مین نفیاً و اثباتاً تلازم نہین ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح بن مریم کی وفات ثابت و مسلم ہو تو اُس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ پھر مسیح موعود آپ ہین۔ کیون جائز نہین ہے کہ در صورت وفات مسیح ابن مریم مسیح موعود کوئی اور ہو اسصورت مین آپ کو مسیح موعود ہونے کے لئے اور دلائل قائم کرنے پڑینگے۔ صرف وفات مسیح سے آپ اپنا مسیح ہونا ثابت نہ کر سکین گے اور اگر حضرت مسیح کا زندہ ہونا ثابت ہو تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ آپ کا یہہ الہام

ملاحظہ ہو ازالۂ اوہام حصہ اول تصنیف مرزا صاحب صفحہ (۵۹)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصل امر وہی ہے۔

اس وقت ۱۲ بجے تک مجھے باعث بعض نجی کے کامون سے بالکل فرصت نہین ہے[۱]

(تتمہ حاشیہ صفحہ (۷۶))

کہ آنے والے مسیح آپ ہین غلط ہو اس صورت مین آپ یہہ کہہ سکتے ہین کہ حضرت مسیح ابن مریم زندہ ہین تو ہین وہ کسی اور کام کے لئے ہونگے۔ جس مسیح کے نزول کا احادیث صحاح ستہ مین ذکر ہے اور اُن کے عالیشان کارنامون (قطع صلیب وضع جزیہ قتل خنازیر وغیرہ) کا اُن احادیث مین بیان ہے اس سے مین ہی مراد ہون آپ یہ بات نہ بھی کہین تو کوئی اور نیچری آپ کا حواری یہ بات کہہ سکتا ہے و بنا بر علیہ صرف حیات مسیح کے ثبوت سے اس دعوی کا (آپ کرین یا کوئی اور نیچری) ابطال نہین ہو سکتا بلکہ اس دعوے کے ابطال کے لئے دلائل پیش کرنیکی حاجت ہے۔

اس بیان سے صاف ثابت ہے کہ ان دو نو الہامات اور دعاوی مین نفیاً واثباتاً تلازم نہین ہے۔ اور ایک دوسرے کی فرع نہین ہو سکتا مگر اس بات کے سمجھنے کیلئے علوم عقلیہ مین مداخلت بکار ہے صرف جعلی اور خیالی الہامون کے زور سے یہ سمجھ مین نہین آسکتے۔ اور اگر الہام وفات مسیح کے اصل و مبنی ہونیسے یہ مراد ہے کہ الہام وفات الہام مسیح موعود ہونیکی شرط ہے جیسا کہ خط نمبر ۲ مین آپکے قلم نکل گیا ہے تو اُسپر اس خط کے حواشی مین بصفحہ (۸۰) وغیرہ بحث ہوگی۔ انشاء اللہ تعالے۔

[۱] کیون حضرت! یہ گریز نہین۔ کنارہ کشی نہین۔ فرار نہین۔ ہزیمت نہین۔ تو اور کیا ہے؟ اور اس کام سے بڑھکر اہم اور ضروری اور کونسا کام آپ کو اُس دن پیش آگیا تھا؟ مسیح ہو جانے۔ اور اس کا ثبوت پیش کرنے سے بڑھکر کوئی کام آپکے لئے تھا تو آپ اسکو بیان کرتے تا کہ ناظرین کو آپکے اس عذر کا محض حیلہ و بہانہ ہونا ثابت ہو۔ بعد عید شنبہ کا دن آپنے اسلئے مقرر کرانا چاہا تھا کہ آپ کو یہ علم ہو چکا تھا کہ ہمارا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ آن مکرم عید کے بعد یعنے شنبہ کے دن کو بحث کے لئے مقرر کرین تا فرصت اور فراغت سے ہر یک شخص حاضر ہو سکے - خاکسار غلام احمد - ۹ مئی ۱۸۹۱ء

اس کا جواب

جس کو خاکسار نے مولوی محمد حسن صاحب کیطرف سے لکھوا دیا تھا -

لودھانہ - ۹ مئی ۱۸۹۱ء نمبر ۳۷۰

جناب مکرم مرزا صاحب

بعد سلام مسنون گزارش ہے - آپکے اشتہار مین دونون دعوے ہین - مسیح کے فوت ہونیکا دعوے - اور آپ کے مسیح موعود ہونیکا دعوے ان دونون دعاوی مین ایسا تلازم لہ نہین ہے کہ ایک کے ثبوت سے دوسرا دعوے ثابت ہو جائے - جیساکہ آپکے خط مین مرقوم ہے لہذا مین یہ چاہتا ہون کہ پہلے آپکے مسیح موعود ہونے مین بحث ہو - پھر حضرت ابن مریم کے فوت ہونے مین آپ اشتہار مین یہ دونون دعوے کر چکے ہین تو اب دوسرے دعوے کی بحث سے کیون اعتراض فرماتے ہین - آپ کو لازم ہے کہ بیان اشتہار کے مطابق دونون دعاوے مین بحث کرنیکو مستعد رہین اور ہماری اس تجویز کو (کہ پہلے آپکے مسیح موعود ہونے مین بحث ہو -) منظور کر لین کیونکہ بحکم اصول مناظرہ ہمکو اختیار ہے کہ آپکے جس دعوے پر چاہین پہلے بحث کرین - ہان آپ اپنے دوسرے دعوے سے دست بردار ہو جاوین - اور اس امر کو بذریعہ تحریر ظاہر کرین تو ہم آپکے اسی اول دعوے پر بحث کرنیکو تیار ہین - مورخہ ۹ مئی ۱۸۹۱ء احقر محمد حسن عفا اللہ عنہ

مناظر (یہ خاکسار) پٹیالہ کو تیار ہی اور وہ شنبہ تک لودھانہ مین رہ نہین سکتا -

لہ حاشیہ صفحہ ۷۵ مین عدم تلازم کی وجہ بیان ہو چکی ہے *

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمبر ۱۲

اسکا جواب

از جانب مرزا صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی

مکرمی حضرت مولوی صاحب سلمہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جناب آپ خوب جانتے ہین کہ اصلی امر اس بحث مین جناب مسیح ابن مریم کی وفات یا حیات ہے اور میرے الہام مین بھی یہی اصل قرار دیا گیا ہے کیونکہ الہام یہہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے - اور اُسکے رنگ مین ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے"

ف ۱ یہ الہام ابھی گھڑا گیا ہے - اس سے پہلے تحریرون مین اسکا نام و نشان نہین اصل الہام یہ ہوتا تو فتح اسلام - توضیح مرام - جواب مباہلہ صوفی عبد الحق غزنوی مشتہرہ پنجاب گزٹ سیالکوٹ ۲۸ - فروری - اور آپ کے جملہ خطوط اسمی خاکسار مین اس کا ذکر کیا جاتا - ان تحریرات مین تو پہلا اور اصل الہام یہی بیان کیا گیا ہے کہ تُو آنے والا (یا موعود مسیح") ہین ہون وفات حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر تو منجملہ تحریرات مذکورہ بعض تحریرات مین اسکے بعد ضمناً و تبعاً ہوا ہے اور بعض مین اس سے تعرض ہی نہین - چنانچہ حاشیہ خط نمبری (۱و۲) مین بہ نقل عبارات سامی ثابت کیا جا دیگا یہہ الہام اصل تھا تو اُن تحریرات مین اسکو اصل و اول کیون قرار نہین دیا گیا - کہین اسکو اصل قرار دیا گیا ہے ؟ تو بتائین کس تحریر مین ؟ اور کب ؟

حضرت ! یہ من گھڑت الہام مشت بعد از جنگ کا نمونہ ہے - آپ نے ہم پر ناحق

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سو پہلا اور اصل امر الہام مین یہی ٹھیرایا گیا ہے کہ مسیح بن مریم فوت ہو چکا ہی
اب ظاہر ہے۔ اور ہر ایک عقلمند سمجھہ سکتا ہے۔ کہ اگر آپ حضرت مسیح کا زندہ ہونا
ثابت کردینگے تو جیسا کہ پہلا فقرہ الہام کا اس سے باطل ہوگا ایسا ہی دوسرا فقرہ
بہی باطل ہو جائیگا کیونکہ خدا تعالے نے میرے دعوے کی شرط صحت مسیح کا فوت

تقریر ما تضمن ۱۹

یہ الزام لگایا تہا۔ خدا تعالے نے آپکو ہتہون ہاتہہ بدلا دیدیا کہ آپنے دعوے مسیحائی
اور اسکی دلائل سابقہ کو مشتہر کرنے کے ایک مدت کی سکوت کے بعد یہ ایک نیا ہتہیار اوٹہایا"
جسمین آپ کا وار خطا گیا ہمنے اُسکے مقابلہ مین یہ بات ثابت کردکہایا کہ یہ اصل الہام
نہین ہے۔ نئی من گہڑت ہے۔ اس کی مزید تفصیل حاشیہ خط نمبری (۱،۲،۳) مین ہوگی

۱ یہ ابہی ثابت ہو چکا ہے کہ آپ کا یہ الہام خدا کی طرف سے نہین ہے ابہی گہڑا گیا ہے
اور اگر ہم اس من گہڑت کو الہام فرض کرین اور خدا کی طرف سے مان لین تو بہی اس سے
وفات مسیح کا شرط اور آپکے دعوے یا الہام مسیح موعود ہونیکا مشروط ہونا ثابت نہین
ہو سکتا۔ اس الہام مین کوئی ایسا حرف شرط مذکور نہین ہے اور نہ مقدر ہو سکتا ہی
جس سے یہ شرطیت ثابت ہو اور اگر ترتیب عبارت سے اور خبر وفات مسیح کے
اولاً اور پیشگوئی مسیح موعود ہونے کے ثانیاً مذکور ہونے سے یہ شرطیت نکالی گئی
ہے تو یہ محض بے خبری زبان و انفی پر مبنی ہے۔ ترتیب ذکری سے مذکور اول کا
شرط اور مذکور دوم کا مشروط ہونا ہرگز ثابت نہین ہوتا۔ اور حرف "اور" یا "واو"
عاطفہ اس ترتیب کے مثبت نہین ہوتے۔ کسی اہل علم سے پوچہہ لین اگر اس بات کو
سمجہہ نہ سکین اس شرطیت کو ثابت کرنیکے لئے اور الہام ہے تو اسکو پیش کرین
مگر یہ یاد رکہین کہ جو من گہڑت الہام اس شرطیت کے ثبوت مین پیش کرینگے
اس سے ہم بحول اللہ وقوتہ شرطیت ثابت ہونے دینگے آپ جو

انتہی کلام السابق بصفحہ ۸۶

[illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہونا بیان فرمایا ہے اور بحکم اذا فات الشرط فات المشروط مسیح کی زندگی کے ثبوت سے دوسرا دعوے میرا خود ہی ٹوٹ جائیگا۔ ماسوا اس کے میرے دعوی مثیل مسیح ہین کسی پر جبر و اکراہ تو نہین کہ خواہ مخواہ اسکو قبول کرو۔ صرف یہ کہا جاتا ہے کہ جسپر مسیح بن

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۰

یہ ہماری لیاقت کا اثر نہین بلکہ آپ ہی کے ان الہامات کی کرامت ہے آپکی دونو الہام اس قسم سے ہین کہ انمین ایک کا دوسرے کے لئے شرط ہونا بحکم عقل ممکن نہین اور کوی عاقل سلیم الحواس اول کو دوسرے کے لئے شرط نہین ٹہیرا سکتا۔ اسکی وجہ صاف اور صریح یہ ہے کہ شرط (جس سے کسی امر کے وقوع کو مشروط کیا جائے) کا متکلم یا مخاطب کے نزدیک مشکوک ہونا ضروری ہے۔ اور جو امر یقینا واقع اور موجود ہو اسکے وجود سے کسی واقعی امر کو مشروط و معلق نہین کیا جاتا۔ اور آپ کا وہ الہام جسکو آپنے پہلا الہام قرار دیا ہے ایک ایسے امر کے متعلق ہے جو اس الہام کی رو سے یقینا واقع اور متحقق ہو چکا ہے اور اسکے وقوع اور وجود مین اس الہام کے ملہم (بزعم جناب خدا تعالے) اور اسکے مخاطب (خود بدولت) کو شک نہین ہے۔ لہذا اس امر واقعی اور متحقق الوقوع سے دوسرے الہام کو جسمین آپکے مسیح موعود ہونے کی پیشنگوئی ہے مشروط و معلق کرنا اور مثلا یون کہدینا کہ اگر مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہین تو پہر مسیح موعود تو ہی ہو جائے گا۔ (جب مسلمانون مین تسلیم کیا جائیگا۔) جائز نہین ہے اور کسی عاقل سلیم الحواس سے اسکا صدور ممکن نہین۔ کوئی عاقل سلیم الحواس آفتاب کے نصف النہار کو پہنچنے کے وقت (اگر مخاطب و متکلم دونون بینا چشم ہون اور آفتاب کی رویت و وجود مین شک نہ رکہتے ہون) یہ نہین سکتا کہ اگر آفتاب نکلا ہی تو فلان امر واقع ہو یا تو وہ جائیگا کوئی ایسا کہے تو اسکو مالیخولیا یا مانومینیا یا ہسٹیریا مین مبتلا سمجہا جائیگا۔ آپ علوم عقلیہ کو دری ہوی کیڑی کی مانند جانتے ہین چنانچہ فتح الاسلام کے صفحہ (۳۳) لکہہ چکے ہین و بناء علیہ ان علوم سے ناواقف نہین تو کیا کتب نحو مین بہی نظر نہین رکہتے یا بہول گئے ہین تعجب التعجب!! افسوس! افسوس!!

۵۱ فتح الاسلام مین اپنے مسیح موعود ہونے کو آپ جبر اً قبول کرانا چاہا اور اس سے انکار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مریم کا فوت ہو جانا ثابت ہو جائے پھر وہ خدا تعالے سے ڈر کر میری صحبت مین رہ کر میرے

کرنیوالون کو خوب ڈرایا اور دہمکایا ہے چنانچہ اسکے صفحہ (۱۰) مین آپ اپنا مسیح موعود ہونا بیان کر کے صفحہ ۱۱ مین فرماتے ہین پس ہر ایک کو (اسمین آپنے یہ قید نہین لگائی کہ جسپر حضرت مسیح بن مریم کا فوت ہو جانا ثابت ہو) چاہئیے کہ اس سے (یعنے آپکے مسیح موعود ہونے سے) انکار کرنے مین جلدی نکرے تا خدا سے لڑنے والا نہ ٹہرے دنیا کے لوگ جو تاریک اور اپنے پرانے خیالات پر جمے ہوئے ہین وہ اسکو قبول نہین کرینگے مگر عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جو انکی غلطی انپر ظاہر کر دیگا۔ دُنیا مین ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہین کیا لیکن خدا تعالے اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملون سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا"۔

(تبلیغ رسالت صفحہ ۱۰/۱)

اسی سلسلہ مین اور اسی دعوی مسیحائی کے بعد آپ صفحہ ۵۰ و ۵۸ مین اسی رسالہ کے لکہتے ہین۔

"جو مجہے چہوڑتا ہے وہ اُسکو چہوڑتا ہے جس نے مجہے بہیجا ہے اور جو مجہ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے۔ جسکی طرف سے مین آیا ہون۔ میرے ہاتھ مین ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دُور بہاگتا ہے وہ ظلمت مین ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین مین ہون جو مجھ مین داخل ہوتا ہے۔ وہ چورون اور قزاقون اور درندون سے اپنی جان بچائے گا۔ مگر جو شخص میری دیوارون سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اسکو موت درپیش ہے۔! اور اس کی لاش بہی سلامت نہین رہیگی"۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دعوے کی آزمایش کرے۔ اب ظاہر ہے کہ پہر وفات و حیات پر قرعہ پڑا[۱]۔ بہرحال یہی امر حقیقی اور طبعی طور پر مبحوث عنہ اور متنازعہ فیہ ٹہرتا ہے[۲]۔ ماسوا اسکے آپ کی غرض دوسری

(۸۴)

مگر اس مقام مین آپ لوگون کو اپنے مسیح ہونے کی تسلیم وعدم تسلیم مین آزادی دیتے اور یہہ فرماتے ہین کہ مین اپنے مسیح موعود ہونے کے تسلیم وقبول پر کیسیکو مجبور نہین کرتا۔ صرف یہہ کہتا ہون کہ جسپر مسیح بن مریم کا فوت ہوجانا ثابت ہو وہ میری صحبت اختیار کرکے میرے دعوے مسیح موعود ہونے کی آزمایش کرے" جو تخویف وترہیب فتح الاسلام کے بالکل مخالف ہے۔

اب اگر اس آزادی کو دل سے سمجہا جائے تو وہ دہمکی فتح الاسلام کی لغو بلکہ کذب ٹہرتی ہے اور اگر وہ دہمکی دل سے ہے اور کچہہ صحت واصلیت رکہتی ہے تو یہ آزادی صرف دہوکہ دہی ہے۔

بہرحال وہ دہمکی اور یہ آزادی دونون صحیح نہین ہوسکتین۔ اور دونون مین سے ایک ضرور آپ کے صدق مقال اور استقامت حال کو دہبہ لگاتی ہے۔ ہان اگر آپ ایک مین غلطی یا خطا کا اقبال کرلین تو اس الزام سے آپ بری ہوسکتے ہین۔ مگر یہ آپ سے نہ کبہی ہوا ہے۔ اور نہ آیندہ ہوگا کیونکہ اس سے آپکے خیال باطل وادعا عاطل "قطعیت الہامات" کو دہبہ لگتا ہے۔ اور یہہ ہم سے نہین ہوسکتا اور نہ ہوگا کہ آپ کی اس قسم کے مغالطات پر خاموش رہین اور آپ کے دہوکے لوگون پر ظاہر نکرین۔

[۱] یہ تب ہوتا جب آپ کا مسیح موعود ہونا الہام وفات مسیح سے مستنبط ہوتا یا وہ اسکے فرع اور یہ اسکے شرط ہوسکتا۔ ان باتون کا بطلان حواشی سابق مین ظاہر ہوچکا ہے۔ پہر یہ قرعہ کیسا۔

[۲] ایسا تہا تو پہلے تحریرات مین کیون اسکو مبحوث عنہ قرار ندیا۔ مشتی کہ بعد از جنگ یاد آید ——

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بحث سے جواب کے دلمین ہے وہ اس بحث مین ہی بخوبی حاصل ہو جاتی ہے - کیونکہ مین اقرار کرتا ہون اور حلفاً کہتا ہون کہ اگر آپ مسیح کا زندہ ہونا کلام الٰہی سے ثابت کر دین گے تو مین اپنے دعوے سے دست بردار ہو جاؤن گا اور الہام کو شیطانی القا سمجھ لونگا اور توبہ کرونگا (ف ۱) اب حضرت اس سے زیادہ کیا کہون - خدا تعالےٰ آپ کے دل کو آپ سمجھا دے - مگر یہ کہ اول قرآن کریم کی رو سے دیکھا جائیگا کس کس آیت کو آپ حضرت مسیح بن مریم کے زندہ ہونے کے ثبوت مین پیش کرتے ہین - اور اگر بغیر کسی جرح قدح کے وہ ثبوت آیۂ مسلم ٹھہریگا تو بھلا پھر کسکی مجال ہے کہ اس سے انکار کر جائے - لیکن اگر قرآن شریف سے آپ ثابت نکرین گے تو پھر آپ کو اختیار ہوگا کہ بعد تحریری اقرار اس بات کے قرآنی ثبوت پیش کرنیسے ہم عاجز ہین احادیث صحیحہ غیر متعارضہ (ف ۲) کو اس ثبوت کے لئے آپ پیش کرین - اور جب آپ ایسا ثبوت دے چکین گے تو منصفین ترازوی الف...

ف ۱ حضرت توبہ تو آپ مدت کی کر چکے ہین اور بنا بر بیان حافظ محمد یوسف صاحب اس دعوے مسیح موعود ہونے پر خلوت مین پچھتاتے اور افسوس ظاہر کر چکے ہین مگر بطبق **بیت** استادم اگفت کہ تو توبہ کن - من کنم دل نکند من چہ کنم؟ آپ کا دل نہین مانتا کہ اس توبہ کا اظہار و عام اشتہار کرین - کیونکہ اس مین کساد بازاری متصور ہے اور دکان بند ہوتی ہے - یہی سوچکر آپ اپنے خط نمبری ۳ و نمبری ۵ مین جو اشاعۃ السنت نمبر ۱۲ جلد ۱۲ مین بصفحہ نمبر ۳۶۰ و صفحہ ۳۶۹ منقول ہین فرما چکے ہین کہ یہ عاجز اس بصیرت اور علم سے اپنے تئین نابینا نہین کر سکتا - جو حضرت احدیت جل شانہ نے بخشا ہے - پھر اس مقام مین اس علم و اعتقاد سے توبہ کرنے کا وعدہ فقرہ بازی اور دھوکہ دہی نہین تو کیا ہے؟

ف ۲ یہ قید اپنے ان احادیث صحیحہ کی رد و انکار کے لئے لگائی ہے جنمین حضرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکر خود جانچ لینگے کہ کسطرف پلہ ثبوت بھاری ہے والسلام علی من اتبع الھدے

مرزا غلام احمد

اسکا جواب

لودہانہ - ۹ مئی نمبر ۳۷۱

جو خاکسار نے مولوی محمد حسن صاحب کیطرف سے لکھوایا

مکرمی جناب مرزا صاحب - بعد سلام مسنون گزارش ہے -

(۱) آپنے یہ الہام کسی رسالہ مین باین الفاظ و ترتیب نقل نہین کیا کہین منقول ہے تو بتایئے -

(۲) اس الہام کے الفاظ سے اگر ان کو تسلیم کرلیا جاوے نہ شرطیت ثابت ہے

مسیح علیہ السلام کے حلیہ مین کسیقدر لفظی اختلاف و ظاہری تعارض پایا جاتا ہے جیسے ایک حدیث مین آپ کی رنگت کا گندم گون ہونا مذکور ہے دوسری مین سُرخ ہونا مگر آپ کو یہ معلوم نہین (اور معلوم ہو کیونکہ جبب آپ حدیث کے کوچہ سے آشنا نہین) کہ یہ تعارض اُٹھایا گیا ہے - اور گندم گون ہونا اور سرخ رنگ ہونا باہم یون متوافق ہو سکتے ہین کہ گندم گونی سرخی کے ساتھ ہو - چنانچہ لاکھون اشخاص ایسے نظر آتے ہین کہ گندم گون ہونے کے ساتھ سُرخ رنگ بھی ہین -

صفحہ ۱۴۷ [illegible]

آپنے امام الائمہ ابن خزیمہ کا یہہ قول نہین سنا (اور کیونکر سنتے جب آپ فن حدیث سے محض نابلد ہین) کہ مین ایسی کوئی دو حدیثین نہین دیکھتا جو صحیح اسناد کے ساتھ آنحضرت صلعم سے مروی ہون اور وہ آپسمین متعارض ہین

وقد روینا عن محمد بن اسحٰق ابن خزیمة الامام انه قال لا اعرف انه روی عن النبی صلی الله علیه وسلم حدیثان باسنادین صحیحین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ دونون الہامون کا تلازم۔[1]

(۳) آپنے جملہ تحریرات و اشتہارات مین یہ دونون مستقل دعوی کئے ہین بلکہ آپنے[2]

متضادین فمن کان عندہ فیاتنی بہ لا الف بینہما۔ (کتاب علوم الحدیث المشہور بمقدمہ ابن الصلاح)	یعنے جمع نہو سکین جسکے پاس ایسی دو حدیثین ہون وہ میرے پاس لائے مین انکو باہم متوافق کردون یعنے ظاہری تعارض اُٹھا دون۔ ایسا ہی امام ابن الصلاح

تقریر کا نمبر ۵۷ صفحہ

کے علوم الحدیث مین انسے منقول ہے۔

[1] شرطیت کی نفی صفحہ (۸۰) مین مدلل ہو چکی ہے اور تلازم کی نفی بصفحہ (۷۶)

[2] اپنے رسالہ فتح الاسلام مین جو آپکے دعوے کا مفتح ہے چار صفحات (نمبر ۱۰۔ ۱۵-۱۷-۲۳) مین آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا ہے۔ چنانچہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۲ نمبر ۱۲ کے صفحہ ۳۰۵ مین ان صفحات کی عبارات نقل ہو چکی ہین۔ ان چارون صفحہ مین کہین آپنے یہ دعوے نہین کیا۔ (جسکو اب اصل دعوی بتایا جاتا ہے) کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہین۔ اس رسالہ مین صرف ایک اور جگہہ (صفحہ ۲۵ مین) حضرت مسیح کے فوت ہونیکا ذکر ہے سو بھی نہ بطور مستقل دعوی بلکہ اس اجنبی بیان کے ضمن مین کہ لوگ میرے ساتھ باستہزا ء پیش آدین تو کوئی افسوس کا مقام نہین کیونکہ مجھ سے پہلے نبیون سے بھی ٹھٹھا ہوا ہے"۔ اور اس کی تنظیر مین ذکر ہوا اور یہ کہا گیا ہے کہ ایک دفعہ اسکو اپنے زعم مین صلیب پر چڑہا کر قتل کردیا۔ مگر چونکہ ہڈی نہین توڑی گئی تہی۔ اس لئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچگیا۔ اور بقیہ ایام زندگی بسر کرکے آسمان کی طرف اُٹھایا گیا"۔ اور اس سے پہلے (صفحہ ۱۰ مین) بہی ایک تمثیل کے ضمن مین کہا گیا ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مسیح موعود ہونیکا دعوے آپکا پہلا دعوے ہے - اب آپ اس دعوے کو پہلے دعوے کے فرع اور اس کے تابع قرار دیتے ہین تو صاف الفاظ سے کہین کہ ہمنے اس دعوے کو مستقل ٹہرانے مین غلطی کی ہے - اس اقرار کے بعد آپ کا فرض ہوگا کہ اولاً

تیسرا ضمنی دعویٰ

مسیح کی روح ہیپرودیس کے عہد حکومت مین بہت تکلیف کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی - مگر اسمین یہ تصریح نہین ہے کہ روح بلا جسم اُٹھائی گئی یا معہ جسم اور نہ اسمین اور بیان صفحہ ۲۵ مین کہین یہ تصریح ہے کہ ان دو مقامون مین جو کچھہ کہا گیا ہے وہ الہام ہے یا الہام مسیح موعود ہونے کی شرط یا اسکا مبنی و اصل ہے-

ان دو مقام کے سوا اس رسالہ مین حضرت مسیح کی موت کا کہین ضمنی اور تبعی وتمثیلی ذکر بہی نہین ہے-

اور آپکے دوسرے رسالہ توضیح مرام مین ایک جگہہ بصفحہ ۸ حضرت مسیح کے فوت ہوجانیکا ذکر ہے سو بہی نہ بطور بیان الہام اور نہ بطور دعوے بلکہ دعوے عدم نزول حضرت مسیح ابن مریم کے ثبوت پر ایک دلیل کے ضمن مین بیان ہوا ہے چنانچہ پہلے بصفحہ ۶ عیسایون پر انکے قرارداد اور ان کے اعتقاد کے مطابق یہ الزام قائم کیا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام بہشت مین داخل ہو چکے ہین اور جو بہشت مین داخل ہوتا ہے وہ پہر اس سے خارج نہین ہوتا پہر بصفحہ ۸ لکہا ہے کہ قرآن شریف مین اگرچہ حضرت مسیح کے بہشت مین داخل ہونے کا بہ تصریح کہین ذکر نہین لیکن انکے وفات پاجانے کا تین جگہہ ذکر ہے اور مقدس بندون کے لئے وفات پانا اور بہشت مین داخل ہونا ایک ہی حکم مین ہے"!

اور اسکے مقابل دعوے مسیح ہونیکو بالاستقلال بیان کیا اور اسکو الہام قرار دیا ہے چنانچہ شروع رسالہ مین بصفحہ (۱) لکہا ہے"- اور نیز یہ بہی ہین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ دعوے وفات مسیح علیہ السلام کو دلائل سے ثابت کرین۔ پھر ہم اس دعوے مین کلام کرین گے۔ انشاء اللہ تعالے۔

خاکسار محمدؐ حسن

تحفہ حاشیہ صفحہ ۸۷

بیان کرچکا ہون کہ اس نزول سے درحقیقت مسیح بن مریم کا نزول مراد نہین بلکہ استعارہ کے طور پر ایک مسیح کے آنے کی خبر دیگئی ہے جسکا مصداق حسب الہام و اعلام الٰہی یہی عاجز ہے"

ان دونون مقام کے بیان کو ادنے توجہ انصاف کے ساتھ دیکھنے سے صاف سمجھ مین آتا ہے کہ دعوے مسیحائی آپکا اصل اور پہلا اور مستقل دعوے ہے اور دعوے وفات حضرت مسیح دعوے عدم نزول حضرت مسیح کی دلیل کا ایک جزء یا مقدمہ ہے وبس۔

اور آپ کی تیسری تحریر (جواب مباہلہ صوفی عبدالحق غزنوی جو پنجاب گزٹ سیالکوٹ ۲۸۔ فروری ۱۸۹۱ء مین شائع ہوئی ہے) مین بھی اصل اور پہلا الہام اسی دعوے مسیح موعود ہونے کو قرار دیا گیا ہے۔ اور دعوے وفات مسیح کو اس الہام کے بعد بیان کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہین۔ یہ بات سچ ہے کہ اللہ جلشانہ کی وحی و الہام سے مینے مثیل مسیح ہونیکا دعوے کیا ہے اور یہ میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ میرے بارہ مین پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ مین خبر دیگئی ہے۔ اور وعدہ دیا گیا ہے سو مین الہام کی بنا پر اپنے تئین وہ موعود مسیح سمجھتا ہون۔ جسکو دوسری غلط فہمی کی وجہ سے مسیح موعود کہتے ہین × × × لیکن میرے پر کھولدیا گیا ہے کہ مسیح ابن مریم جسپر انجیل نازل ہوئی تھی فوت ہوچکا ہے"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس خط کا جواب دینے سے مرزا صاحب نے صاف انکار کر دیا۔ اور یہ کہا کہ مین بار بار کیا لکھون۔ اور ایک ہی بات کا اعادہ کہانتک کرون۔ اور ۹ مئی سے ۲۷ تک ہمارے جواب و خطاب سے سکوت کیا۔ جس سے اکثر احباب اولے الالباب فریقین کو یقین ہو گیا۔ کہ مرزا صاحب نے اپنے دعوے مسیحائی سے گریز۔ اور ادعار مباحثہ سے فرار اختیار کیا ہی لہذا آئندہ مباحثہ موقوف ہوا۔ آخر جب بعض احباب سکناے ریاست پٹیالہ نے آپکے پاس لودہانہ پہنچکر اس گریز و فرار کے سبب آپکو منفعل کر کے مباحثہ پر مجبور کیا۔ تو آپنے کرہاً و جبراً پہر مباحثہ پر اپنے آپ کو آمادہ کیا۔ اور ۲۷ مئی کو مولوی محمد حسن صاحب رئیس لودہانہ کے نام ایک خط لکہا۔ جسمین دعوے مسیحائی مین مباحثہ کرنیکو منظور کیا۔ مگر اسمین بہی ایک راستہ گریز کے لئے رکہہ لیا اور یہ تحریر کر دیا کہ درمیانی شروط کا تصفیہ مباحثہ سے ایک روز پیشتر ہو گا۔ اور اپنی مراسلت ماقبل ۲۷ مئی کو اخبار پنجاب گزٹ سیالکوٹ ۳۰ مئی ۱۸۹۱ء کے ضمیمہ مین چہپوا دیا اور اسمین ایک تو دیانت و امانت کا کام کیا کہ ہمارے آخری خط نمبری ۱، ۲، ۳ کو نہ چہپوایا۔ دوسرا تہذیب و روحانیت کا کام کیا۔ کہ ایڈیٹر اخبار سے خوب تبرا کہلایا اور آئندہ کی مخالفت پر زیادہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۸۸)

اور اپنی چوتہی تحریر (اشتہار ۲۶۔ مارچ ۱۸۹۱ء) اور پانچوین تحریر (اشتہار ۳۔ مئی ۱۸۹۱ء) مین گو دعوے وفات حضرت مسیح کو آپنے اولاً۔ اور دعوے مسیح موعود ہونے کو ثانیاً ذکر کیا ہے۔ مگر اس ذکر و بیان مین ایسا کوئی لفظ یا حرف آپ کی قلم سے نہین نکلا۔ جس سے دعوے اول کا اصل یا شرط ہونا اور دعوے دوم کا فرع یا مشروط ہونا ثابت ہو۔ بلکہ ان دونون تحریرون مین یہ دونون دعوے آپنے مستقل طور پر کئے ہین۔ اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تبرا کہنے کا ڈر سنایا۔

دونون کی نسبت الہام ہونے کا دعوے آپ کی کلام مین موجود ہے اور آپ کے جملہ خطوط مین جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۱۲ مین شائع ہوئے ہین حضرت مسیح کی وفات کا ذکر و نام و نشان تک پایا نہین جاتا۔ بلکہ ہمارے اس استفہام انکاری کے مقابلہ مین کہ کیا آپ مسیح موعود ہین آپ کا یہی دعوے و اقرار مستمر رہا ہے کہ مین مسیح موعود ہون۔

اپنی خط نمبر اول مین آپنے یہ مجمل اقرار کیا ہے۔ اور خط نمبر ۲ مین آپنے یہہ فرمایا ہے "مگر جو خدا تعالے نے اس عاجز پر کھولا ہے صرف اتنا ہے کہ یہہ عاجز روحانی طور پر مثیل مسیح ہے اور روحانی طور پر موعود بھی ہے۔ اور نیز یہہ کہ کوئی مسیح آسمان سے خاکی وجود کے ساتھہ اترنے والا نہین"

اور آپکے خط نمبر ۸ و ۹ مین جو نمبر (۲) جلد ۱۳ مین منقول ہین گو وفات حضرت مسیح کا ذکر بھی ہوا ہے مگر اسکو بھی آپنے اصل اور پہلا دعوی قرار نہین دیا۔ بلکہ پہلا دعوے انکا وہی دعوی مسیحائی ہے۔ اور دعوی وفات مسیح دوسرے دعوے کا علاوہ یا ضمیمہ (جسکو بلفظ "نیز" اور "ساتھہ ہی اسکے" شروع کیا گیا ہے) ہے۔

خط نمبر ۸ مین آپ لکھتے ہین "مین مثیل مسیح ہون اور نیز حضرت مسیح بن مریم درحقیقت وفات پا گئے ہین"۔ اور خط نمبر ۹ مین لکھتے مین "مین مثیل مسیح ہونیکا مدعی ہون اور ساتھ اسکے یہ بھی کہتا ہون کہ حضرت مسیح بن مریم درحقیقت فوت ہو چکے ہین"

آپکے ان تصریحات و عبارات کو جنکا خلاف پہلے کہین پایا نہین گیا احمق سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہر چند آپکے دو دفعہ[۱] کے فرار اور تین ہی دفعہ[۲] کی تبرا بازی پر آپ اس امر کے مستحق نہ ہے کہ آپ کے دعوے مباحثہ کی اجابت کیجاتی یا کسی مضمون کی آپسے کتابت عمل مین آتی - مگر صرف مسلمانون کی نصیحت اور ہدایت اور آپکے مغالطات سے ان کی حفاظت کی نیت سے آپکی دعوت مباحثہ کو قبول کیا گیا - اور ۲۹ - مئی کو خط متضمن منظوری مولوی محمد حسن صاحب کے نام لکھا گیا - اور اس مین آپکے گریز کا راستہ بھی بند کر دیا گیا - اور یہ معروض ہوا کہ جو شرائط مباحثہ سے ایک دن پہلے طے کرنا چاہتے ہین وہ آپ ____ سے طے کر لین ایسا نہو کہ عین موقع پر کسی شرط کے نامنظوری کے عذر سے پھر فرار وقوع مین آوے -

وہ خط مرزا صاحب اسمی مولوی محمد حسن کا یہ ہے :-

نمبر ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی

مخدومی مکرمی اخویم حضرت مولوی صاحب سلمہ تعالے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اس عاجز کی گزارش یہ ہے کہ اب فتنہ مخالفت ہر جگہہ بڑھتا جاتا ہے اور مولوی محمد حسین صاحب جس جگہہ پہنچتے ہین یہی وعظ شروع کی ہے کہ یہ شخص ملحد اور دین سے خارج اور کذاب اور دجال ہے - مین نے اول

---

۱ پہلی دفعہ اپنے خط نمبری ۱ مین فرار اختیار کیا (صفحہ ۳ ، نمبر (۳) ملاحظہ ہو) دوسری دفعہ ہمارے خط نمبر ۱۷ ، ۳ کے جواب سے اعراض فرما کر اور حامل رقعہ کو یہ کہکر کہ ایک ہی بات کا مین کہانتک اعادہ کرون - (صفحہ ۸۰ رسالہ ہذا ملاحظہ ہو -)

۲ پہلی دفعہ اشتہار ۲۶ مارچ مین صفحہ (۵ د) وصفحہ (۴۴ جلد ۱۲) ملاحظہ ہو -

دوسری دفعہ رسالہ قول فصیح مین - اس رسالہ کا صفحہ (۳۲ د ۵ وغیرہ) ملاحظہ ہو

© rasailojaraid.com

تیسری دفعہ ضمیمہ اخبار سیالکوٹ مین (صفحہ ۷ ، ۹۲) ملاحظہ ہو -

© rasailojaraid.com

نرمی سے یہ عرض[1] کیا تھا کہ میرا مسیح ہونیکا دعوے مبنی بر الہام ہے اور جو امور محض الہام پر مبنی ہوں وہ زیر بحث نہیں آسکتے بلکہ خدا تعالے رفتہ رفتہ انکی سچائی آپ ظاہر کرتا ہے۔ ہان مسیح کی وفات یا حیات کا مسئلہ گو میرے الہام کا اصل الاصول ہے مگر بباعث ایک شرعی امر ہونے کے زیر بحث آسکتا ہے اور اگر مسیح کی زندگی ثابت ہو جائے تو میرا دعوے مؤخر الذکر خود ہی ٹوٹ[2] جاتا ہے۔ لیکن یہہ عرض میری منظور نہیں کیگئی۔ اور اصل حقیقت کو محرف کر کے منشی سعد اللہ صاحب نے جو چاہا چھپوا دیا اور لوگوں کو فتنہ مین ڈالنے کی کوشش کی اور میرے پر یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ وہ لیلۃ القدر سے منکر ہین اور اسکے خلاف اجماع معنے کرتے ہین اور یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ ملائک کے وجود سے منکر ہین اور ملائکہ کو صرف قوتین سمجھتے ہین۔ حالانکہ یہہ سارے الزام محض بہتان[3] ہین۔ یہ عاجز اسی طرح[4] ان سب باتون پر ایمان رکھتا ہے جو قال اللہ اور قال الرسول سے ثابت ہین اور سلف صالحین کا گروہ ان کو مانتا ہے سو اس وقت مجھے خیال ہے کہ میرا ہر حالمین خدا تعالے ناصر[5] ہے۔ مجھے ہر طرح سے اتمام محبت کرنا چاہیے۔ لہذا مکلف

[1] محض دروغ ہے سچے ہو تو بتاؤ کس خط مین؟ یا کس تحریر مین؟

[2] مطلبش درلطن قائل حاشیہ صفحہ (۷۶) ملاخطہ ہو۔

[3] بالکل غلط اور مغالطہ ہے۔ صفحہ (۷۶) ملاخطہ ہو۔

[4] جو کچھہ مجبی منشی سعد اللہ صاحب نے لکھا ہے آپکی کلام مین موجود ہی چنانچہ اشاعۃ السنت نمبر ا جلد ۱۳ کی صفحہ ۵ وغیرہ مین بحوالہ صفحات رسائل جناب منقول ہوا اور تفصیل اسکی ریویو مین ہو گی پھر دعوی بہتان سراسر طوفان نہین تو کیا ہے۔

[5] محض کذب وصریح مغالطہ ہی سلف صالحین سے ایک شخص بھی آپکے مخترعات کا قائل نہین چنانچہ مضمون ریویو رسالہ اشاعۃ السنت سے ناظرین کو معلوم ہو گا۔ چہ دلاور دزدی کہ بکف چراغ دارد

[6] نہین نہین آپکے مخترعات کا خدا ناصر نہین ہی وہ اپنے دین کا ناصر ہی۔ اور انتحال مبطلین اور تاویل جاہلین کو باطل کرتا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہون کہ مین نے مولوی محمد حسین صاحب کی یہ درخواست بہی منظور (۱) کی کہ مسیح موعود مین بحث کیجائے مگر بحث تحریری ہوگی اور تحریر مین کسی دوسرے کا ہرگز دخل نہین ہوگا کیونکہ اب مین ایک مہجور (۲) کی طرح آدمی ہون۔ میرے ہاتہون کی طرح کسی دوسرے کے ہاتھ یہہ کام نہین کرین گے۔ مولوی محمد حسین صاحب بہی اپنے ہاتھ سے لکھین اور مین اپنے ہاتھ سے لکھونگا۔ درمیانی شرائط کا تصفیہ بحث سے ایک دن پہلے ہوجائے لیکن دس روز پہلے مجہے خبر ملنی چاہئے تا لوگ جو شکوک و شبہات مین غرق ہوگئے ہین انکو بذریعہ اشتہارات و خطوط مین بلالون۔ اور تا اس بحث سے ایک عام نفع مترتب ہو اور ہر روز کا جہگڑا طے ہوجائے۔ آپ پر یہہ فرض ہے کہ آپ براہ مہربانی آج (۳) محمد حسین صاحب کو اطلاع دیدین اور بحث سے دس دن پہلے مجہے مطلع فرماوین۔ والسلام

خاکسار غلام احمد۔ ۲۷ مئی ۱۸۹۱ء

اسکا جواب جو خاکسار نے محبی مولوی محمد حسن سے لکہوایا ٭

مکرمی جناب مرزا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جناب کے خط مورخہ ۲۷ مئی سے جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کو اطلاع دیگئی

---

۱ آنچہ دانا کند کند نادان۔ لیک بعد از خرابی بسیار ٭

۲ ابہی کیا ہے آیندہ دیکہیے گا۔ ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا۔ آگے آگے دیکہئے ہوتا ہے کیا۔

۳ پہلے حضرت و مخدوم و محدث تہے۔ پہر مشفق مولوی صاحب بنے۔ اب صرف محمد حسین رہگئے آیندہ دیکہئے کیا خطاب ملتا ہے ہمکو مرزا صاحب یا کسی اور مہربان سے مخدوم مولوی کہلانے کی حرص نہین ہے۔ اس تذکرہ سے ہمکو یہ ایک نتیجہ نکالنا ہے کہ مرزا صاحب جن لوگون کے خطاب مین تواضع پیش آتے ہین اور ان کو مخدوم وغیرہ خطابات سے یاد کرتے ہین وہ اخلاص پر مبنی نہین ہے من ترا حاجی بگویم تو مرا :: کی اصول پر مبنی ہے ٭٭

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مباحثے کے لئے آپ جو تاریخ مقرر کرین گے اسپر مولویصاحب کو تیار سمجھین۔ لیکن شرائط کے لئے جو آپنے لکھا ہے کہ درمیانی شرائط کا تصفیہ ایک دن پہلے ہو جائے۔ وہ اسکو منظور نہین کرتے ہین۔ وہ لکھتے ہین کہ شرائط کا تصفیہ ابھی پہلے ہو جانا چاہئے۔ اور ابھی بذریعہ تحریر شرائط کو ٹھیک کر لینا چاہئے۔ اسلئے گزارش ہے کہ میرے مکان پر بحث ہو اپنے مکان پر انتظام کا ذمہ دار مین خود ہون۔ تحریر فریقین اپنے اپنے ہاتھ سے کرین یا کوئی نویسندہ مقرر کرین اسمین اختیار ہے۔ اثبات دعوے مع دلائل آپ پیش کرین۔ اور اس پر جانب ثانی جو جواب دینا چاہین دین۔ ختم و قطع بحث و کلام کے لئے کوئی حاضرین سے منصف ہو جاوے۔ کسیکی منصفی منظور نہو تو جو فریق چاہے کلام قطع کر دے اور منصفی کو ناظرین پر چھوڑ دے۔ آپ جو شرائط اور مناسب سمجھین۔ اس سے اطلاع دین۔ یا ان مین اگر کوئی تغیر و تبدل چاہین تو لکھین۔

۵ جون ۱۸۹۱ء خاکسار محمد حسن عفا اللہ عنہ

اس خط کے جواب مین جو خط مرزا صاحب نے مجتبی مولوی محمد حسن کے نام تحریر کیا۔ اور اس مین شرائط فاسدہ کو درج کیا۔ وہ یہہ ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۱۴

نحمدہ و نصلی

مخدومی مکرمی حضرت مولوی صاحب سلمہ تعالی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا شرائط مندرجہ ذیل ہونی چاہئین۔

(۱) جلسہ بحث آپکے مکان پر ہو اور امن قائم رکھنے کے لئے تمام انتظام آپکے ذمہ ہوگا۔ یہ بات قریب یقین کے ہے کہ چھ سات ہزار آدمی تک اس جلسہ مین جمع ہو جائینگے ایسا مکان تجویز کرنا آپ ہی کے ذمہ ہوگا۔ میرے نزدیک یہ بات نہایت ضروری ہوگی کہ کوئی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یوروپین افسر اس جلسے مین ضرورت شریف رکھتے ہوں کیونکہ اسطرف چند آدمی اور دوسری طرف صدہا آدمی ہونگے اور اکثر بدزبان اور مکفر ہونگے - بغیر حاضری کسی یوروپین کے ہرگز انتظام نہین ہوسکتا - لیکن اگر آپکے نزدیک یوروپین افسر کی ضرورت نہین تو اول مجھے اپنی دستخطی تحریر سے مطلع فرما دیجئے کہ مین کامل انتظام کروہ مفسد خیال لوگون کا کرلونگا - اور ان کا مونہہ بند رہیگا - اور کسی یوروپین افسر کی کچھ ضرورت نہین ہوگی - اسصورت مین مین یہ شرط بھی چھوڑ دونگا - پھر اس تحریر کے بعد ہر ایک نتیجہ کے آپ ہی ذمہ دار ہونگے

(۲) بحث تحریری ہر ایک فریق اپنے ہاتھ سے لکھے اور جو شخص لکھنے سے عاجز ہو وہ اول یہہ عذر ظاہر کرے کہ مین لکھنے سے عاجز ہوں دوسرے سے لکھا دیوے کیونکہ اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا اول درجے پر سند کے لائق ہوتا ہے اور دوسرون کی تحریرین اگرچہ بتصدیق کیجائین مگر پھر بھی اس درجے پر نہین پہنچتین - کیونکہ ان مین تحریف کاتب کا عذر ہوسکتا ہے - [ف۱]

(۳) پرچے پانچ ہونے چاہئین جو صاحب اول لکھے ایک پرچہ زائد اسکا حق ہے اور مولوی محمد حسین صاحب کو اختیار ہوگا چاہین وہ پہلا پرچہ لکھنا منظور کرلین یا اس عاجز کا لکھنا منظور رکھین - جسطرح پسند کرین مجھے منظور ہے - [ف۲]

(۴) ہر ایک پرچہ فریقین کی ایک ایک نقل بعد دستخط [ف۳] صاحب راقم فریق ثانی کو

ف۱ بعد تصدیق د ملاحظہ یہ عذر نا ممکن ہے -

ف۲ یہ امر آپنے اب منظور کیا - خط نمبری (۹) مین اس سے اصرار کے ساتھ انکار تہا - یہان سے آپ کی وقعت راے کا اندازہ ہوسکتا ہے

ف۳ جب تحریر کا دستخطی ہونا قرار پایا تو پھر شرط دستخط کے کیا معنے - آپ کی راے کو ناظرین دیکھین -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی وقت بلا توقف دیجاوے اور پھر جلسہ عام مین وہ پرچہ آواز بلند سے سنا دیا جاوے

(۵) اس بحث مین تقریراً یا تحریراً کسی تیسرے آدمی کا ہرگز دخل ہنو نہ تصریحاً نہ اشارتاً نہ کنایتہً اور جلسہ بحث مین کسی کتاب سے مدد نہ لیجائے۔ بلکہ جو کچھ فریقین کو زبانی یاد ہے وہی لکھا جاوے۔ تا تکلف[۱] اور تصنع کو اسمین دخل ہنو لیکن اگر کوئی فریق یہ ظاہر کرے کہ مین بغیر کتابون کے کچھ لکھ نہین سکتا تو پہلے یہ تحریری اقرار اپنی عجز بیانی کا دیکر پھر اسی کتاب سے مدد لینے کا اختیار ہوگا۔

(۶) اگر کوئی فریق بعض امور تمہیدی قبل از اصل بحث پیش[۲] کرنا چاہے تو فریق ثانی کو بھی اختیار ہوگا کہ ایسے ہی امور تمہیدی وہ بھی پیش کرے مگر دونون کی طرف سے یہ تمہیدی امور ایک ایک پرچہ تحریری طور پر پیش ہونگے ایسے پرچہ کی نسبت فریقین کو اختیار ہوگا کہ جو پہلے لکھ رکھا ہو وہی پیش کر دے لیکن دوسری تمام تحریر روبرو جلسہ کی ہوگی کوئی تحریر اپنے گھر سے لکھی ہوئی پیش نہین کیجائے گی۔

(۷) بحث صبح کے چھ بجے سے دن کے گیارہ بجے تک ہوگی اور اگر ایک جلسہ کافی نہوگا تو پھر دوسرے جلسے مین اور اگر دوسرا بھی کافی نہو تو تیسرے دن تک ہو سکتی ہے۔

(۸) پرچون کی تحریر کا وقت مساوی ہونا چاہیے۔

(۹) بحث کے دن سے پہلے دس روز ہمین اطلاع ہونی چاہیے کیونکہ اس بحث

ف۱ یہ صرف بہانہ اور بناوٹی علت ہے۔ کتاب سے نقل پیش کرنے مین تکلف کیا ہی اور تصنع کیسا منصفین۔ انصاف کرین۔

ف۲ یہ بھی بعد از خرابی بسیار منظور ہوا۔ خط نمبر (۹) مین تو آپ اصول تمہیدی کو لغو کہہ چکے ہین۔ آپکی متانت اور استقلال رائے کو دیکھنا چاہیے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے دیکھنے کے لئے دور دور سے لوگ آئینوالے ہین۔

(۱۰) بحث جلسہ عام[۱] مین ہوگی اور یہ عاجز اپنے دوستون کو اطلاع دینے کے لئے ایک اشتہار چھاپ کر شائع کرے گا اور فریق ثانی کا اختیار ہوگا چاہے کہ وہ بھی اشتہار شائع کرے یا نکرے۔

(۱۱) حاضرین کی منصفی کی کچھ ضرورت نہین اور نہ ہو سکتی ہین۔ بلکہ دونون فریق کی تحریرین اخبارات اور اشتہارات کے ذریعہ سے پبلک کے سامنے رکھی جائینگی۔ تب لوگ عام طور پر خود انصاف کرلینگے۔ راقم مرزا غلام احمد عفی عنہ۔ ۶ جون ۱۸۹۱ء از لودہانہ محلہ اقبال گنج

اسکا جواب جو خاکسار نے مولوی محمد حسن صاحب سے لکھوایا:۔

نمبر ۳۹ مکرمی جناب مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ خط مورخہ ۶۔ جون ۱۸۹۱ء مین جو شروط جناب نے پیش کی ہین اُن مین اکثر شروط فاسدہ[۲] ہین۔

(۱) آپکی پہلی شرط کہ مکان چھہ سات ہزار آدمی کے لائق ہو اور پھر ذمہ داری خاکسار کی طرف سے ہو ناقابل قبول شرط ہے۔ مین نے صرف اپنے مکان مین ذمہ داری کا وعدہ کیا ہے اور میرے مکان مین جسقدر آدمیون کی گنجائش ہے جناب کو معلوم ہے۔ پھر مین اس شرط کو کیونکر قبول کرسکتا ہون۔ آپ میری تحریر سابق کے خلاف یہ شرط بڑھاتے اور چھہ سات ہزار کی جمعیت کا مکان تجویز کرنا چاہتے ہین تو خود کرین اور خود ہی ذمہ دار امن اس ازدحام عام کے بنین یورپین افسر کو بلادین یا پولیس سے[۳] کام لین۔ اور اگر خاکسار کی ذمہ داری منظور خاطر سامی[۴] ہے تو آپ اس بفایدہ اور

---

[۱] یہ عبث تکرار ہے شرط اول مین عموم جلسہ آگیا۔
[۲] جن سے آپکا مناظرہ سے گریز ثابت ہوتا ہے۔ آپکو مناظرہ منظور نہین تو ٹٹی کی آڑ مین کیون شکار کھیلتے ہین صاف انکار کیون نہین کرتے۔
[۳] یا آسمانی مدد منگا دین جسمین آپ کی مسیحائی پر بھی ایک نشان قائم ہو۔
[۴] اور اس شرط کے پیش کرنے سے گریز مد نظر نہو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عسیر الوقوع شرط کو جانے دین - اور صرف چند آدمی (جیسا کہ جناب خط مین لکھتے ہین) ہمراہ لیکر خاکسار کے مکان پر آنا منظور فرمادین - مگر پہلے ان آدمیون کی فہرست مرتب کرکے میرے پاس بھیجدین یا (اگر یہ منظور نہو) تو خاص اُن کی طرف سے فساد وقوع مین نہ آنے کے آپ ذمہ وار ہون - جانب ثانی کی جمعیت کا مجھے اختیار رہے مین چاہون اور مطمئن نہون تو ایک کو بھی اپنے مکان مین آنے نہ دون اور چاہون تو چند معزز ذی وقار اشخاص کو جن کی طرف سے مطمئن ہون آنے دون - اس صورت مین جناب کو اس مضمون کی دستاویز دے سکتا ہون - کہ اس جانب سے کوئی شخص شرو فساد نکریگا -

(۳) شرط دوم مین جبکہ فریقین کی تحریرات کا پڑھا جانا اور انپر فریقین کے دستخطون کا ثبت ہونا آپنے تجویز کیا ہے تو پہر تحریف و تبدیل کا امکان کہان ہے[ف۱] و بعہدا حسب درخواست آپکی یہہ شرط منظور ہے -

(۴) آپکی تیسری اور ساتوین شرط کسیطرح قابل تسلیم نہین - اور کوئی اہل علم قبول نکرے گا[ف۲] - جناب من ایسے مشکل مسائل کی بحث کا دو دو سوال و جواب مین اور محدود اوقات و ایام مین طے ہونا عادتاً محال ہے - مباحثہ سے مقصود تحقیق و اظہار حق ہے نہ مغالطہ - ہمارے اور ہر ایک منصف طالب تحقیق کے نزدیک نہ ایام کی تعیین ہونی چاہئے - نہ تعداد سوالات و جوابات - بلکہ جسقدر سوال و جواب

ف۱ یہ شرط بھی ایک گریز کا بہانہ تھا - مگر ہمنے آپ کو ڈھیل دینے کی غرض سے اسکو منظور کرلیا -

ف۲ کیونکہ وہ صریح مغالطے پر مبنی ہین - اور گریز کا ایک بہانہ - ایسی شروط کو وہ شخص پیش کریگا جسکو مباحثہ منظور نہوگا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فریقین چاہین کرین اور جسقدر ایام مین مباحثہ تمام ہو کیا جاوے ۔ جبتک کوئی فریق کہتے سننے کی گنجایش پاوے کہتا سنتا جاوے اور جب وہ دیکھے کہ فریق ثانی کج بحثی کرنے لگا ہے ۔ جسکے جواب سے تعرض ضروری نہین تو وہ اس وقت اپنی کلام کو قطع کر دے اور انصاف کو سامعین و ناظرین پر چہوڑ دے ۔

(۵) شرط پنجم مین جو آپنے لکہا ہے کہ فریقین جو کچھ لکہین زبانی یاد سے لکہین کتاب کی طرف رجوع نکرین قابل قبول نہین[۱] ۔ مقابل اپنی تحریر مین کوئی ایسی بات لکہنا نہین چاہتے جسمین اون کا سلف سے کوئی امام نہو ۔ لہذا اون کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی ہر ایک بات پر شہادت کتب پیش کرین ۔ اور ان کتابون کی عبارتین نقل کرین ۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ بجز قرآن مجید بڑی بڑی کتب حدیث و تفسیر و فقہ و اصول کو اول سے آخر تک کوئی شخص بر زبان یاد نہین رکہتا ۔ پس آپ کی اس شرط کو کیونکر منظور کرین ۔ آپ اس شرط پر اصرار کرینگے تو کافہ اہل علم کے نزدیک جو ثبوت دعوے کے لئے کتب سلف کی عبارات کی شہادت ضروری سمجھتے ہین اور تحریری و تقریری مناظرات مین عبارتین نقل کرتے چلے آتے ہین ۔ مصر علی خلاف الحق متصور ہونگے ۔ کیونکہ علم منقول یعنے دین مین نقل بکار ہے نہ محض خیالی اور عقلی باتین ۔

(۶) آپ کی شرط ہشتم محض تحکم ہے[۲] ۔ جناب من یہ کسی یونیورسٹی کا امتحان نہین

---

[۱] یہ شرط آپکی گریز پر روشن دلیل ہے آپسے اس شرط کا ایفا ممکن ہے کیونکہ آپ کا علم فقط خیالی ہے ۔ لہذا جو کچھ آپکے خیال مین آتا ہے اسکو آپ تحریرات مین درج کرتے ہین اور کسی کتاب سے شہادت پیش نہین کرتے چنانچہ آپکے رسائل فتح الاسلام و توضیح المرام اسپر شاہد ہین آپکے مقابل اس امر کو جائز نہین سمجھتے اور کوئی ایسی بات پیش کرنا نہین چاہتے جسپر عبارات کتابی کی شہادت نہو لہذا وہ اس شرط کو کیونکر پورا کر سکتے ہین

© rasailojaraid.com

[۲] اور ایک گریز کا بہانہ اس شرط پر جناب ... اور ... تو اس کا ... کر دیا ... قرار ... متصور ہونگے

© rasailojaraid.com

کہ جواب وسوالات کے لئے مساوی وقت مقرر کیا جاوے۔ مباحثہ اور مناظرہ مین تو اس مساوات کے کوئی معنے نہین ایک شخص مدعی ہو تو اسکو اثبات دعوے اور ایراد دلائل کے لئے اسقدر وقت بکار ہے کہ اُسکے مقابل مانع کو جو صرف لا نسلم کہکر سکوت اختیار کر سکتا ہے اُسوقت کا عشر عشیر بھی بکار نہین ہے۔ اور دو مدعیون مین سے بھی ممکن ہے کہ ایک کا دعوی تھوڑے ہی ثبوت کا محتاج ہو اور دوسرے کا زیادہ ثبوت طلب آخر بنظر انصاف آپ دیکھین گے تو خود ہی اس شرط کو ترک فرما دین گے۔

(۷) شرط یازدہم بھی خلاف انصاف ہے مجلس مناظرہ مین اگر کوئی منصف ہو تو کم از کم شروط مسلمہ کی پابندی کرانے والا کوئی حکم تو ضرور چاہئے۔ خیر صرف آپکے خاطر سے ہم اس شرط کو منظور کرتے ہین۔

ان شروط فاسدہ کو جناب واپس لین اور بجاے انکے شرائط صحیحہ کو تسلیم کر لین تو اس امر کو بذریعہ خط اسمی جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ظاہر کرین اور وہ خط خاکسار کے پاس بھیجدین۔ جسپر جناب مولوی صاحب تاریخ مناسب مقرر فرما کر میری معرفت جناب کو اطلاع دین گے۔

۱۳۔ جون سنہ ۱۸۹۱ء۔ لودہانہ خاکسار محمد حسن عفی اللہ عنہ

اس خط کا جو جواب مرزا صاحب نے مولوی محمد حسن صاحب کو دیا ہے اُسمین شرط اول کی ترمیم سے انکار کیا۔ اور اپنی اُسی شرط پر اصرار کا اظہار فرمایا۔

باقی شرائط کی ترمیمات کی نسبت سکوت اختیار کیا اور یہہ بہانہ پیش کر دیا کہ باقی شرائط جسقدر اس عاجز سے کیگئی ہین وہ آن مکرم سے نہین بلکہ مولوی صاحب محمد حسین سے ہین اگر انہین منظور ہون یا نا منظور ہون وہ اپنی قلم سے اطلاع دین اور جبتک وہ خود اطلاع

سلہ اور نیز اس غرض سے اس شرط کو منظور نکرنے سے آپکو فرار کا بہانہ ہاتھ نہ آئے۔

© rasailojaraid.com